العمائم والوانها الماثورہ



المعروف

عمامہ کے ماثور رنگ

وفی آخرہ

عُجَالہ در فضائل و مسائل عمامہ

سفید عمامہ
سبز عمامہ
زرد عمامہ
سیاہ عمامہ
سرخ دھاری دار عمامہ

مؤلف
ابواریب محمد چمن زمان نجم القادری غفرلہ
مدرس: جامعہ غوثیہ رضویہ (سکھر)

مترجم: محمد شہزاد خان (حافظ آباد، پنجاب)
(متعلم جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر)

فضائلِ عمامہ

مسائلِ عمامہ

باہتمام: طلبہ جامعہ انیس المدارس (للذکر) سکھر

العمائم والوانها الماثورة

المعروف ــــــــ

عمامہ کے ماثور رنگ

وفی آخرہ

عجالہ درفضائل ومسائل عمامہ

مؤلف:

ابواریب محمد چمن زمان نجم القادری غفرلہ

مدرس: جامعہ غوثیہ رضویہ (سکھر)

مترجم:

محمد شہزاد خان (حافظ آباد، پنجاب)

(متعلم جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر)

باھتمام

طلبہ جامعہ انیس المدارس (ٹکر) سکھر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب: اعمائم والوانھا الماثورۃ المعروف **عمامہ کے ماثور رنگ**

محرک: شیخ الحدیث مفتی محمد ابراہیم القادری صاحب

مؤلف: ابواریب محمد چمن زمان نجم القادری۔

مترجم: مولانا محمد شہزاد صاحب۔ (حافظ آباد)

محرک عجالہ: حاجی انیس احمد نوری صاحب۔

مؤلف: محمد چمن زمان نجم القادری۔

قیمت: 64 روپے

باہتمام: **طلبہ جامعہ انیس المدارس سکھر**

ملنے کے پتے

مکتبہ نوریہ رضویہ پان منڈی سکھر۔

مہران بک اسٹور نیم کی چاڑی سکھر۔

دارالنور دکان نمبر 4 مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور۔

شبیر برادرز اردو بازار لاہور۔

اسلامک بک کارپوریشن اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی۔

فہرست

الصفحة	الموضوع

اظہارِ تشکّر

اللہ جل مجدہ کا کروڑہا کروڑ احسان کہ اس کریم نے ہمیں اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا امتی بنایا۔ اور لاکھوں درود وسلام حضورِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ذاتِ مقدسہ پہ کہ جن کی نسبت نے ہمیں عزت بخشی۔

ماہِ ربیع الاول کی آمد آمد تھی کہ میرے ہم سبق ساتھیوں نے مشورہ کیا کہ فخرِ عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ذاتِ مقدسہ کے مولد کے سلسلے میں کوئی ایسا کام کیا جائے جو اپنی جگہ دینی خدمت بھی ہو اور ساتھ ہی مولدِ نبوی علی صاحبہ الصلوۃ والسلام پر اظہارِ مسرت کے سلسلہ کی ایک کڑی بھی ہو۔ پس طے یہ پایا کہ: استاذِ گرامی مولانا **محمد چمن زمان نجم القادری** دام اقبالہ کی غیر مطبوعہ کتب میں سے کسی کتاب کو طبع کرایا جائے۔ اور پھر استاذ صاحب کے مشورہ سے "**العمائم والوانها المأثورة**" یعنی "**عمامہ کے ماثور رنگ**" کو شائع کروانا طے پایا...... اور بحمدہ تعالی یہ کتاب اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

اللہ جل مجدہ کی یہ عظیم عنایت ہے کہ اس نے ہمیں اپنے دینِ متین کی خدمت کا جذبہ عطا فرمایا۔ اور بلاشبہ یہ سب ہمارے اساتذہ اور بالخصوص ہمارے محسن و مشفق:

جناب الحاج **انیس احمد نوری** متعنا اللہ تعالی بطول بقائہ

مہتمم جامعہ انیس المدارس سکھر

کے حسنِ تربیت کا نتیجہ ہے کہ انہوں نے ہمیں کچھ کرنے کی سوچ اور حوصلہ دیا۔ اللہ جل مجدہ سے دعا ہے کہ میری اور میرے تمام ساتھیوں...... جن میں **برادرم محمد صادق سومرو** ، **حافظ محمد احمد رضا** ، **حافظ محمد دانیال رضا** ، **برادرم محمد عتیق مغل** ، **برادرم مشتاق احمد پتافی** ، **برادرم گل شیر عباسی** اور **برادرم محمد فاروق سومرو** شامل ہیں...... کی اس

کوشش کو اپنے دربار میں قبول فرمائے۔ اور ہم سب کے دلوں کو آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت سے منور فرمائے...... ہمیں علمِ نافع سے نوازے اور اپنے اساتذہ کی برکتوں سے مالا مال فرمائے...... **حاجی انیس احمد نوری** صاحب کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے اور **جامعہ انیس المدارس سکھر** کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی سے نوازے۔

آمین بحرمۃ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمد عبدالمصطفیٰ نوری

بن محمد اسعد بن الحاج انیس احمد نوری۔

متعلم جامعہ انیس المدارس سکھر۔

حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص یہ کلمات کہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ

الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

تو اس کے لیے شفاعت واجب ہوگئی۔

مسند احمد بن حنبل رقم الحدیث ۱۶۳۷۷، فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم للقاضی اسماعیل بن اسحاق رقم الحدیث (۵۱)

تاثرات

فقیه ملت المحقق المحدث العلامة

مفتی محمدابراھیم القادری

متعنااللّٰہ تعالی بطول بقائه.

شیخ الحدیث: جامعه غوثیه رضویه سکھر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کچھ عرصہ قبل میں نے بعض طلباء وعلماء کو بعض مشاہیر علماء کی نسبت کہتے سنا کہ وہ سفید عمامہ کی سنیت کا انکار کرتے ہیں اور وجہ یہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا سفید عمامہ پہننا ثابت نہیں۔

اس پر مجھے تشویش ہوئی کہ دنیائے اسلام کے علماء وصلحاء کی اکثریت سفید عمامہ استعمال کرتی ہے، تو کیا اہل علم وصلاح کی اکثریت عمامہ کے مسنون رنگ سے ناواقف ہے، یا، جان بوجھ کر خلاف سنت کام پر مصر ہے۔

اس خلجان کو دور کرنے کے لیے میں نے چاہا کہ اس موضوع پر احادیث وآثار کا تتبع کروں، مگر بعض موانع کی بناء پر میں اس طرف متوجہ نہ ہوسکا۔ اور اپنے دار العلوم کے ایک فاضل استاذ جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا **محمد چمن زمان نجم القادری** زید مجدہ سے اس موضوع پر حوالہ جات جمع کرنے کے لیے گزارش کی۔ مگر ماشاء اللہ حضرت مولانا نے بڑی کاوش کے بعد میری توقع سے بڑھ کر انتہائی احسن انداز میں بڑی جامعیت کے ساتھ نہ صرف سفید رنگ بلکہ سنن وآثار وکلماتِ آئمہ سے ثابت دیگر رنگوں پر کثیر مواد ترتیب دیا اور ''**العمائم والوانها المأثورة** المعروف **عمامہ کے مأثور رنگ**'' کے نام سے اسے کتابی شکل دی۔ اور اس پر تخریج وتعلیقات وحواشی کا اضافہ کر کے اسے مزید نافع بنادیا۔ اور خاص

کر سفید عمامہ کی سنیت کو حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے قول، فعل اور تقریر سے ثابت کیا۔

پھر دار العلوم **جامعہ غوثیہ رضویہ** کے درسِ نظامی درجہ سابعہ کے ہونہار طالب علم **مولانا محمد شہزاد خان** نے اسکا اردو میں ترجمہ کر کے اسے عوام کے لیے سہل ومفید بنا دیا۔ ان عزیز کی یہ پہلی کاوش ہے اور میرے خیال میں کامیاب کاوش ہے اور ان سے مستقبل میں بجا طور پر اچھی توقعات رکھی جا سکتی ہیں۔

اللہ تعالی سے دعاء ہے کہ مؤلف ومترجم زادھما اللہ علما وعملا کو مزید دینی خدمت کی توفیق مرحمت فرمائے اور اس عملِ خیر کی بہترین جزاء عطا فرمائے۔

فقط۔

حررہ: الفقیر محمد ابراھیم القادری الرضوی غفرلہ

17-03-09

تھذیب کی معرکۃ الآراء بحث "ضابطۃ" کی عام فہم اردو شرح (زیرِ طبع)

شرح أبی أریب

علی

ضابطۃ التھذیب

شارح:

أبو أریب محمد چمن زمان نجم القادری غفرلہٗ

تاثرات

حضرت علّامہ مولانا سیدعبدالرزاق الجیلانی النقشبندی

استاذحدیث جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت علامہ جامع المعقول والمنقول محمد چمن زمان، فی الحال جامعہ غوثیہ رضویہ ٹرسٹ سکھر میں استاذ الحدیث والتفسیر ہیں۔ دیگر دینی مصروفیات کے ساتھ ساتھ آپ نے تحریری طور پر بھی گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں، جن میں سے ایک آپ کے سامنے موجود ہے۔

مولانا موصوف کی کتاب ''العمائم والوانھاالمأثورۃ'' ایک علمی خزانہ ہے، اس کتاب کی ترتیب سے مؤلف کے حسنِ ذوق اور محنت کا بخوبی پتہ چلتا ہے۔ بندہ نے آپ کی تصنیف، جوسنت نبوی یعنی عمامہ کے ماثور رنگ سے متعلق ہے، دیکھی تو دل کو بہت خوشی ہوئی، اللہ تعالیٰ اس کتاب کواور حضرت مؤلف کوقبولیت عامہ نصیب فرمائے۔

بندہ اس علمی کاوش پر حضرت علامہ اوران کے معاونین کوخراج تحسین پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں مزید اشاعت دین کی توفیق عطافرمائیں۔

آمین

ایں دعاازمن وازجملہ جہاں آمین باد۔

بندہ فقیر **سیدعبدالرزاق الجیلانی النقشبندی**

ہزارہ۔ہری پور۔

تاثرات

پیرِ طریقت، مجمع کمالات، حضرت علّام

الحاج امیرالدین النقشبندی المجددی

سوئی گیس فیلڈ ضلع ڈیرہ بگٹی (بلوچستان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ امابعد:

زیرِ نظر کتاب "**العمائم والوانہاالمأثورة**" المعروف "**عمامہ کے مأثوررنگ**" کو فاضلِ جلیل علامہ مولانا **ابو أریب محمد چمن زمان نجم القادری** صاحب نے انتہائی عرق ریزی اور جانفشانی کے ساتھ دلائلِ قاہرہ کے ساتھ مزین کیا ہے۔ دیکھنے کو تو یہ ایک کتابچہ معلوم ہوتا ہے لیکن اس میں سر کے تاج عمامہ شریف کے رنگوں کے بارے میں اتنا مواد جمع کیا گیا ہے کہ کسی اور اتنی چھوٹی سی کتاب میں نہیں مل سکتا۔ اس سے پہلے اگرچہ اور بھی بہت سے علماء کرام نے عمامہ پر قلم اٹھایا ہے جن میں **محدث علامہ مولانا وصی احمد سورتی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب "**کشف الغمامة عن سنة العمامة**" اور **علامہ مولانا شائستہ گل** نے "**الحجة التامة لاثبات العمامة**"۔ اور **امام اہلِ سنت الشاہ احمد رضا خان** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا **فتاوی رضویہ** میں ایک طویل فتوی خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

آج اس مادیت سے پر دور میں جبکہ نفسا نفسی کا دور دورہ ہے اور سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی اہمیت ہی نہیں دیتا، اور آج کل کے بہت سے علماء...... بجائے اس کے کہ اس دفاع کریں...... الٹا عمامہ کے خلاف بولنا و لکھنا شروع کر دیا۔ عوام تو پھر عوام ہے، جب علماء ہی اس طرح کرنا شروع کر دیں تو پھر اس دین کا تو خدا ہی حافظ ہے۔

اس لیے آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسی کتاب لکھی جائے کہ نہ صرف عوام کو اس سے فائدہ ہو، بلکہ علماء کو بھی اس سے نفع ہو۔ اور اس ضرورت کو حضرت علامہ مولانا **محمد چمن زمان** صاحب نے کسی حد تک پورا کرنے کی کوشش کی ہے اور امید ہے کہ ان کی کتاب علماء کے ساتھ عوام کو بھی فائدہ دے گی۔

اس عاجز ناچیز کی دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مؤلف کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور صلۂ جلیل عطاء فرمائے۔

آمین ثم آمین۔

فقط العبد

لاشئ امیر الدین نقشبندی مجددی

سوئی گیس فیلڈ ضلع ڈیرہ بگٹی (بلوچستان)

فوائد ضیائیه کی معرکۃ الآراء بحث "الحاصل والمحصول" کی عدیم المثال اردو شرح (زیر طبع)

بلغة العاقل

فی

المحصول والحاصل

شارح:

أبو أريب محمد چمن زمان نجم القادری غفرلہ

عرضِ مترجم

الحمدلله وحده ، والصلوة والسلام علی من لانبی بعده.

مولای صل وسلم دائماابدا ‏ ‏ ‏ ‏ علی حبیبک خیرالخلق کلهم

محمد سیدالکونین والثقلین ‏ ‏ ‏ ‏ والفریقین من عرب ومن عجم

کروڑہا کروڑ تعریفیں اس ذات کے لیے جس نے مجھ جیسے کم فہم کو اس کتاب کے ترجمہ کی توفیق بخشی۔ اس کٹھن راستے پر چلنا میرے بس کی بات نہ تھی، یہ تو خالق ارض وسماء کا فضل وکرم، اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم کی نظرِ عنایت اور سیدی وسندی واستاذی مفتی محمدابراهیم القادری مدظلہٗ، استاذی وسیدی علامہ محمدچمن زمان نجم القادری دام اقبالہٗ اور میرے دیگر اساتذہ کی شفقتیں ہیں جنہوں نے مجھے اس راہ پہ چلنے کا حوصلہ دیا۔

قبلہ استاذ صاحب زیدمجدہٗ نے اس کتاب کی تصنیف کے بعد مجھے اس کا ترجمہ کرنے کا حکم فرمایا تو بندۂ ناچیز نے ''الامر فوق الادب'' کے تحت سرِ تسلیم خم کیا۔ میں قبلہ استاذ صاحب زیدمجدہٗ کا نہایت درجہ شکرگزار ہوں جنہوں نے مجھے اس کام کی ترغیب دی اور میری حوصلہ افزائی فرمائی، اور ہر مشکل مقام پر میری رہنمائی فرماتے رہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ ایسے جید علماء کرام کا سایہ اہلسنت کے سروں پر ہمیشہ قائم رکھے۔

خصوصیات ترجمہ: ترجمہ کے اندر اس بات کا خاص طور پر لحاظ کیا گیا ہے کہ اردو زبان کی اپنی سلاست باقی رہے۔ نیز احادیث کے متون کے علاوہ دیگر عربی عبارات لانے سے گریز کیا گیا ہے۔ اور وہ ابحاث جو صرف اہل علم سے متعلق ہیں، انہیں حاشیہ میں بلا ترجمہ

چھوڑ دیا گیا ہے۔

اعتذار: میری یہ پہلی کوشش ہے اور بہت ممکن ہے کہ اس میں مجھ سے کوتاہی ہوئی ہو، لیکن میں اہلِ علم سے مودبانہ گزارش کرتا ہوں کہ جہاں کہیں میری لغزش پائیں تو میری اصلاح فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ کریم میری لغزشوں کو معاف فرما کر میری اس کاوش کو قبول فرمائے، اس کوشش کو میرے لیے ذریعۂ نجات بنائے اور امت مسلمہ کو اس سے نفع عطا فرمائے۔ اور مادر علمی **جامعہ غوثیہ رضویہ** (سکھر) کو دن دوگنی، رات چوگنی ترقی عطا فرمائے، اس کے اساتذہ، انتظامیہ اور معاونین سب کو اپنی خصوصی عنایتوں سے نوازے۔ **جامعہ انیس المدارس** (سکھر) کے طلبہ...... جن کی کوشش سے یہ کتاب اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے...... اللہ تعالیٰ انہیں دارین کی سعادتوں سے نوازے۔

آمین بجاہ سید المرسلین

صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم

محمد شہزاد خان (حافظ آباد)

متعلم: **جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدلله ، لاحول ولاقوة الابالله ، وماتوفيقى الابالله ، والصلوة والسلام على رسول الله ، سيدنامحمد بن عبدالله ، وعلى جميع انبياء الله وملائكة الله ، ورضى الله عن اهل بيت رسول الله ، وعن الصحابة اولياء الله ، وعن التابعين لهم فى دين الله.

جیسے جیسے زمانۂ نبوی سے دوری بڑھتی جارہی ہے، فتن وفسادات بھی بڑھتے جارہے ہیں۔ امت ان گنت مسائل سے دوچار ہے، غیر مسلموں کی اسلام کے خلاف سازشوں کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے باہمی اختلافات، امت کی حالت کو زیادہ سے زیادہ کمزور بنارہے ہیں۔اس بات میں شک نہیں کہ کوئی امتی کہلانے والا جب تعلیماتِ دینیہ کی خلاف ورزی کرے تو امت پر لازم ہے کہ اس کی برائی کو بقدر استطاعت روکے، لیکن ایسے مسائل، جن میں شریعت مطہرہ کی جانب سے رعایت موجود ہے، ایسے مسائل میں ایک دوسرے کے خلاف محاذ آرائی قطعاً مناسب نہیں لگتی...... ایسے اختلافات تو امتوں کو تباہ وبرباد کردیتے ہیں۔اور شاید قرآن عظیم نے ایسے ہی اختلافات سے متعلق فرمایا:

واطيعوالله ورسوله ولاتنازعوافتفشلواوتذهب ريحكم.(الانفال ٤٦)

اور اللہ اوراس کے رسول کا حکم مانو اور آپس میں جھگڑو نہیں کہ پھر بزدلی کروگے اور تمہاری بندھی ہوئی ہوا جاتی رہے گی۔(کنزالایمان)

ایسے ہی اختلافات میں سے ایک اختلاف ''عمامہ'' کے رنگ سے متعلق اختلاف ہے۔حالانکہ اہل علم اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ مردوں کے لیے جو رنگ کپڑوں میں مکروہ نہیں، اس رنگ کا عمامہ پہننے میں کچھ حرج نہیں، بلکہ سر کے معاملہ میں تو مزید وسعت ہے۔آپ اسی بات کو دیکھ لیجیے کہ مردوں کے لیے سرخ لباس کے مکروہ ہونے یا نہ ہونے میں علماء امت کی آراء مختلف ہونے کے باوجود اس بات میں اتفاق ہے کہ سر میں سرخ کپڑے کا استعمال مکروہ نہیں، اسی بات کو بیان کرتے ہوئے

علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ تعالی رقمطراز ہیں:

ولا یکرہ فی الرأس اجماعا. (رد المحتار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی اللبس)

یعنی اگر چہ مردوں کے سرخ لباس پہننے میں علماء امت کا اختلاف ہے، لیکن یہ اختلاف سر کے علاوہ میں ہے، سر میں سرخ لباس پہننا بالاتفاق مباح ہے۔

علمائے امت کی ایسی تصریحات کے ہوتے ہوئے بھی عمامہ کے رنگ میں نزاع وجدال کیسے مناسب ہوسکتا ہے؟؟؟ لیکن نہایت افسوس کی بات ہے کہ آج ایک شخص کہتا ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وعلی ابویہ وآلہ وسلم نے صرف سیاہ عمامہ ہی پہنا......اور دوسرا کہتا ہے کہ: آپ صلی اللہ تعالی علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وسلم نے سیاہ عمامہ شریفہ کبھی بھی نہ پہنا......کوئی سفید عمامہ کو بے اصل کہتا ہے......اور کوئی سبز عمامہ پر اعتراض کرتا ہے، جو شخص جس رنگ کا عمامہ پہنتا ہے، رنگ مأثور کو اسی پر مقصور کرنا چاہتا ہے۔ والی اللہ المشتکی.

پس ایک دن **شیخ الحدیث ، مجمع العلوم ، فقیہ العصر ، العلام ، المفتی محمد ابراھیم القادری الرضوی** متعنا اللہ تعالی بطول بقائہ نے راقم کو بلا کر سفید عمامہ شریفہ سے متعلق احادیث وآثار کے جمع کا حکم ارشاد فرمایا۔ اور بتایا کہ کوئی عالم "سفید عمامہ کی سنت مطہرہ سے اصل" کا انکار کرتے ہیں۔ اور یقیناً ایک "عالم" سے ایسے کلمات کا صدور قابل تعجب ہے، کیونکہ حدیث رسول ﷺ ایک ایسا بحر بے کنار ہے کہ امام ابن الھمام رحمہ اللہ تعالی جیسی شخصیت بھی جب ھدایہ میں مذکور بعض احادیث کے مأخذ پر مطلع نہیں ہوتے تو فرماتے ہیں:

ذکرہ مشایخنا غیر ان قصور نظرنا اخفاہ عنا. (فتح القدیر ج۱ص۱۸۲)

یعنی ان احادیث کو ہمارے مشائخ نے ذکر فرمایا ہے لیکن ہماری نظروں کی کوتاہی نے انہیں ہم سے اوجھل کر دیا ہے۔

امام جلال الدین السیوطی جیسے حافظ الحدیث، جنہوں نے جمیع احادیث نبویہ مرویہ کے جمع کا قصد فرمایا تھا، حدیث "اختلاف امتی رحمۃ" کی اسناد پر مطلع نہیں ہوسکتے تو فرماتے ہیں:

لعلہ خرج فی بعض کتب الحفاظ التی لم تصل الینا.

(جمع الجوامع للسیوطی رقم الحدیث ۱۱۶۴، الجامع الصغیر لہ رقم الحدیث ۱۲۴۳)

شاید یہ حدیث حفاظ کی کسی ایسی کتاب میں روایت کی گئی ہو جو ہم تک نہیں پہنچی۔

پس جبکہ ائمہ دین نے سفید عمامہ کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کی ہے تو ادب اور احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ اپنی نظر کا قصور اور اپنے تتبع کی کوتاہی شمار کی جائے، نہ کہ یوں کہا جائے کہ ''اس کی کوئی اصل ہی نہیں۔''

بہرحال راقم نے سفید عمامہ سے متعلق اپنی نظر قاصر کے مطابق احادیث و آثار جمع کیے، اور اس دوران عمامہ کے دیگر ماثور رنگوں سے متعلق احادیث بھی نظر میں آئیں تو ارادہ کیا کہ مسلمان بھائیوں کے نفع کے لیے انہیں بھی جمع کر لیا جائے۔ لیکن جب یہ احادیث جمع کر چکا تو اتنی فرصت نہ ملتی کہ ان احادیث و آثار کا ترجمہ کر کے انہیں کتابی صورت میں شائع کروایا جا سکے۔ پس ارادہ کیا کہ بغیر ترجمہ کے عربی رسالہ کی صورت میں شائع ہو جائے، اور پھر اسے ایک عربی رسالہ کی شکل دے بھی دی گئی، لیکن پھر بعض بھائیوں کے اصرار کے پیش نظر اس کے ترجمہ کا کام **جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر** کے درجہ سابعہ کے طالب علم، **مولانا محمد شہزاد** صاحب (حافظ آباد) کے ذمہ کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے، انہوں نے رمضان شریف کی چھٹیوں میں، جبکہ ہر طالب علم چھٹی اپنے گھر میں گزارنا چاہتا ہے، **جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر** میں رہ کر اس کے ترجمہ کا کام مکمل کیا۔ اور چونکہ اس انداز کا یہ ان کا پہلا کام تھا، اس لیے انہیں کئی جگہ راقم الحروف سے مدد لینا پڑی، لیکن پھر بھی یہ انہی کی محنت کا نتیجہ ہے کہ آج یہ رسالہ آپ کے سامنے ہے۔

✎ **خصوصیات کتاب**: راقم نے اس رسالہ میں حتی الوسع احادیث و آثار ہی کو وارد کرنے کی کوشش کی ہے، سوائے چند ایک مقامات کے، کہ وہاں اقوال ائمہ کو بھی درج کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں راقم نے کوشش کی ہے کہ احادیث کو ان کے اصل مأخذ سے لیا جائے، سوائے دو چار احادیث کے کہ راقم ان کے مأخذ پر مطلع نہ ہو سکا، لیکن ناقل کی جلالت کے پیش نظر، ناقل کی طرف نسبت کرتے ہوئے، اس حدیث کو ذکر کر دیا گیا ہے۔ نیز احادیث میں وارد ہونے والے کلمات غریبہ کی حاشیہ میں توضیح بھی کر دی گئی ہے اور حتی الوسع احادیث سے متعلق ذاتی تبصرہ سے گریز کیا گیا ہے۔ **الحمدللہ** یہ رسالہ قلتِ ضخامت کے باوجود بعض احادیث کے تکرار کے ساتھ **ایک سو اڑسٹھ احادیث و آثار (١٦٨) اور بیسیوں تحقیقات لغویہ اور نصوص ائمہ** پر مشتمل ہے۔ هذا من فضل ربی جل وعلا۔

✎ **اعلام**: یہ رسالہ شائع ہونے سے قبل ایک سندھی صاحب مجھ سے میری کتاب کا مسودہ لے

گئے تھے، جو شاید عمامہ سے متعلق کوئی کتاب لکھنا چاہتے تھے، پس اگر ان کی کتاب میری کتاب سے پہلے شائع ہو چکی ہو تو براہِ کرم مجھ پر ان کی کتاب سے سرقہ کی بدگمانی نہ کی جائے۔ فان بعض الظن اثم.

اظہارِ تشکر: میں نہایت درجہ شکر گزار ہوں جامعہ انیس المدارس کے طلبہ کا......جن میں **حافظ محمد دانیال رضا** ، **برادرم محمد فاروق سومرو** ، **برادرم عبد المصطفی نوری** ، **برادرم محمد عتیق مغل** ، **قاری محمد صادق سومرو** ، **برادرم گل شیر احمد عباسی** ، **برادرم مشتاق احمد پتافی** اور **حافظ محمد احمد رضا** شامل ہیں خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں......کہ انہوں نے **میلاد مصطفی ﷺ** کے موقع پر راقم کی اس کتاب کو شائع کرنے کا اہتمام کیا۔ اور درحقیقت شکریہ کے مستحق **الحاج انیس احمد نوری** صاحب ہیں کہ جن کی شبانہ روز تربیتوں نے جامعہ انیس المدارس کے طلبہ کو حسنِ فکر اور خدمتِ دین کا جذبہ دیا۔ شَکَرَ اللّٰهُ مَسَاعِيَهُمُ الْجَمِيْلَةَ.

اہل علم سے امید ہے کہ جہاں کہیں مؤلف یا مترجم کی خطا پر مطلع ہونگے تو درگزر فرمائیں گے۔

اللہ ﷻ سے دعا ہے کہ وہ مؤلف و مترجم کی اس سعی کو قبول فرمائے، اور اسے اہل اسلام کے لیے نافع بنائے۔ وما توفیقی الا باللہ علیه توکلت والیه انیب.

ابو اریب محمد چمن زمان نجم القادری غفرله ربه العلی.

(موہڑہ بختاں، ضلع راولپنڈی)

خادم العلوم: جامعه غوثیه رضویه سکھر

2

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد لله خالق الأرض والسماء، مرسل الرسل والأنبياء، والصلاة والسلام على عباده الذين اصطفى، لا سيما على سيد الورى، محمد المصطفى، الذى تعمم بعمامة سوداء وصفراء، وعمم بالبيضاء، وقرر الخضراء، وعلى صحبه الذين اتبعوه فى السراء والضراء، وفى الصيف والشتاء.

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ واولادہ وبارک وکرم وسلم نے مختلف رنگ کے عمامے اپنے سرِ انور پر سجائے۔ یونہی ملائکہ عظام علی نبینا وعلیھم الصلوۃ والسلام، صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالی علیھم اجمعین، اور تابعین باحسان رحمھم اللہ تعالی نے بھی کئی رنگ کے عمامے پہنے۔ ان میں سے جو رنگ ملائکہ عظام وصحابہ کرام سے متعلق مروی ہیں، یعنی جن پر راقم مطلع ہوسکا، وہ پانچ ہیں:

(۱): سیاہ۔ (۲): سفید۔

(۳): زرد۔ (٤): سرخ دھاری دار۔

(۵): سبز۔

جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے متعلق پہلے چار رنگ مروی ہیں۔ ذیل میں ہم ہر رنگ سے متعلق مروی احادیث وآثار لائیں گے۔ وباللہ التوفیق.

سب سے پہلے ہم ان احادیث وآثار کو ذکر کرتے ہیں جن میں سیاہ عمامہ شریفہ کا ذکر ہے...... کیونکہ دیگر رنگوں کی نسبت سیاہ رنگ سے متعلق احادیث وآثار زیادہ ہیں۔ نیز جو لوگ سیاہ عمامہ شریفہ کو غیر ثابت کہتے ہیں ان کی تاویلات نہایت درجہ فاسد اور غیر معتد بہا ہیں۔ واللہ الموفق.

سیاہ عمامہ

حضرت سیدنا جبریل علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو سیاہ عمامہ شریفہ پہنایا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے خود بھی اسے پہنا، اپنے بعض صحابہ کو اپنے مبارک ہاتھوں سے پہنایا۔ نیز حضرت سیدنا جبریل علی نبینا وعلیہ الصلوۃ

والسلام، فرشتوں، صحابہ اور تابعین نے سیاہ عمامے پہنے۔

رسول اللہ ﷺ کا سیاہ عمامہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا سیاہ عمامہ پہننا کثیر احادیث طیبہ سے ثابت ہے۔(۱): امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اپنے بعض اصحاب سے روایت کرتے ہیں:

ان جبریل أتی النبی صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم فعممہ بعمامة سوداء ، وأسدل لها من خلفه.(۱)

حضرت سیدنا جبرئیل علی نبینا وعلیہ الصلوة والسلام ، نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے پاس آئے ...... پس جناب جبریل نے آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو سیاہ عمامہ پہنایا اور آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی پشت انور کی جانب اس عمامہ سے کچھ کپڑا لٹکا دیا۔

(۲): حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم دخل مکة۔ وقال قتیبة دخل یوم فتح مکة۔ وعلیہ عمامة سوداء بغیر احرام.(۲)

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مکہ مشرفہ میں ...... بغیر احرام کے ...... اس حال میں داخل ہوئے (اور قتیبہ نے کہا: فتحِ مکہ کے دن اس حال میں داخل ہوئے) کہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم (کے سرِ انور) پر سیاہ عمامہ تھا۔

(۳): حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں:

ان النبی صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم دخل یوم فتح مکة وعلیہ عمامة سوداء .(۳)

نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فتح مکہ کے دن (مکہ مکرمہ میں) داخل ہوئے تو آپ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم (کے سر اقدس) پر سیاہ عمامہ تھا۔

---

(۱): الآثار لأبی یوسف رقم الحدیث۵۷۹

(۲): ھذا الحدیث مخرج فی اکثر من اربعین کتبا ، منھا صحیح مسلم رقم الحدیث ۲۴۱۸ ۲۴۱۹ ومنھا سنن أبی داود رقم الحدیث۲۵۵٤

(۳): سنن ابن ماجہ رقم الحدیث ۳۵۷٦ ، المصنف لابن أبی شیبہ الکوفی ج٦ص٤٦ ، تاریخ بغداد ج۲ ص٤۹۹

(٤): جناب انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے......فرمایا:

دخل النبی صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم یوم فتح مکة وعلیه عمامة سوداء .(٤)

نبی صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم فتحِ مکہ کے دن (مکہ مشرفہ میں) اس حال میں داخل ہوئے کہ آپ صلی اللہ تعالی علیه وسلم (کے سر اقدس) پر سیاہ عمامہ تھا۔

(٥): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

دخل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم یومئذ(ای یوم فتح مکة) وعلیه عمامة سوداء ورایته سوداء ولواؤه أسود.(٥)

اس دن (یعنی فتحِ مکہ کے دن) رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم (مکۂ مشرفہ میں) داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ تعالی علیه وسلم (کے سر انور) پر سیاہ عمامہ تھا۔ اور آپ صلی اللہ تعالی علیه وسلم کا عَلَم (بڑا جھنڈا) سیاہ تھا اور آپ صلی اللہ تعالی علیه وسلم کا جھنڈا (یعنی چھوٹا جھنڈا بھی) سیاہ تھا۔

(٦): ابو الزبیر کہتے ہیں:

ان النبی صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم دخل مکة وعلیه عمامة سوداء .(٦)

نبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم مکہ مشرفہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ تعالی علیه وسلم (کے سر انور) پر سیاہ عمامہ تھا۔

(٧): جناب ابراہیم فرماتے ہیں:

کان النبی صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم یوم فتح مکة معتجرا * بعمامة سوداء ، والعباس بن عبد المطلب ، وحول البیت أصنام فجعل النبی صلی اللّٰہ تعالی علیه

---

(٤): أخلاق النبی لأبی الشیخ الأصبهانی رقم الحدیث ٢٩٦ ، الفوائد المنتقاة العوالی لمحمد بن علی الصوری رقم الحدیث ٨ ، تاریخ مدینة دمشق ج٤ص١٩٠ ، الکامل لعبد اللّٰہ بن عدی ج٣ص٧٤

(٥): المغازی للواقدی ص ٨٢١

(٦): الطبقات الکبری لابن سعد ج١ص٤٥٥ ==

وسلم يكسر تلك الأ صنا م ويقول:هيايا أبه ، ويقول العبا س:هيايابني ، قال النبي صلى اللّٰه تعالى عليه وسلم من رآني ورأ ى عمي فقد رأى ابراهيم واسماعيل وهما يرفعان ا لقواعد من البيت.(۷)

نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فتحِ مکہ کے دن اپنے سر پر......ٹھوڑی کے نیچے سے گھمائے بغیر......سیاہ عمامہ لپیٹے ہوئے تھے جبکہ بیت اللہ شریف کے اردگرد بت تھے۔پس نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ان بتوں کو توڑنے لگ گئے اور فرماتے:

اے اباجان! جلدی کیجئے!

اور حضرت عباس کہتے:

اے میرے پیارے بیٹے! جلدی کیجئے!

نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے مجھے دیکھا اور میرے چچا کو دیکھا تو تحقیق اس نے حضرت ابراہیم واسماعیل علی بنینا وعلیهما الصلوۃ والسلام کو......بیت اللہ کی بنیادیں اٹھاتے ہوئے......دیکھا۔

(۸): حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كانت عمامة رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالى عليه وسلم سوداء يوم ثنية* الحنظل** وذ لك يوم الخندق***.(۸)

=*الاعتجار:لَيُّ الثوب على الرأس من غيرادارة تحت الحنك وفي بعض العبارات هولفّ العمامة دون التلحي۔(تاج العروس ص۳۱۵۸)

(۷):الشريعة للآجري رقم الحديث۱٦۸٤

*الثنية:طريق العقبة۔(الصحاح للجوهري ج۱ص۷٦)

**حنظل:هو نبات يخرج اغصاناوورقة مفروشة على الارض شبيهة باغصان وورق القثاء البستاني وورقه مشرف وله ثمرة مستديرة شبيهة بكرة متوسطة في العظم مرة شديدة المرارة .(الجامع لمفردات الادوية والاغذية لابن البيطار ج۱ص۲۱۵)وقال الصالحي الشامي:ثنية ذات الحنظل:ثنية في شعب مابين مكة وجدة۔(سبل الهدى والرشاد ج٥ص۸٤)=

ثنية الحنظل کے دن......اور وہ خندق کا دن ہے......رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا عمامۂ شریفہ سیاہ تھا۔

(۹): انہی جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے......فرمایا:

خرج علينا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يوم الحديبية وعليه عمامة سوداء قد علاها الغبار.(۹)

حدیبیہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہماری جانب باہر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر سیاہ عمامہ تھا جس پر غبار چڑھا تھا۔

(۱۰): حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں:

قحط الناس على عهد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فخرج من المدينة الى بقيع الفرقد معتما بعمامة سوداء قد أرخى طرفها بين يديه والآخر بين منكبيه.(۱۰)

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے دور اقدس میں لوگ قحط زدہ ہوئے تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم، سیاہ عمامہ پہنے، جس کا ایک کنارہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

=***قال نجم القادری: والله اعلم بماذا اراد به فان يوم الخندق كان فى سنة خمس كمافى المغازى للواقدى حيث قال: ثم غزا النبى صلى الله تعالى عليه وسلم الخندق فى ذى القعدة سنة خمس۔ (المغازى للواقدى ص۵) واماذكر ثنية ذات الحنظل ففى غزوة الحديبية وكانت فى ذى القعدة سنة ست كمافى المغازى للواقدى والنص كالتالى: ثم اعتمر النبى صلى الله تعالى عليه وسلم عمرة الحديبية فى ذى القعدة سنة ست۔ (المغازى للواقدى ص٦) والله عزاسمه اعلم۔

(۸): شعب الايمان للبيهقى رقم الحديث۵۹۷۹

(۹): أخبار أصبهان لأبى نعيم الأصبهانى ج٤ ص۴۵۰

(۱۰): ذكره السيوطى فى الخصائص الكبرى ج۲ص۲۴۵ وعزاه الى الخطابى وابن عساكر والله تعالى أعلم۔

اپنے سامنے اور دوسرا اپنے دونوں کندھوں کے درمیان چھوڑے ہوئے تھے، مدینہ طیبہ سے بقیع غرقد کی جانب نکلے۔

(۱۱): انہی جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے...... فرمایا:

ان النبی صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم خطب الناس وعلیہ عمامۃ دسماء *.(۱۱)

نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے لوگوں سے خطاب فرمایا جبکہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر سیاہ عمامہ تھا۔

صحیح بخاری کی ایک روایت کے کلمات یوں ہیں:

صعد النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم المنبر وکان آخر مجلس جلسہ متعطفا ملحفۃ علی منکبیہ قد عصب رأسہ بعصابۃ* دسمۃ .(۱۲)

نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور وہ آخری مجلس تھی جس میں آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے...... آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اپنے دونوں شانوں پر لحاف اوڑھے ہوئے تھے جبکہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اپنا سر اقدس سیاہ عمامہ سے لپیٹے ہوئے تھے۔

مسند احمد کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم خطب الناس وعلیہ عصابۃ دسمۃ .(۱۳)

یعنی نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے لوگوں سے خطاب فرمایا جبکہ آپ صلی اللہ

---

*قال الزمخشری فی "الفائق فی غریب الحدیث والأثر" مانصہ: النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم خطب الناس ذات یوم ، وعلی رأسہ عمامۃ دسماء۔ ھی السوداء۔ اھ: (الفائق فی غریب الحدیث والأثر ص۱۳۷)

(۱۱): شرح السنۃ للبغوی ج۲ص۲۵۶۔

*قال الزبیدی: العِصَابَۃ ایضا: التاج والعمامۃ والعمائم یقال لھاالعصائب۔ (تاج العروس ص۷۶۶)

(۱۲): صحیح البخاری رقم الحدیث ۸۷۵، ۳۳۵۶، ۳۵۱۶

(۱۳): مسند احمد بن حنبل رقم الحدیث ۱۹۷۰

تعالی علیہ وسلم پر سیاہ عِصَابۃ (عمامہ) تھا۔

شمائل ترمذی کی روایت کے کلمات اس طرح ہیں:

ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم خطب الناس وعلیہ عصابۃ دسماء .(١٤)

یعنی نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے لوگوں سے خطاب فرمایا جبکہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر سیاہ عمامہ تھا۔

مصنف ابن ابی شیبۃ کی روایت کے الفاظ یوں ہیں:

جلس رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یوما علی المنبر علیہ ملحفۃ متوشحا بہا عاصبا رأسہ بعصابۃ دسماء .(١٥)

ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے......آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر لحاف تھا جسے آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اوڑھے ہوئے تھے...... آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اپنے سر اقدس کو سیاہ عمامہ کے ساتھ لپیٹے ہوئے تھے۔

ان کی ہم معنی روایات معجم کبیر (ج۹ص۴٦٠)، دلائل النبوۃ للبیہقی (رقم الحدیث ٣١٠٤)، غریب الحدیث لابراہیم الحربی (رقم الحدیث ۵۹۸) وغیرھا میں بھی موجود ہیں۔

(۱۲): حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

کان للنبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عمامۃ سوداء فی العیدین ویرخیہا خلفہ.(١٦)

دونوں عیدوں میں نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا سیاہ عمامہ تھا اور آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اس کا کنارہ اپنی پشت انور پر چھوڑے ہوتے۔

(۱۳): جعفر بن عمرو بن حریث اپنے والد سے روایت کرتے ہیں:

ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم خطب الناس وعلیہ عمامۃ سوداء .(١٧)

---

(١٤): شمائل محمدیہ للترمذی رقم الحدیث ۱۱۹

(١٥): مصنف ابن ابی شیبۃ ج۷ص ۵٤٤

(١٦): الکامل لعبداللہ بن عدی ج٦ص ۱۰۰===

رسول اللہ صلی الله تعالی علیه وسلم نے لوگوں سے خطاب فرمایا جبکہ آپ صلی الله تعالی علیه وسلم پر سیاہ عمامہ تھا۔

(۱٤): حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

تعمم رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم بعمامة سوداء كرابيس، و ارخاهامن خلفه قدرأربع أصابع.(۱۸)

رسول اللہ صلی الله تعالی علیه وسلم نے سیاہ اونی عمامہ پہنا اور اسے اپنے پیچھے چار انگشت برابر چھوڑ دیا۔

(**۱۵**): جناب انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

انه رأى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يعتم بعمامة سوداء .(۱۹)

یعنی آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی الله تعالی علیه وسلم کو سیاہ عمامہ پہنتے دیکھا۔

(**۱٦**): جناب واثلہ کے مولی، معروف سے مروی ہے......انہوں نے کہا کہ میں نے جناب واثلہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

رأيت على رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عمامة سوداء .(۲۰)

میں نے رسول اللہ صلی الله تعالی علیه وسلم پر سیاہ عمامہ دیکھا۔

= (۱۷):هذاالحديث مخرج فى اكثرمن خمسة عشر كتبا منها صحيح مسلم رقم الحديث ۲٤۲۰، ۲٤۲۱ ومنهاسنن أبى داود رقم الحديث ۳۵۵۵ ومنها سنن ابن ماجه رقم الحديث ۱۰۹٤، ۲۸۱۱، ۳۵۷٤، ۳۵۷۷ ومسند أحمد بن حنبل رقم الحديث ۷۹۸۵

(۱۸):التدوين فى اخبار قزوين ج۱ص۱۹۱

(۱۹):المعجم الأوسط للطبرانى رقم الحديث ۳۵۱٦، الأحاديث المختارة للضياء المقدسى ج۳ص٦، أخلاق النبى لأبى الشيخ الأصبهانى رقم الحديث ۲۸۹، الفوائد المنتقاة العوالى لمحمد بن علي الصورى رقم الحديث ٤۸، الكامل لعبد الله بن عدي ج۵ص۲٦٤

(۲۰):تاريخ مدينه دمشق ج۵۱ص۲٦۲، الكامل لعبد الله بن عدى ج٦ص۳۲۷

(۱۷): حضرت حسن فرماتے ہیں:

كانت عمامة النبى صلى الله تعالى عليه وسلم سوداء.(۲۱)

نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا عمامہ شریفہ سیاہ تھا۔

(۱۸): اور جناب سفیان سے مروی ہے......وہ اس شخص سے راوی جس نے جناب حسن کو فرماتے سنا:

كانت راية رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم سوداء تسمى العقاب، وعمامته سوداء.(۲۲)

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا جھنڈا سیاہ تھا جسے عقاب نام دیا جاتا تھا اور آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا عمامہ شریفہ سیاہ تھا۔

تنبیہ: یہ اٹھارہ احادیث طیبہ ہیں جن میں سے ہر ایک رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے سیاہ عمامہ پہننے میں نص صریح ہے۔ اگر یہ تواتر معنوی کو نہیں پہنچیں تو شہرۃ معنویہ سے کم نہیں۔ اور ان میں سے بعض تو خاص اوقات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے سیاہ عمامہ پہننے پر دلالت کرتی ہیں اور بعض مطلق ہیں۔ واللہ تعالی اعلم.

حضرت جبریل علیہ السلام کا سیاہ عمامہ

حضرت جبرئیل علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کا سیاہ عمامہ پہننا بھی متعدد احادیث طیبہ میں وارد ہوا ہے۔ (۱۹): سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں:

رأيت رجلا يوم الخندق على صورة دحية الكلبى على دابة يناجى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم، وعليه عمامة سوداء قد أسدلها خلفه، فسألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: ذاك جبريل أمرنى أن أخرج الى بنى قريظة.(۲۳)

میں نے یوم خندق کو دحیہ کلبی کی صورت پر ایک شخص چوپائے پر رسول اللہ صلی اللہ تعالی

(۲۱): المصنف لابن أبى شيبة الكوفى ج٦ص٤٥، الطبقات الكبرى لابن سعد ج١ ص٤٥٥

(۲۲): الطبقات الكبرى لابن سعد ج١ص٤٥٥

(۲۳): الشريعة للآجرى رقم الحديث ٩٧٦

علیہ وسلم سے سرگوشی کرتے دیکھا جبکہ اس پر سیاہ عمامہ تھا جس (کے کنارہ) کو وہ اپنی پچھلی جانب لٹکائے ہوئے تھا۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے (اس سے متعلق) پوچھا تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جبرئیل تھے۔ انہوں نے مجھے بنو قریظہ کی طرف نکلنے کا حکم دیا ہے۔

(**۲۰**): سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے:

انها رأت جبرئيل يوم بني قريظة عليه عمامة سوداء .(٢٤)

یعنی آپ رضی اللہ تعالی عنہا نے یومِ بنی قریظہ کو جناب جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا...... ان پر سیاہ عمامہ تھا۔

(**۲۱**): جناب عبدالعزیز بن ابی سلمہ سے مروی ہے...... کہا: مجھے میرے چچا ماجشون نے خبر دی...... فرمایا:

جاء جبريل عليه السلام الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يوم الأحزاب على فرس ، عليه عمامة سوداء قد أرخاها بين كتفيه.(٢٥)

حضرت جبرئیل علیہ السلام، یوم احزاب کو، ایک گھوڑے پر رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے، آپ علیہ السلام پر سیاہ عمامہ تھا جس (کے ایک کنارہ) کو آپ اپنے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکائے ہوئے تھے۔

(**۲۲**): حضرت علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا:

هبط علي جبريل وعليه قباء أسود وعمامة سوداء.(٢٦)

جبریل علیہ السلام مجھ پر اترے جبکہ ان پر سیاہ قباء اور سیاہ عمامہ تھا۔

(٢٤): ذكره السيوطي في الخصائص الكبرى ج١ص٣٩٢ وعزاه الى أبي نعيم والله تعالى أعلم

(٢٥): الطبقات الكبرى لابن سعد ج٢ص٧٦

(٢٦): تاريخ مدينة دمشق ج٢٦ص٣٥٣ ، التدوين في أخبار قزوين ج١ص٢٩٠ ، تاريخ بغداد ج٤ص٣٢٢

(**۲۳**): جناب انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اتانی جبریل ذات یوم وعلیه قباء أسود وعمامة سوداء.(۲۷)

ایک دن جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے جبکہ ان پر سیاہ قباء اور سیاہ عمامہ تھا۔

(**۲٤**): جناب ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ان جبریل علیه السلام نزل علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وعلیه عمامة سوداء.(۲۸)

حضرت جبریل علیہ السلام، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوئے جبکہ آپ علیہ السلام پر سیاہ عمامہ تھا۔

(**۲۵**): جناب سعید بن جبیر کہتے ہیں:

کانت عمامة جبریل یوم غرق فرعون سوداء.(۲۹)

غرقِ فرعون کے دن حضرت جبرئیل علیہ السلام کا عمامہ سیاہ تھا۔

فرشتوں کے سیاہ عمامے

فرشتوں نے بدر والے دن سیاہ عمامے پہنے۔(**۲٦**): جیسا کہ عطاء بن ابی رباح، جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں...... فرمایا:

قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی قوله "مسومین": معلمین، وکانت سیماء الملائکة یوم بدر عمائم سود، ویوم أحد عمائم حمر.(۳۰)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے فرمان "مسوّمین" کے

---

(۲۷): تاریخ بغداد ج۲ص۲۷۹

(۲۸): مسند الرویانی رقم الحدیث ۵۵۵، من اسمه شعبة للأصبهانی رقم الحدیث ۲۸، الکامل لعبد الله بن عدی ج٤ص۳۳۰،۲۲۱، تاریخ بغداد ج٦ص۱٤۰

(۲۹): المصنف لابن أبی شیبة الکوفی ج٦ص٤۵

(۳۰): المعجم الکبیر للطبرانی ج۹ص۳۹۵

بارے میں فرمایا: معلمین۔ یعنی نشان والے۔ اور بدر کے دن فرشتوں کی علامت سیاہ عمامے تھی اور اُحد کے دن سرخ عمامے۔

نبی ﷺ کا اپنے بعض صحابہ کو سیاہ عمامہ پہنانا

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ کو اپنے دست مبارک سے سیاہ عمامہ پہنایا۔ (**۲۷**): جیسا کہ اھلِ حمص کے ایک شخص عبداللہ بن بسر سے مروی ہے، انہوں نے کہا: مجھے حکیم، ابوالاحوص نے بتایا کہ:

دعا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم علیا فعممہ بعمامۃ سوداء ثم أرخاھا بین کتفیہ من خلفہ فقال ھکذا فاعتموا. (۳۱)

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حضرت علی ﷛ کو بلا کر انہیں سیاہ عمامہ بندھوایا، پھر جناب علی ﷛ کی پچھلی جانب اس (کے کنارہ) کو لٹکا کر فرمایا: یوں عمامہ پہنو!

(**۲۸**): انہی عبداللہ بن بسر سے (حکیم ابوالاحوص کے ذکر کے بغیر) مروی ہے...... کہا:

بعث رسول اللّٰہ (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) علیا علی بعث الی بئر خم فعممہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عمامۃ سوداء. (۳۲)

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وعلی ابویہ وسلم نے حضرت علی ﷛ کو بئر خم کی طرف ایک لشکر پر مقرر فرمایا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے انہیں سیاہ عمامہ بندھوایا۔

یونہی آپ صلی اللہ تعالی علیہ وعلی ابویہ وآلہ وسلم کا دیگر بعض صحابہ کو بھی سیاہ عمامہ پہنانا مروی ہے۔ (**۲۹**): سعد کہتے ہیں:

رأیت رجلا ببخاری علی بغلۃ بیضاء علیہ عمامۃ خز* سوداء فقال کسانیھا

---

(۳۱): الکامل لعبد اللّٰہ بن عدی ج۴ ص۱۷۴

(۳۲): تاریخ مدینۃ دمشق ج۴۲ ص۳۵۵ ۰ الأحادیث المختارۃ للضیاء المقدسی ج۲ ص۴۱۱

*الخزمن الثیاب: ماینسج من صوف وابریسم م معروف ج خزوزومنہ قول بعضھم فاذااعرابی یرفل فی الخزوزوبائعہ خزازعربی صحیح وھو جنس معمول کلہ بالابریسم وعلیہ یحمل الحدیث: "قوم یستحلون الخز والحریر" و کذاحدیث علی رضی اللہ تعالی عنہ: "نھی عن==

رسول الله صلى الله عليه وسلم.(۳۳)

میں نے بخاریٰ میں سفید خچر پر ایک شخص دیکھا، جس پر ریشم واون (یعنی ایسے کپڑے......جس کا تانا ریشم کا اور بانا سوتی ہو) کا سیاہ عمامہ تھا۔ پس اس نے کہا: یہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے پہنایا۔

فائدہ: تاریخ دمشق میں اُن صحابی کا نام عبداللہ بن خازم السلمی مذکور ہے۔(تاریخ دمشق ج۲۸ ص۷)واللہ تعالی أعلم.

صحابۂ کرام ﷺ کے سیاہ عمامے

مہاجرین اوّلین ﷺ

صحابۂ کرام میں سے مہاجرین اوّلین رضی الله تعالی عنهم سے سیاہ عمامے پہننا منقول ہے۔(۳۰): سلیمان بن ابی عبداللہ فرماتے ہیں:

أدركت المهاجرين الاولين يعتمون بعمائم كرابيس سود وبيض وحمر وخضر وصفر ، يضع أحدهم العمامة على رأسه ويضع القلنسوة فوقها ثم يدير العمامة هكذا ــ يعني على كوره ــ لا يخرجها من تحت ذقنه.(۳٤)

میں نے مہاجرین اوّلین کو سیاہ، سفید، سرخ، سبز، اور زرداونی عمامے پہنتے پایا۔ ان میں کا ایک شخص عمامہ کو اپنے سر پر رکھتا اور ٹوپی کو عمامہ کے اوپر رکھتا، پھر عمامہ کو یوں گھماتا، یعنی اس کے پیچ پر، اسے اپنی

= ركوب الخز والجلوس عليه" واماالنوع الاول فهومباح وقد لبسه الصحابة والتابعون كما حققه ابن الاثير۔(تاج العروس ص۳۷۲۱)

(۳۳):سنن أبی داود رقم الحديث ۳۵۲۰ ، السنن الكبرى للبيهقي ج۳ص۲۷۱ ، السنن الكبرى للنسائي ج۵ ص۴۷٦ ، الأحاد والمثاني لابن أبي عاصم ج۷ ص۴۸۰ ، معرفة السنن والآثار للبيهقي ج۵ ص۲۵۷ ، الآداب للبيهقي رقم الحديث ۴۸۳ ، الكنى والأسماء للدولابي رقم الحديث ۱۰۸۸ ، التاريخ الكبير للبخاري ج٤ ص٦٧ ، تاريخ مدينة دمشق ج۲۸ ص۷

(۳٤):أخرجه ابن أبي شيبة الكوفي في المصنف ج٦ص۴۸ بسند رجاله ثقات وابن راهويه في المسند ج۳ ص۸۸۲،۸۸۳

ٹھوڑی کے نیچے سے نہ نکالتا۔

(۱)سیدنا عمر فاروق ﷛

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے بھی سیاہ عمامہ دیکھا گیا۔(**۳۱**): جویریۃ بن قدامۃ کہتے ہیں:

حججت فأتيت المدينة العام الذى أصيب فيه عمر ﷛، قال: فخطب فقال: انى رايت كان ديكا احمر نقرنى نقرة أو نقرتين ـ شعبة الشاك ـ فكان من أمره أنه طعن فاذن للناس عليه فكان أوّل من دخل عليه أصحاب النبى صلى الله عليه وسلم ثمّ أهل المدينة ثم أهل الشام ثمّ أذن لأهل العراق فدخلت فيمن دخل، قال: فكان كلّما دخل عليه قوم أثنوا عليه وبكوا، قال: فلمّا دخلنا عليه قال: وقد عصب بطنه بعمامة سوداء والدم يسيل، قال: فقلنا: اوصنا الحديث.(۳۵)

جس سال حضرت عمر فاروق ﷛ کو زخمی کیا گیا اس سال میں حج کر کے مدینۂ طیبہ آیا......ابن قدامہ نے کہا: پس حضرت عمر فاروق ﷛ نے خطاب فرمایا تو فرمایا: میں نے دیکھا: گویا کہ ایک سرخ مرغ نے مجھے ایک یا دو چونچیں ماریں، ایک یا دو میں شعبہ شاک ہیں، پس حضرت عمر ﷛ کا معاملہ یہ ہوا کہ آپ کو زخمی کر دیا گیا۔ پس لوگوں کو آپ پر داخلے کی اجازت دی گئی تو سب سے پہلے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ ان پر داخل ہوئے، پھر مدینہ والے، پھر شام والے، پھر عراق والوں کو اجازت دی گئی تو داخل ہونے والوں میں میں بھی داخل ہوا۔ ابن قدامہ نے کہا: پس جب بھی آپ ﷛ پر کوئی قوم داخل ہوتی......آپ کا ذکر خیر کرتی اور روتی۔ ابن قدامۃ نے کہا: پس جب ہم آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر داخل ہوئے......ابن قدامۃ نے کہا: آپ اس حال میں تھے کہ آپ نے اپنا پیٹ سیاہ عمامہ سے باندھا ہوا تھا جبکہ خون بہہ رہا تھا......ابن قدامہ نے کہا: پس ہم نے عرض کی: ہمیں وصیت فرمائیے......الحدیث۔

(۲)سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجهه

حضرت علی المرتضیٰ ﷛ کا سیاہ عمامہ پہننا کئی احادیث میں مذکور ہوا۔(**۳۲**): ابو جعفر انصاری

(۳۵): مسند احمد بن حنبل رقم الحديث ۳۴۲، السنن الكبرى للبيهقى ج۹ ص۲۰۶، فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل رقم الحديث ۴۱۴، تاريخ مدينة دمشق ج۴۴ ص۴۳۹،۴۴۰، تاريخ المدينة لابن شبه النميرى ج۳ ص۹۳۷

کہتے ہیں:

شهدت الدار يوم قتل عثمان رضی الله تعالی عنه فمررت في المسجد فاذا رجل ينادی فی ظلة النساء محتب بسيفه عليه عمامة سوداء فاذا علي رضی الله عنه قال: ما صنع بالرجل؟ ، قلت: قتل ، قال: تبا لكم سائر الدهر.(٣٦)

حضرت عثمان ﷛ کی شہادت کے دن میں آپ کے گھر حاضر ہوا۔پس میں مسجد میں گزراتو ایک شخص ، عورتوں کے سایے میں ، اپنی تلوار کے سہارے بیٹھا ، جس پر سیاہ عمامہ تھا ، آواز لگا رہا تھا......پس کیا دیکھتا ہوں کہ وہ حضرت علی ﷛ ہیں۔آپ کرم اللہ تعالی وجہہ نے فرمایا: اس شخص کے ساتھ کیا کیا گیا؟ میں نے کہا: شہید کر دیئے گئے۔آپ ﷛ نے فرمایا: تمہارے لیے ہمیشہ ہلاکت ہو!

(٣٣): محمد بن علی فرماتے ہیں:

لما كان يوم الدار أرسل عثمان رضی الله عنه الى علي يدعوه ، فأراد اتيانه ، فتعلقوا به منعوه فالقى عمامة سوداء كانت على رأسه ، ونادى ثلاثا: اللهم انی لا أرضى قتله ولا آمر به.(٣٧)

جب حضرت عثمان ﷛ کے گھر کے محاصرہ کا دن تھا......حضرت عثمان ﷛ نے حضرت علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الكريم کو بلا بھیجا۔پس حضرت علی نے ان کے پاس آنے کا ارادہ کیا تو لوگ ان سے لپٹ گئے ، ان کو روکا۔تو حضرت علی ﷛ نے سیاہ عمامہ ، جو آپ کے سر پر تھا ، ڈال دیا اور تین بار نداء کی: اے اللہ! نہ میں عثمان کے قتل سے راضی ہوں اور نہ ہی اس کا حکم دیتا ہوں۔

(٣٦): المصنف لابن أبي شيبه الكوفي ج٨ص٦٨٤ ، سنن سعيد بن منصور رقم الحديث ٢٧٥٢ ، شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة للالكائی رقم الحديث ٢١١٤ ، السنن الكبرى للبيهقی ج٣ص٢٤٧ ، الطبقات الكبرى لابن سعد ج٣ ص٢٩ ، تاريخ مدينة دمشق ج٣٩ ص٤٤٨ ، تاريخ المدينة لابن شبة النميری ج٤ص١٢٢٩ ، رووه بألفاظ متقاربة.

(٣٧): الشريعة للآجری رقم الحديث ١٣٨٩ ، تاريخ مدينة دمشق ج٣٩ ص٤٥٤ ، تاريخ المدينة لابن شبه النميری ج٤ ص١٢٢٢

(۳٤): ابوالعنبس عمرو بن مروان سے مروی ہے......وہ اپنے والد سے راوی کہ انہوں نے کہا:

رایت علی علي عمامة سوداء قد أرخى طرفها من خلفه.(۳۸)

میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنه پر سیاہ عمامہ دیکھا، جس کا کنارہ آپ نے اپنی پچھلی جانب لٹکایا ہوا تھا۔

(۳۵): حسن بن صالح سے مروی ہے......وہ جابر* سے راوی کہ انہوں نے کہا:

اخبرنی من رای علیا قد اعتم بعمامة سوداء قد أرخاها من بين يديه ومن خلفه.(۳۹)

مجھے اس شخص نے خبر دی جس نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنه کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ تعالی عنہ سیاہ عمامہ پہنے ہوئے تھے جس (کے کناروں) کو آپ نے اپنے سامنے اور اپنے پچھلی جانب چھوڑا ہوا تھا۔

(۳٦): ہرمز سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا:

رأيت علی علي رضی الله تعالی عنه عمامة سوداء مرخی طرفيها، ما أدری أيهما أطول، الذی بين يديه أو الذی خلفه.(٤٠)

میں نے حضرت علی ﷺ پر سیاہ عمامہ دیکھا، جس کے دونوں کنارے آپ ﷺ لٹکائے ہوئے تھے۔ میں نہیں جانتا کہ ان دونوں میں سے کون سا زیادہ لمبا تھا......جو آپ ﷺ کے سامنے تھا یا وہ جو آپ کے پیچھے تھا۔

(۳۷): ام حیان ہمدانیہ کہتی ہیں:

رأيت عليا وعليه عمامة سوداء قد أرخى طرفها بين كتفيه.(٤١)

میں نے حضرت علی ﷺ کو دیکھا جبکہ آپ ﷺ پر سیاہ عمامہ تھا، جس کا کنارہ آپ اپنے دونوں

(۳۸): المصنف لابن أبی شیبة الکوفی ج٦ ص٤٥، الطبقات الکبری لابن سعد ج۳ ص۲۹

*قال نجم القادری: هو جابر بن یزید بن الحارث بن عبدیغوث الجعفی ابوعبدالله والله اعلم.

(۳۹): المصنف لابن أبی شیبة الکوفی ج٦ ص٤٥

(٤٠): من اسمه شعبة للأصبهانی رقم الحدیث ۲۹، الطبقات الکبری لابن سعد ج۳ ص۲۹

(٤١): التاریخ الکبیر للبخاری ج۷ ص۱۳۳

شانوں کے درمیان چھوڑے ہوئے تھے۔

(۳)حضرت سیدنا ابوعبیدہ ﷺ

حضرت سیدنا ابوعبیدہ ﷺ نے بھی سیاہ عمامہ پہنا......(**۳۸**): جیسا کہ واقدی نے جنگ یرموک کے بیان میں ایک طویل روایت کے ضمن میں ذکر کیا......ان کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں:

وقف جرجير أصحابه وقرب من المسلمين ووقف بازائهم وقال: يا معاشر العرب أنا رسول من االملک ماهان فليخرج الى أمير كم والمقدم عليكم حتى نعرض عليه مقالنا ولعلنا نصطلح ولا نسفک دم بعضنا.قال:فسمعه المسلمون فأعلموا الأمير أبا عبيدة رضى الله تعالى عنه بذلک فخرج بنفسه اليه وعليه ثوب من كرا بيس العراق وعلى رأسه عمامة سوداء وهو متقلد بسيفه.(٤٢)

جرجیر نے اپنے ساتھیوں کو روکا اور مسلمانوں کے قریب ہوا اوران کے مقابل ہوکر رکا اور بولا: اے گروہ عرب! میں بادشاہ ماھان کی طرف سے فرستادہ ہوں......میری طرف تمہارا امیر اور تمہارا مقدم آئے تاکہ ہم اس پر اپنی بات پیش کرسکیں اور ہوسکتا ہے کہ ہم صلح کرلیں اور ہم ایک دوسرے کا خون نہ بہائیں۔راوی نے کہا: پس اس بات کو مسلمانوں نے سنا تو امیر ابوعبیدۃ بن الجراح ﷺ کو اس کی اطلاع کی۔پس جناب ابوعبیدۃ ﷺ خود باہر تشریف لائے جبکہ آپ پر عراقی اون کے کپڑے تھے اور آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا اور آپ اپنی تلوار گلے میں ڈالے ہوئے تھے۔

(٤)حضرت سیدنا عباس بن عبدالمطلب ﷺ

ایک حدیث سے یہ بات مفہوم ہوتی ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی الله تعالی عنه فتح مکہ کے دن سیاہ عمامہ پہنے ہوئے تھے۔(**۳۹**): جیسا کہ جناب ابراہیم سے مروی ہے......فرمایا:

كان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم يوم فتح مكة معتجرا * بعمامة سوداء ، والعباس بن عبد المطلب ، وحول البيت أصنام ، فجعل النبى صلى الله تعالى عليه وسلم يكسر تلک الأصنام ويقول:هيا يا أبه ، ويقول العباس:هيا يا بنى ، فقال النبى صلى الله عليه وسلم:من رآنى ورأى عمى فقد رأى ابراهيم واسماعيل وهما يرفعان

(٤٢):فتوح الشام للواقدی ص١٢٥= =

القواعد من البيت.(٤٣)

نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور حضرت عباس بن عبدالمطلب ﷺ فتح مکہ کے دن اپنے سر پر......ٹھوڑی کے نیچے سے گھمائے بغیر...... سیاہ عمامہ لپیٹے ہوئے تھے جبکہ بیت اللہ شریف کے اردگرد بت تھے۔پس نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ان بتوں کو توڑنے لگ گئے اور فرماتے:

اے اباجان! جلدی کیجئے!

اور حضرت عباس کہتے: اے میرے پیارے بیٹے! جلدی کیجئے!

نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے مجھے دیکھا اور میرے چچا کو دیکھا تو تحقیق اس نے حضرت ابراہیم واسماعیل کو...... بیت اللہ کی بنیادیں اٹھاتے ہوئے...... دیکھا۔

(۵) سیدنا عبدالرحمن بن عوف ﷺ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ﷺ نے بھی سیاہ عمامہ پہنا۔(**٤٠**): جناب عطاء کہتے ہیں:

رأيت على عبد الرحمن بن عوف عمامة سوداء .(٤٤)

میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف پر سیاہ عمامہ دیکھا۔

(**٤١**): اور حسین بن یونس بھی کہتے ہیں:

رأيت على عبد الرحمن بن عوف عمامة سوداء .(٤٥)

میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ پر سیاہ عمامہ دیکھا۔

(٦) حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے بھی سیاہ عمامہ پہنا۔(**٤٢**): یزید

=*الاعتجار: لیُّ الثوب على الرأس من غيرادارة تحت الحنك وفي بعض العبارات هولف العمامة دون التلحي۔(تاج العروس ص٣١٥٨)

(٤٣): الشريعة للآجری رقم الحديث ١٦٨٤

(٤٤): المصنف لابن أبی شيبة الكوفی ج٦ ص٤٦

(٤٥): المصنف لابن أبی شيبة الكوفی ج٦ ص٤٦

بن خالد کہتے ہیں:

رأيت ابن الزبير رضى الله عنهما مصلوبا ، ورأيت عبد الله بن عمر رضى الله عنهما اقبل على بغلة صفراء وعليه عمامة سوداء ، وطلب الى الحجاج أن ياذن له فى دفنه ، فأمره فذ هب فدفنه.(٤٦)

میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر کو سولی چڑھا دیکھا۔اور میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنهما کو دیکھا......زرد رنگ کی خچر پر آئے اور آپ رضی الله تعالى عنه پر سیاہ عمامہ تھا......اور حجاج سے مطالبہ کیا کہ انہیں جناب عبداللہ بن زبیر کے دفن کی اجازت دے۔پس حجاج نے انہیں دفن کرنے کا حکم دیا تو آپ رضی الله تعالى عنه نے جا کر انہیں دفن کیا۔

(**٤٣**):رشدین بن کریب سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا:

رأيت على علي بن عبد الله بن عباس عمامة سوداء ورأيت على ابن عمر عمامة سوداء .(٤٧)

میں نے جناب علی بن عبداللہ بن عباس پر سیاہ عمامہ دیکھا اور میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضى الله تعالى عنهما پر سیاہ عمامہ دیکھا۔

(**٤٤**):ابولؤلؤ ۃ سے مروی ہے......کہا:

رأيت على ابن عمر عمامة سوداء .(٤٨)

میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضى الله تعالى عنهما پر سیاہ عمامہ دیکھا۔

(۷)**حضرت سیدنا معاویة** رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ

حضرت سیدنا معاویہ رضى الله تعالى عنه نے بھی سیاہ عمامہ پہنا۔(**٤٥**):امام محمد بن ادریس شافعی رحمه الله تعالى فرماتے ہیں:

ذكروا أن معاوية بن أبى سفيان اعتمر فلما قضى عمرته وانصرف بالأبواء

(٤٦):أخبار مكة للفاكهى ج٤ص٢٤٣وج٦ص٣٥٥

(٤٧):الكامل لعبد الله بن عدى ج٣ ص١٤٧

(٤٨):السنن الكبرى للبيهقى ج٣ص٢٤٧ ، الطبقات الكبرى لابن سعد ج٤ص١٧٤

فاطلع فی بئرها العادیة* فضربته اللقوة فاعتم بعمامة سوداء أسبلها علی شقه.(٤٩)

روات نے ذکر کیا کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالی عنہ جب اپنا عمرہ کرچکے اور ابواء واپس آئے تو ابواء کے قدیم کنویں میں جھانکا تو آپ رضی اللہ تعالی عنہ کو لقوہ ہوگیا۔ پس آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے سیاہ عمامہ باندھا، جسے اپنی ایک طرف لٹکا دیا۔

(**٤٦**): اور عبدالمؤمن بن مهلهل القرشی سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا...... مجھے زیادیوں میں سے ایک شخص نے حدیث بیان کی...... کہا:

حج معاویة بن أبی سفیان عاما اذا کان بالأبواء اطلع فی بئر لها عادیة فضربته اللقوة فمضی حتی أتی مکة فدخل داره وأرخی حجابه ودعا بعمامة سوداء فاعتم بها علی شقه الذی لم یصبه.(٥٠)

حضرت معاویہ بن ابی سفیان نے ایک سال حج کیا...... جب آپ رضی اللہ تعالی عنہ ابواء میں تھے تو اس کے ایک قدیم کنویں میں جھانکا تو آپ رضی اللہ تعالی عنہ کو لقوہ ہوگیا۔ پس آپ رضی اللہ تعالی عنہ (اس مقام سے) گزر گئے یہاں تک کہ مکہ پہنچے تو اپنے گھر میں داخل ہوئے اور پردہ لٹکا دیا اور سیاہ عمامہ منگوا کر اسے اپنی اس جانب باندھ لیا جو درست تھی۔

(٨)سیدنا ابوموسی الاشعری رضی اللہ عنہ

صحابہ میں سے حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ نے بھی سیاہ عمامہ پہنا۔(**٤٧**): جیسا کہ یونس بن عبداللہ الجرمی سے مروی ہے...... وہ ان میں سے کچھ بزرگوں سے راوی...... کہا:

أتی أبو موسی معاویة وهو بالنُخَیلة * وعلیه عمامة سوداء وجبة سوداء ومعه

*العادی: الشیٔ القدیم نسب الی عاد...... وفی الاساس: مجد عادی وبئر عادی: قدیمان۔ (تاج العروس ص٢١٤٦)

(٤٩): حلیة الأولیاء ج٤ ص١١٧

(٥٠): تاریخ مدینة دمشق ج٥٩ ص٢١٥

*النخیلة: تصغیر نخلة موضع قرب الکوفة علی سمت الشام، والنخیلة ایضاماء عن یمین الطریق قرب المغیثة والعقبة علی سبعة امیال من جوی غربی واقصة بینها وبین الحفیر ثلاثة امیال۔ (معجم البلدان ج٤ ص٢٢٢، ٢٢٣)

عصا سوداء.(۵۱)

حضرت ابوموسی، جناب معاویہ رضی اللہ تعالی عنہما کے پاس آئے جبکہ جناب معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ ،نُخَیلَۃ میں تھے اور حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ پر سیاہ عمامہ اور سیاہ جبہ تھا جبکہ آپ کے ساتھ سیاہ لاٹھی تھی۔

(۹)حضرت سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ کا سیاہ عمامہ پہننا بھی منقول ہے۔(۴۸): جعفر بن عبداللہ بن ابی الحکم کہتے ہیں:

خرج عمروبن العاص الی بطریق * غزة فی نفر من أصحابه علیه قباء علیه صدأ الحدید وعمامة سوداء وفی یده رمح وعلی ظهره ترس.(۵۲)

حضرت عمرو بن العاص غزہ کے بِطْرِیق (رومی فوج کے جرنیل) کی جانب اپنے ساتھیوں کے گروہ میں نکلے......آپ پر قباء تھی جس پر لوہے کا زنگ لگا ہوا تھا اور سیاہ عمامہ۔ اور آپ کے ہاتھ میں نیزہ تھا اور آپ کی پیٹھ پر ڈھال تھی۔

(۱۰)سیدنا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ

اور حضرت خالد بن الولید رضی اللہ تعالی عنہ نے بھی سیاہ عمامہ پہنا......(۴۹): جیسا کہ واقدی نے جنگ یرموک کے بیان میں ذکر کیا......ان کے کلمات کچھ اس طرح ہیں:

ثم وثب خالد بن الولید رضی اللّٰہ عنه الی خیمته ولبس خفین حجازیین وتعمم بعمامة سوداء .(۵۳)

پھر حضرت خالد بن الولید رضی اللہ تعالی عنہ جلدی سے اپنے خیمہ میں گئے اور حجازی موزے پہنے اور سیاہ عمامہ باندھا۔

(۵۱):الطبقات الکبری لابن سعد ج۴ص۱۱۳

*البطریق: ککبریت القائد من قوادالروم۔(تاج العروس ص۶۲۱۲)۔

(۵۲):تاریخ مدینة دمشق ج۴۶ص۱۵۵

(۵۳):فتوح الشام للواقدی ص۱۴۰

(۱۱) سیدنا أنس بن مالک ﷺ

جناب انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کا سیاہ عمامہ پہننا متعدد احادیث میں مذکور ہے...... (۵۰): عیسی بن طهمان سے مروی ہے...... کہا:

رأيت أنس بن مالک دخل على الحجاج وعليه عمامة سوداء وقد خضب لحيته بصفرة.(٥٤)

میں نے جناب انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کو دیکھا کہ حجاج پر داخل ہوئے اور آپ رضی اللہ تعالی عنہ پر سیاہ عمامہ تھا جبکہ آپ نے اپنی داڑھی کو زردی سے رنگا ہوا تھا۔

(۵۱): سلمۃ بن وردان سے مروی ہے...... کہا:

رأيت على أنس عمامة سوداء على غير قلنسوة وقد أرخاها من خلفه نحوا من ذراع*.(٥٥)

میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ پر بغیر ٹوپی کے سیاہ عمامہ دیکھا...... جسے آپ اپنی پچھلی جانب ذراع کے قریب لٹکائے ہوئے تھے۔

(۵۲): ثابت بن عجلان کہتے ہیں:

رأيت أنس بن مالک يتعمم بعمامة سوداء ولا يرخي من خلفه.(٥٦)

میں نے حضرت انس بن مالک کو سیاہ عمامہ پہنتے دیکھا اور آپ اپنی پشت پر (عمامہ کا کنارہ) نہ لٹکاتے تھے۔

(۵۳): اور بدر بن عثمان سے مروی ہے...... کہا:

رأيت على أنس بن مالک عمامة سوداء .(٥٧)

---

(٥٤): الطبقات الكبرى لابن سعد ج٧ص٢٣

*الذراع: من الانسان من طرف المرفق الى طرف الاصبع الوسطى۔(معجم لغة الفقهاء ص٢١٣)

(٥٥): المصنف لابن أبي شيبة الكوفي ج٦ص٤٥، الطبقات الكبرى لابن سعد ج٧ص١٨، ٢٤

(٥٦): مسند الشاميين للطبراني ج٦ص٤٥١

(٥٧): الطبقات الكبرى لابن سعد ج٧ص٢٣

میں نے حضرت انس بن مالک پر سیاہ عمامہ دیکھا۔

(٥٤): یونہی محمد بن اسحاق سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا:

رأيت أنس بن مالك عليه عمامة سوداء .(٥٨)

یعنی میں نے جناب انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ پر سیاہ عمامہ دیکھا۔

(٥٥): اور ام نهار القيسية سے مروی ہے......کہا:

رأيت أنس بن مالك رضى الله عنه معتما بعمامة سوداء .(٥٩)

میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کو سیاہ عمامہ پہنے دیکھا۔

(١٢) سیدنا أبوالدرداء رضی اللہ عنہ

صحابہ میں سے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالی عنہ کا بھی سیاہ عمامہ پہننا منقول ہے۔(٥٦): جیسا کہ جناب سالم سے مروی ہے......فرمایا:

رأيت على أبى الدرداء عمامة سوداء .(٦٠)

(٥٨): تاريخ بغداد ج١ص٩٩

(٥٩): الآحاد والمثانى لابن أبى عاصم ج٦ص٢٥٣

میں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالی عنہ پر سیاہ عمامہ دیکھا۔

(١٣) سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ

(٥٧): حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ سے متعلق حرر الخثعمی کہتے ہیں:

رأيت على البراء عمامة سوداء .(٦١)

میں نے جناب براء رضی اللہ تعالی عنہ پر سیاہ عمامہ دیکھا۔

(١٤) سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

(٥٨): جناب عمار بن یاسر رضی اللہ تعالی عنہ سے متعلق سماک بن حرب کہتے ہیں:

سمعت ملحان بن ثوبان يقول: كان عمار بن ياسر علينا بالكوفة سنة و كان

(٦٠): المصنف لابن أبى شيبة الكوفى ج٦ص٤٥

(٦١): المصنف لابن أبى شيبة الكوفى ج٦ص٤٦

يخطبنا كل جمعة وعليه عمامة سوداء .(٦٢)

میں نے ملحان بن ثوبان کو کہتے سنا: جناب عمار بن یاسر رضی الله تعالی عنه ہم پر کوفہ میں ایک سال عامل تھے اور ہر جمعہ ہم سے خطاب فرماتے جبکہ آپ پر سیاہ عمامہ ہوتا۔

(۱۵) سیدنا واثلة رضی اللہ عنہ

(۵۹): جناب واثلہ رضی اللہ تعالی عنہ کے بارے میں حسین بن یونس سے مروی ہے......کہا:

رأيت على واثلة عمامة سوداء .(٦٣)

میں نے جناب واثلہ رضی الله تعالی عنه پر سیاہ عمامہ دیکھا۔

(٦٠): یوں ہی ابو الخطاب معروف الخیاط سے بھی مروی ہے......آپ نے کہا:

رأيت واثلة بن الأسقع رضى الله عنه يصفر لحيته، ورأيت عليه عمامة سوداء قد أرخى لها عذبة من خلفه.(٦٤)

میں نے جناب واثلہ رضی اللہ تعالی عنہ کو داڑھی زرد کرتے دیکھا اور میں نے آپ رضی اللہ تعالی عنہ پر سیاہ عمامہ دیکھا، جس کا شملہ آپ رضی اللہ تعالی عنہ اپنی پچھلی جانب چھوڑے ہوئے تھے۔

(٦١): اور عبد الملک المغازلی کہتے ہیں:

رأيت واثلة بن الأسقع يشرب الفُقّاع* ورأيت عليه عمامة سوداء .(٦٥)

میں نے جناب واثلۃ بن الاسقع رضی الله تعالی عنه کو فُقّاع پیتے ہوئے دیکھا اور میں نے

(٦٢): السنن الكبرى للبيهقى ج٣ ص٢٤٦ ، المصنف لابن أبى شيبة الكوفى ج٦ ص٤٥

(٦٣): المصنف لابن أبى شيبة الكوفى ج٦ص٤٦

(٦٤): الآحاد والمثانى لابن أبى عاصم ج٢ص٣٢ ، تاريخ مدينة دمشق ج٣٧ص١٧٥ وج٦٢ ص٣٠٩ ، الكامل لعبد الله بن عدى ج٦ ص٣٣٧

*الفقاع: كرمان هذاالذى يشرب نقله الجوهرى وفى اللسان: شراب يتخذ من الشعير قال الصاغانى: سمى به لمايرتفع فى رأسه ويعلوه من الزبد۔ (تاج العروس ص٥٤٤٩)

(٦٥): تاريخ مدينة دمشق ج٥٩ص٣٧٧

ان پر سیاہ عمامہ دیکھا۔

(١٦)سیدنا أبوسعید الخدری ﷛

یونہی جناب ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ نے بھی سیاہ عمامہ پہنا۔(**٦٢**):ابورؤبۃ کہتے ہیں:

رأیت علی أبی سعید الخدری عمامۃ سوداء .(٦٦)

میں نے جناب ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ پر سیاہ عمامہ دیکھا۔

(١٧)سیدنا أبوهریرة ﷛

صحابہ میں سے حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کا سیاہ عمامہ پہننا بھی منقول ہے......(**٦٣**): جیسا کہ جناب بن عروہ سے مروی ہے......کہا:

رأیت أبا هريرة عليه عمامة سوداء .(٦٧)

میں نے حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کو دیکھا......ان پر سیاہ عمامہ تھا۔

(١٨)سیدنا حسن بن علي ﷛

نواسۂ رسول حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ نے بھی سیاہ عمامہ پہنا۔(**٦٤**):ابورزین نے کہا:

خطبنا الحسن بن علي بعد وفاة علی ، وعليه عمامة سوداء .(٦٨)

جناب حسن بن علی رضی اللہ تعالی عنہما نے حضرت علی المرتضی کی وفات کے بعد ہم سے خطاب فرمایا جبکہ آپ پر سیاہ عمامہ تھا۔

(**٦٥**):یونہی ہبیرہ بن یریم سے مروی ہے......کہا:

خرج الینا الحسن بن علي وعليه عمامة سوداء .(٦٩)

---

(٦٦):العلل لأحمد بن حنبل ج٣ص١٩

(٦٧):الطبقات الکبری لابن سعد ج٤ص٣٣٢

(٦٨):البحر الزخار مسند البزار رقم الحدیث ١٣٠٢ ، فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل رقم الحدیث ٩٩١==

حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالی عنہ ہماری جانب باہر تشریف لائے جبکہ آپ پر سیاہ عمامہ تھا۔

(۱۹) سیدنا حسین بن علي رضي الله عنه

(٦٦): حضرت سیدنا امام حسین رضی الله تعالی عنه سے متعلق جناب ابورزین سے مروی ہے......آپ نے فرمایا:

خطبنا الحسين بن علي يوم الجمعة وعليه عمامة سوداء .(٧٠)

حضرت سیدنا حسین بن علی رضی الله تعالی عنه نے جمعہ کے روز ہم سے خطاب فرمایا جبکہ آپ پر سیاہ عمامہ تھا۔

الغرض: صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کی ایک بڑی جماعت سے سیاہ عمامہ پہننا ثابت ہے اور جن صحابۂ کرام رضوان الله تعالی علیهم اجمعین کے نام ہماری کلام سابق میں مذکور ہوئے وہ **اُنیس (۱۹)** ہیں۔ ان کے علاوہ بھی کئی ایک صحابہ نے سیاہ عمامہ پہنا...... جیسا کہ سلیمان بن اَبی عبداللہ والی حدیث میں گزرا۔

تابعین عظام کے سیاہ عمامے

صحابۂ کرام رضی الله تعالی عنهم اجمعین کے بعد ان لوگوں کی بھلائی اور نیکی کے ساتھ اتباع کرنے والے حضرات رحمهم الله تعالی آئے تو انہوں نے بھی اس سنت نبویہ و سنت صحابہ پر عمل کرتے ہوئے سیاہ عمامے اپنے سروں پر سجائے۔ ان تابعین کرام میں سے **حضرت سعید بن مسیب، جناب محمد بن الحنفية، جناب اسود، حضرت حسن بصری، جناب ابوعبیده، جناب علی بن عبدالله بن عباس الهاشمی، ابونضرة، عبدالرحمن بن یزید اورجناب عطاء بن یزید علیهم الرحمة** جیسے اشخاص نے اپنے سروں پر سیاہ عمامے باندھے۔

= (٦٩): السنن الكبرى للنسائي ج٥ص١١٢، خصائص علي له ص٤٦، الذرية الطاهرة للدولابي رقم الحديث ١٢٥، تاريخ مدينة دمشق ج٤٢ ص٥٨١

(٧٠): المصنف لابن أبي شيبة الكوفي ج٦ص٤٦

(۱)جناب سعید بن مسیب

(**٦٧**): ھشیم بن نسطاس سے مروی ہے......کہا:

رایت سعید بن المسیب یعتم بعمامة سوداء ثم یرسلها خلفه.(٧١)

میں نے جناب سعید بن مسیب رضی اللہ تعالی عنہ کو سیاہ عمامہ پہنتے دیکھا......پھر آپ اس کو اپنی پچھلی جانب چھوڑ دیتے۔

(۲)جناب محمد بن حنفیة

(**٦٨**): عبدالواحد بن الایمن سے مروی ہے......کہا:

رایت علی محمد بن الحنفیة عمامة سوداء.(٧٢)

میں نے جناب محمد بن الحنفیة پر سیاہ عمامہ دیکھا۔

(۳)جناب اسود

(**٦٩**): اسماعیل بن ابی خالد کہتے ہیں:

رایت علی الاسود عمامة سوداء.(٧٣)

میں نے جناب اسود پر سیاہ عمامہ دیکھا۔

(٤)امام حسن بصری

(**٧٠**): جناب حسن بصری رضی اللہ تعالی عنہ کا سیاہ عمامہ پہننا قریب قریب آٹھ لوگوں سے مروی ہے......عیسی بن عبدالرحمن کہتے ہیں:

رایت الحسن البصری علیه عمامة سوداء مرخیة من ورائه.(٧٤)

میں نے جناب حسن بصری رضی اللہ تعالی عنہ کو دیکھا......آپ پر سیاہ عمامہ تھا جو آپ کی

---

(٧١): معرفة السنن والآثار للبیهقی ج٥ص٢٩٨، الطبقات الکبری لابن سعد ج٥ص١٣٨

(٧٢): المصنف لابن أبی شیبة الکوفی ج٦ص٤٥، الطبقات الکبری لابن سعد ج٥ ص١١٤، ١١٥، تاریخ مدینة دمشق ج٥٣ص٣٣١

(٧٣): المصنف لابن أبی شیبة الکوفی ج٦ص٤٥، الطبقات الکبری لابن سعد ج٦ص٧٤

(٧٤): الطبقات الکبری لابن سعد ج٧ص١٦١

پچھلی جانب لٹکا ہوا تھا۔

(**۷۱**): ابراہیم بن مرزوق سے مروی ہے......کہا:

رأیت علی الحسن عمامة سوداء .(۷۵)

میں نے جناب حسن رضی اللہ تعالی عنہ پر سیاہ عمامہ دیکھا۔

(**۷۲**): دینار بن عمرو ابو عمر سے بھی یوں ہی مروی ہے......کہا:

رأیت علی الحسن عمامة سوداء .(۷٦)

میں نے جناب حسن پر سیاہ عمامہ دیکھا۔

(**۷۳**): سلیمان کہتے ہیں:

رأیت الحسن یعتم بعمامة سوداء قد أرخاها طرفها خلفه.(۷۷)

میں نے جناب حسن رحمہ اللہ تعالی کو سیاہ عمامہ پہنتے دیکھا......جس کا کنارہ آپ اپنی پچھلی جانب لٹکائے ہوئے تھے۔

(**۷٤**): حماد بن سلمۃ کہتے ہیں:

رأیت علی الحسن ثوبا سعیدیا* مصلبا** وعمامة سوداء .(۷۸)

میں نے جناب حسن پر صلیب کے سے نقش والے سعیدی کپڑے اور سیاہ عمامہ دیکھا۔

(**۷۵**): مہدی بن میمون کہتے ہیں:

رأیت علی الحسن عمامة سوداء .(۷۹)

میں نے جناب حسن بصری رضی اللہ تعالی عنہ پر سیاہ عمامہ دیکھا۔

---

(۷۵): العلل لأحمد بن حنبل ج۲ص۱۹۲

(۷٦): المصنف لابن أبی شیبة الکوفی ج٦ص٤٥ ، الطبقات لابن سعد ج۷ص۱۷۳

(۷۷): المصنف لابن أبی شیبة الکوفی ج٦ص٤۷

*السعیدیة: ضرب من برود الیمن کأنها نسبت الی بنی سعید۔(تاج العروس ص۲۰۳٦)

**ثوب مصلب: ای فیه نقش کالصلیب۔(تاج العروس ص٦٦٥)

(۷۸): الطبقات الکبری لابن سعد ج۷ص۱٦۰

(۷۹): الطبقات الکبری لابن سعد ج۷ص۱٦۰

(۷۶): ابن عون سے مروی ہے...... کہا:

استبطأ الناس أيام ابن الأشعث فقالوا له: أخرج هذا الشيخ ، يعني الحسن ، قال ابن عون: فنظرت اليه بين الجسرين وعليه عمامة سوداء ، قال: فغفلوا عنه ، فالقى نفسه في بعض تلك الأنهار حتى نجا منهم وكاديهلك يومئذ.(۸۰)

ابن اشعث کے ایام میں لوگوں نے (قتال سے) سستی کی تو اس کے معاونین نے اس سے کہا: اس شیخ یعنی جناب حسن بصری رضی اللہ تعالی عنہ کو (اپنے ساتھ قتال کے لیے) نکال۔ ابن عون نے کہا: پس میں نے انہیں دونوں پلوں کے درمیان دیکھا اور آپ پر سیاہ عمامہ تھا۔ ابن عون نے کہا: پس لوگ ان سے غافل ہوئے تو آپ نے اپنے آپ کو ان انہار میں سے کسی میں گرادیا یہاں تک کہ ان لوگوں سے نجات پائی اور قریب تھا کہ اس دن ہلاک ہوجاتے۔

(۷۷): بدر بن عثمان کہتے ہیں:

رأيت على الحسن بن أبي الحسن عمامة سوداء.(۸۱)

میں نے جناب حسن بن ابی الحسن پر سیاہ عمامہ دیکھا۔

(۵) حضرت أبوعبيدة

(۷۸): جناب ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود سے متعلق عثمان بن ابی ھند کہتے ہیں:

رأيت على أبي عبيدة عمامةسوداء.(۸۲)

میں نے حضرت ابوعبیدہ پر سیاہ عمامہ دیکھا۔

(۶) حضرت علی بن عبد الله بن عباس

(۷۹): رشدین بن کریب سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا:

رأيت على علي بن عبدالله بن عباس عمامة سوداء ورأيت على ابن عمر عمامة سوداء.(۸۳)

(۸۰): الطبقات الكبرى لابن سعد ج۷ص۱۶۳ ، تاریخ اسلام للذهبي ج۳ص۲۹۶

(۸۱): الطبقات الكبرى لابن سعد ج۷ص۱۷۳

(۸۲): المصنف لابن أبي شيبة الكوفي ج۶ص۴۵ ، الطبقات الكبرى لابن سعد ج۶ص۲۱۰

(۸۳): الكامل لعبد الله بن عدي ج۳ص۱۴۷

میں نے جناب علی بن عبد اللہ بن عباس پر سیاہ عمامہ دیکھا اور میں نے جناب عبد اللہ بن عمر پر سیاہ عمامہ دیکھا۔

(۷)جناب أبونضرة

(**۸۰**): جناب منذر بن مالک بن قُطعۃ بصری ابونضرۃ سے متعلق سلیمان بن مغیرہ کہتے ہیں:

رأيت أبا نضرة وعليه عمامة سوداء .(٨٤)

میں نے جناب ابونضرہ رحمہ اللہ تعالی کو دیکھا جبکہ آپ پر سیاہ عمامہ تھا۔

(**۸۱**): یونہی صالح بن راشد سے مروی ہے...... کہا:

رأيت على أبي نضرة عمامة سوداء .(٨٥)

میں نے جناب ابونضرہ رحمہ اللہ تعالی پر سیاہ عمامہ دیکھا۔

(۸)جناب عبد الرحمن بن يزيد

(**۸۲**): جناب عبد الرحمٰن بن یزید بن قیس النخعی سے متعلق ابوصخرۃ کہتے ہیں:

رأيت على عبد الرحمن بن يزيد عمامة سوداء .(٨٦)

میں نے جناب عبد الرحمٰن بن یزید پر سیاہ عمامہ دیکھا۔

(۹)جناب عطاء بن يزيد

(**۸۳**): جناب عطاء بن یزید لیثی سے متعلق ابوعبید المذحجی سے مروی ہے...... کہا:

رأيت عطاء بن يزيد اللّيثي قائما يصلي معتما بعمامة سوداء مرخ طرفها من خلف .(٨٧)

میں نے جناب عطاء بن یزید اللیثی کو کھڑے ہو کر نماز پڑھتے دیکھا جبکہ آپ سیاہ عمامہ پہنے ہوئے تھے، جس کا کنارہ آپ پچھلی جانب لٹکائے ہوئے تھے۔

---

(٨٤): المصنف لابن أبي شيبة الكوفي ج٦ص٤٧٤٦

(٨٥): الطبقات الكبرى لابن سعد ج٧ص٢٠٨

(٨٦): الطبقات الكبرى لابن سعد ج٦ص١٣٢

(٨٧): مسند أحمد بن حنبل رقم الحديث ١١٣٥٤

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ جس طرح صحابۂ کرام میں کثیر اشخاص نے سیاہ عمامہ پہنا یوں ہی تابعین کرام میں بھی سیاہ عمامہ پہننے والوں کی کثرت رہی۔

حرقانی سیاہ عمامہ

نبی ﷺ کا حرقانی سیاہ عمامہ

جس طرح نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے خالص سیاہ رنگ کا عمامہ پہنا یوں ہی آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے عمامہ حرقانیہ یعنی آگ سے جلے ہوئے کا سا عمامہ پہننا بھی منقول ہے۔(**۸۴**): جناب عمرو بن حریث رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے...... فرمایا:

رأيت على النبي صلى الله عليه وسلم عمامة حرقانيّة .*(۸۸)

میں نے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر حرقانی (یعنی آگ سے جلی ہوئی شے کے رنگ کا سا) عمامہ دیکھا۔

فائدہ: امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالی نے "الحاوی للفتاوی" میں ذکر کیا ہے:

وكثيرا ما كان يعتم بالعمائم الحرقانية السود في أسفاره اهـ(۸۹)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اپنے سفروں میں اکثر طور پر سیاہ حرقانی عمامے پہنا کرتے تھے۔

صحابہ کرام ﷺ کے حرقانی سیاہ عمامے

جس طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے سیاہ حرقانی عمامہ پہنا، یوں ہی

---

*قال السيوطي في حاشيته على سنن النسائي تحت قوله"عمامة حرقانية"ما نصه: بسكون الراء أي سوداء على لون ما أحرقته النار كأنها منسوبة بزيادة الألف والنون الى الحرق بفتح الحاء والراء قاله الزمخشري اهـ

(۸۸):سنن النسائي رقم الحديث ٥٣٤٨، السنن الكبرى للنسائي ج٥ص٤٩٨، ونحوه في دلائل النبوة للبيهقي ج٥ص٩٦

(۸۹):الحاوي للفتاوي للسيوطي ج١ص١٠٣

صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنھم سے بھی حرقانی سیاہ عمامے پہننا ثابت ہے۔

(۲۰)سیدنا عبداللہ بن عباس ﷺ

(**۸۵**): حضرت عبداللہ بن عباس کے مولی جناب کریب بن ابی مسلم سے مروی ہے......فرمایا:

رأيت على ابن عباس رضى الله عنهما عمامة سوداء حرقانية قد أرسلها من بين يديه شبرا، ومن خلفه ذراعا.(۹۰)

میں نے جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنھما پر سیاہ حرقانی عمامہ دیکھا جسے آپ اپنے سامنے بالشت بھر اور اپنے پیچھے ذراع بھر چھوڑے ہوئے تھے۔

(۲۱)سیدنا عبد اللہ بن عمروبن العاص ﷺ

(**۸۶**): رشدین بن کریب سے مروی ہے......کہا:

رأيت عبد الله بن عمرو يعتم بعمامة حرقانية ويرخيها شبرا اوأقل من شبر.(۹۱)

میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو کو حرقانی عمامہ پہنتے اور اس کو بالشت بھر یا بالشت سے کم لٹکائے ہوئے دیکھا۔

(۲۲)سیدناعبد اللہ بن الحارث بن جزء الزبیدی ﷺ

(**۸۷**): عبیداللہ بن ابی جعفر کہتے ہیں:

رأيت على عبد الله بن الحارث بن جزء عمامة حرقانية .(۹۲)

میں نے حضرت عبداللہ بن الحارث بن جزء رضی اللہ تعالی عنہ پر عمامۂ حرقانیہ دیکھا۔

تابعین کرام کے حرقانی عمامے

(۱۰)جناب محمد بن الحنفیۃ

تابعین میں سے جناب محمد بن الحنفیۃ رضی اللہ تعالی عنہ اور جناب حسن بصری رضی اللہ

(۹۰):جزء لوین رقم الحديث ۱۰۹، مشايخ الدقاق لمحمد بن عبد الواحد الأصبهاني ص۱۱۳

(۹۱):الطبقات الكبرى لابن سعد ج٤ص٢٦٥

(۹۲):الطبقات الكبرى لابن سعد ج۷ص٤٩٧، تاريخ مدينة دمشق ج۲۷ ص٤٠٩

تعالی عنہ کا حرقانی عمامہ پہننا منقول ہے۔(۸۸): رشدین کہتے ہیں:

رأیت محمد بن الحنفیة یعمم بعمامة سوداء حرقانیة ویرخیها شبرا أو أقل من شبر.(۹۳)

میں نے جناب محمد بن الحنفیہ کو سیاہ حرقانی عمامہ پہنتے اور اسے بالشت بھر یا بالشت سے کم لٹکاتے ہوئے دیکھا۔

حضرت حسن بصری

(۸۹): سفیان کہتے ہیں:

حدثنی أبی: أنه رأی علی الحسن عمامة حرقانیة ، وهی السوداء .(۹٤)

مجھے میرے والد نے بتایا کہ: انہوں نے جناب حسن رحمہ اللہ تعالی پر حرقانی عمامہ دیکھا اور وہ سیاہ ہے۔

(۹۰): اور محمد بن الزبیر سے مروی ہے......کہا:

سألنی عمر بن عبد العزیز عن الحسن عن جسمه وعن مطعمه وملبسه ، قال: فقال: بلغنی أنه یلبس عمامة حرقانیة ، قلت: أجل.(۹۵)

مجھ سے جناب عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ تعالی نے جناب حسن کے جسم اور آپ کے کھانے اور آپ کے لباس سے متعلق پوچھا۔ محمد بن الزبیر نے کہا: پس جناب عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ حرقانی عمامہ پہنتے ہیں؟ میں نے کہا: جی ہاں۔

حاصل کلام

حاصل کلام یہ ہے کہ اب تک ایسے بتیس (۳۲) اصحاب اور دس (۱۰) تابعین کے نام مذکور ہوئے جن سے سیاہ عمامہ پہننا منقول ہے۔ اور ان کے علاوہ سیاہ عمامہ پہننے والے وہ صحابہ، جن کے نام مذکور تو نہ ہوئے لیکن اجمالی طور پر انکا ذکر احادیث طیبہ میں موجود ہے، وہ بھی کثیر ہیں۔ نیز ملائکہ اور جناب

(۹۳): الطبقات الکبری لابن سعد ج۵ ص۱۱٤

(۹٤): حدیث الزهری رقم الحدیث ۵۳۳

(۹۵): الطبقات الکبری لابن سعد ج۷ ص۱۷۱

جبریل علیہ السلام کا بھی بدر کے دن سیاہ عمامے پہنے نزول فرمانا مذکور ہوا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا سیاہ عمامہ پہننا تقریباً گیارہ (۱۱) افراد سے مروی ہے۔ اور یہ نوے (۹۰) احادیث ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم، صحابۂ کرام، تابعین عظام، ملائکہ کرام اور جناب جبریل علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے سیاہ عمامے پہننے پر صریح دلالت فرماتی ہیں۔ اور اب ہمیں یہ حق حاصل ہے کہ ہم کہیں کہ: **عمامہ میں سیاہ رنگ کا مأثور ہونا متواتر ہے** ۔ وللہ الحمد

سفید عمامہ

سفید رنگ نہایت درجہ پاکیزہ رنگ ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ احادیث طیبہ میں سفید رنگ کے کپڑے کی جو فضیلت وارد ہوئی ہے، دیگر رنگ کے کپڑوں سے متعلق ایسی احادیث نہیں ملتیں۔ جناب سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا:

(۹۱): علیکم بالبیاض من الثیاب فلیلبسها أحیاؤکم وکفنوا فیها موتاکم، فانها من خیر ثیابکم.(٩٦)

کپڑوں میں سے سفید کو لازم پکڑو۔ پس تمہارے زندہ انہیں پہنیں اور تم اپنے مردوں کو ان میں کفن دو کیونکہ وہ تمہارے کپڑوں میں سب سے زیادہ بہتر ہیں۔

(۹۲): انہی جناب سمرۃ بن جندب سے دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

---

(٩٦): سنن النسائی رقم الحدیث ٥٢٢٨، المصنف لابن أبی شیبة ج٣ص١٥٢، المصنف لعبد الرزاق الصنعانی ج٣ص٤٩٢، السنن الکبری للنسائی ج٥ ص٤٧٧، الطبقات الکبری لابن سعد ج١ص٤٤٩

تعالی علیه وسلم نے فرمایا:

البسوا الثیاب البیض فانها أطهر وأطیب وکفنوا فیها موتاکم .(۹۷)

سفید کپڑے پہنو کیونکہ یہ ستھرے اور پاکیزہ ہیں اور ان میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

(۹۳): اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنهما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم نے فرمایا:

خیر ثیابکم البیاض فالبسوها وکفنوا فیها موتاکم.(۹۸)

تمہارے کپڑوں میں سے سب سے زیادہ بہتر سفید ہیں۔ پس انہیں پہنو اور ان میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

(۹٤): اور جناب ابوقلابہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم نے فرمایا:

ان من أحب ثیابکم الی اللّٰہ البیاض فصلوا فیها وکفنوا فیها موتاکم .(۹۹)

بے شک اللہ کے ہاں تمہارے سب سے زیادہ پسندیدہ کپڑوں میں سے سفید کپڑے ہیں تو تم ان میں نماز ادا کرو اور ان میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

یہ چند احادیث ہم نے سفید کپڑوں کی فضیلت میں ذکر کی ہیں۔ اور ہر شخص یہ بات جانتا ہے کہ عمامہ کا شمار بھی کپڑوں اور لباس میں ہی ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ جب امام جلال الدین سیوطی رحمه اللہ تعالی سے سوال کیا گیا کہ:

ذکر بعضهم أن النبی صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم لبس عمامة صفراء فهل

---

(۹۷): مسند أحمد رقم الحدیث ۱۹۲۹۵، ۱۹۳۳۵، ۱۹۳۵۲، المصنف لابن أبی شیبة ج۳ص۱۵۲، السنن الکبری للبیهقی ج۳ص۴۰۲، المصنف لعبد الرزاق الصنعانی ج۳ص۴۹۲، السنن الکبری للنسائی ج۵ ص۴۷۷، الطبقات الکبری لابن سعد ج۱ص۴۵۰

(۹۸): سنن ابن ماجه رقم الحدیث ۳۵۵٦، روی نحوه الترمذی فی الشمائل رقم الحدیث ٦۸ والطبرانی فی الکبیر ج۱۰ص۲۱۲ وابن حبان فی الصحیح رقم الحدیث ۵۵۱٤ وابن المنذر فی الأوسط رقم الحدیث ۲۹۱۲ وابن سعد فی الطبقات الکبری ج۱ص۴۵۰

(۹۹): الطبقات الکبری لابن سعد ج۱ص۴۵۰

لذلک أصل؟

یعنی بعض لوگوں نے ذکر کیا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے زرد عمامہ پہنا ہے تو کیااس کے لیے کوئی اصل ہے؟

تو علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالی جواب کے ضمن میں وہ حدیث بھی لائے جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے بایں الفاظ مروی ہے:

كان النبی صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم یصفر ثیابه.(۱۰۰)

یعنی نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اپنے کپڑوں کو زرد کیا کرتے تھے۔

ہر ذی عقل شخص بخوبی سمجھتا ہے کہ ''زرد عمامہ'' سے متعلق سوال کے جواب میں ''زرد کپڑوں'' والی حدیث وارد کرنا تبھی درست ہوسکتا ہے جبکہ کپڑوں کے اطلاق میں عمامہ بھی شامل ہو، ورنہ سوال وجواب میں مطابقت نہ ہوگی جو علامہ سیوطی رحمہ اللہ تعالی جیسی شخصیت کے شایانِ شان نہیں۔

بلکہ میں کہتا ہوں کہ جناب زید بن اسلم اور یحیی بن عبداللہ بن مالک سے مروی عنقریب آنے والی احادیث میں بھی اس طرف اشارہ پایا جاتا ہے کہ کپڑوں کے اطلاق میں عمامہ داخل ہوتا ہے۔زید بن اسلم فرماتے ہیں:

كان رسول اللّٰه یصبغ ثیابه كلها بالزعفران حتی العمامة.

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اپنے تمام کپڑے زعفران کے ساتھ رنگ دیا کرتے تھے یہاں تک کہ عمامہ۔

یحیی بن عبداللہ بن مالک کہتے ہیں:

ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم كان یصبغ ثیابه بالزعفران حتی العمامة.

یعنی نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اپنے کپڑے زعفران سے رنگ لیا کرتے تھے یہاں تک کہ عمامہ شریفہ۔

ان احادیث میں عمامہ، کپڑوں کی غایت واقع ہورہا ہے اور واضح بات ہے کہ شے کی غایت شے سے ہوتی ہے پس عمامہ جو کپڑوں کی غایت واقع ہورہا ہے وہ کپڑوں سے ہوا۔لہذا اسفید کپڑے پہننے

(۱۰۰): الحاوی للفتاوی للسیوطی ج۳ص۱۵۱

کا حکم سفید عمامہ پہننے کے حکم کو بھی متضمن ہوا اور سفید کپڑوں کی فضیلت سفید عمامہ کی فضیلت پر بھی مشتمل ہوئی۔ وللہ الحمد.

نبی ﷺ کا سفید عمامہ

اور اس پر مستزاد یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھوں سے بعض صحابہ کو سفید عمامہ پہنایا۔ ملائکہ و جبریل علیہم الصلوۃ والسلام، صحابہ کرام و تابعین عظام نے سفید عمامہ پہنا۔ بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا خود سرِ اقدس پر سفید عمامہ لپیٹنا بھی منقول ہے......(۹۵): حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

خرج رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم والناس مستكفون يتخبرون عنه فخرج مشتملا قد طرح طرفى ثوبه على عاتقه عاصبا رأسه بعصابة* بيضاء فقام على المنبر وثاب الناس اليه حتى امتلأ المسجد.(۱۰۱)

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم باہر تشریف لائے جبکہ لوگ زیارت کے لیے جمع تھے، آپ سے متعلق پوچھ رہے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لپٹے ہوئے، اپنے کپڑے کے دونوں کنارے اپنے کاندھے پہ ڈالے، اپنا سر اقدس سفید عمامہ سے لپیٹے، باہر تشریف لائے۔ پس آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوگئے اور لوگ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے پاس اکٹھے ہوگئے یہاں تک کہ مسجد بھر گئی۔

اور متعدد ائمہ دین نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا سفید عمامہ پہننا ذکر کیا

---

*العصابة: العمامة لانه يعصب الرأس بها وعصبه عممه۔ (الفائق فى غريب الحديث ص٢٤)

(١٠١) رواه ابن سعد فى الطبقات الكبرى عن محمد بن عمر الواقدى وهو الامام العلامة صاحب التصانيف والمغازى عن عبد الرحمن بن عبد العزيز وذكره ابن حبان فى الثقات (ج٧ص٧٥) عن عاصم بن عمر بن قتادة وهو ثقة عالم بالمغازى (تقريب التهذيب ج١ ص٤٨٥) عن محمود بن لبيد وهو صحابى (الاصابة فى معرفة الصحابة ج٣ص٧٠) عن سيدنا ابى سعيد الخدرى رضى الله تعالى عنه ج٢ص٢٥١ فرجاله موثقون)

ہے۔ شیخ یوسف بن یحیی بن علی المقدسی الشافعی السلمی (المتوفی ۶۸۵ھ) نے ''عقد الدرر فی اخبار المنتظر'' میں تحریر فرمایا:

ویقال: ان المهدی یسیر الی قتال الدجال، وعلی راسه عمامة رسول اللّٰه صلی الله تعالی علیه وسلم عمامة بیضاء .اھ(۱۰۲)

اور کہا جاتا ہے: بے شک جناب مہدی دجال کے قتال کی طرف روانہ ہونگے جبکہ آپ کے سر پر رسول اللہ صلی الله تعالی علیه وسلم کا سفید عمامہ ہوگا۔

امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی (المتوفی ۹۴۲ھ) نے ''سبل الھدی والرشاد'' میں اور علامہ محمد بن عبدالباقی بن یوسف الزرقانی (المتوفی ۱۱۲۲ھ) نے ''شرح المواھب'' میں ذکر کیا:

قال الحافظ أبو الخیر السخاوی رحمه اللّٰه تعالی فی فتاویه: رأیت من نسب لعائشة رضی اللّٰه تعالی عنها ان عمامة رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فی السفر کانت بیضاء وفی الحضر کانت سوداء.اھ(۱۰۳)

حافظ ابوالخیر سخاوی رحمه الله تعالی نے اپنے فتاوی میں فرمایا: میں نے اس شخص کو دیکھا جس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنها کی طرف اس بات کی نسبت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم کا عمامہ شریفہ سفر میں سفید اور حضر میں سیاہ ہوتا تھا۔

علامہ عبدالرؤف المناوی رحمہ اللہ تعالی (المتوفی ۱۰۳۰ھ) فیض القدیر شرح جامع الصغیر میں رقمطراز ہیں:

وقد کان المصطفی صلی اللّٰه علیه وسلم یلبس ما وجد فلبس الکتان والصوف والقطن وما الهدی الاهدیه وما الأفضل الا ما سنه وهو لبس ما تیسر من الوسط المعتدل صوفا تارة وقطنا طورا وکتانا أخری ولبس البرود الیمانیة والأحمر والجبة المکفوفة بالدیباج * والقباء والقمیص والازار والرداء والشعر الاسود وارخی

(۱۰۲): عقد الدرر فی أخبار المنتظر ص۶۰

(۱۰۳): سبل الهدی والرشاد للصالحی الشامی ج۷ص۲۷۶، شرح المواهب للزرقانی ج۵ص۴

*قال الزبیدی: وفی الحدیث ذکر الدیباج وهی الثیاب المتخذة من ابریسم۔ (تاج العروس ص۱۳۹۳)

العذبة تارة وتركها أخرى وتقنع تارة وتركه أخرى ولبس عمامة بيضاء تارة وسوداء أخرى وتحنك** مرة وتركه الى غير ذلك مما هو مشهور مسطور.(۱۰۵)

یعنی مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جو ملتا اسے پہن لیتے۔پس آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے کتان، اونی اور سوتی کپڑے زیب تن فرمائے۔اور پسندیدہ رستہ تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہی کا رستہ ہے اور آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے طریقہ سے زیادہ فضیلت والا کوئی رستہ نہیں۔اور آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے درمیانے متناسب میں سے جو میسر ہوا پہنا۔کبھی اونی، کبھی سوتی اور کبھی کتان۔اور آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے دھاری دار یمنی چادریں، (دھاری دار) سرخ (لباس)، خالص ریشم کے کنارے والا جُبّہ، قَباء، قمیص، تہبند، چادر اور سیاہ پوستین زیب تن فرمائی۔اور کبھی شملہ چھوڑا اور کبھی اسے ترک فرمایا اور کبھی چادر اوڑھی اور کبھی اسے ترک فرمایا۔اور کبھی سفید عمامہ پہنا اور کبھی سیاہ۔اور کبھی عمامہ شریفہ کو ٹھوڑی کے نیچے سے لا کر باندھا اور کبھی اس کو ترک فرمایا۔اور اس کے علاوہ (بھی آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے لباس زیب تن فرمایا) جیسا کہ مشہور، (اور کتب سیر وحدیث میں) مسطور ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالی رقمطراز ہیں:

مسئلہ:در بستن دستار سنت آنست که سفید باشد بے آمیزش رنگ دیگر ودستار مبارك آنحضرت صلى الله تعالى عليه وسلم اکثر اوقات سفید بود وگاهى دستار سياه واحياناسبز۔(۱۰٦)

پگڑی باندھنے میں سنت یہ ہے کہ سفید ہو، کسی دوسرے رنگ کی آمیزش نہ ہو۔اور آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی دستار مبارک اکثر اوقات سفید ہوا کرتی تھی اور کبھی سیاہ پگڑی اور بعض اوقات سبز۔

علاوہ ازیں امام حافظ ابوالفضل محمد بن ناصر بن محمد السلامی البغدادی (المتوفی ۵۵۰ھ)

**تحنك:ادار العمامة من تحت حَنَكه وهو التلحى ايضانقله الجوهرى.تاج العروس ص٦٦٨٢

(۱۰۵):فیض القدیر شرح الجامع الصغیر للمناوی ج١ص ٢٤٤،٢٤٥

(١٠٦):ضياء القلوب فى لباس المحبوب ص١

خواب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے سرِ اقدس پر سفید عمامہ تھا۔ جیسا کہ شیخ موفق الدین ابن قدامۃ المقدسی (المتوفی ۶۲۰ ھ) ''التوابین'' میں اور امام ابن رجب حنبلی (المتوفی ۷۹۵ ھ) ''ذیل طبقات الحنابلۃ'' میں رقمطراز ہیں:

الامام الحافظ أبو الفضل محمد بن ناصر قال: كنت اسمع الفقهاء فى النظامية يقولون فى القرآن: معنى قائم بالذات، والحروف والأصوات عبارات ودلالات على الكلام القديم القائم بالذات، فحصل فى قلبى شيء من ذلک حتى صرت أقول بقولهم موافقة. وكنت اذا صليت ادعو الله تعالى أن يوفقنى لأحب المذاهب والاعتقادات اليه، وبقيت على ذلک مدة طويلة أقول: اللهم وفقنى لأحب المذاهب اليک وأقربها عندک.

امام حافظ ابوالفضل محمد بن ناصر نے فرمایا: میں فقہاء کو نظامیہ میں قرآن عظیم کے بارے میں کہتے سنتا تھا: (کہ قرآن) معنی ہے جو بالذات قائم ہے۔ اور حروف اور آوازیں، عبارات اور کلام قدیم قائم بالذات پر دلالات ہیں۔ پس میرے دل میں اس سے کچھ چیز (اطمینان کے قبیل سے) حاصل ہوئی یہاں تک میں بطور موافقت ان کی سی بات کرنے لگ گیا۔ اور میں جب نماز اداء کرتا تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ مجھے مذاہب و اعتقادات سے اس کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کی توفیق دے۔ اور میں ایک لمبی مدت اسی حالت پر کہتا رہا: اے اللہ! مجھے مذاہب میں سے تیرے نزدیک زیادہ محبوب اور تیرے زیادہ قریب کی توفیق دے۔

فلما كان فى أول ليلة من رجب سنة أربع وتسعين وأربعمائة رأيت فى المنام كأنى قد جئت الى مسجد الشيخ أبى منصور الخياط، والناس على الباب مجتمعون، وهم يقولون: ان النبى صلى الله عليه وسلم عندا لشيخ أبى المنصور، فدخلت المسجد، وقصدت الى الزواية التى كان يجلس فيها الشيخ أبو منصور.

پس جبکہ سنہ ۴۹۴ھ کے رجب کی پہلی رات تھی، میں نے خواب میں دیکھا: گویا کہ میں شیخ ابومنصور الخیاط کی مسجد کی طرف آیا ہوں اور لوگ دروازے پر جمع ہیں اور وہ کہہ رہے ہیں کہ نبی صلی اللہ

تعالی علیہ وسلم شیخ ابو منصور کے پاس ہیں۔ پس میں مسجد میں داخل ہوا اور میں نے اس کونہ کا ارادہ کیا جس میں شیخ ابو منصور بیٹھا کرتے تھے۔

فرایته قد خرج من زاویته، وجلس بین یدی شخص، فما رأیت شخصا احسن منه علی نعت النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم الذی وصف لنا. وعلیه ثیاب ما رأیت اشد بیاضا منها، وعلی رأسه عمامة بیضاء .والشیخ ابو منصور مقبل علیه بوجهه.

پس میں نے انہیں اپنی خانقاہ سے باہر ایک شخص کے سامنے بیٹھے دیکھا۔ پس میں نے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی اس صفت...... جو ہمارے لیے بیان کی گئی...... پر اس شخص سے زیادہ حسین کوئی نہ دیکھا۔ اور آپ پر ایسے کپڑے تھے جن سے زیادہ سفید کپڑا میں نے نہیں دیکھا اور آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے سرِ انور پر سفید عمامہ تھا...... جبکہ شیخ ابو منصور اپنا چہرہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی جانب کیے ہوئے تھے۔

فدخلت فسلمت، فرد علیّ السلام، ولم أتحقق من الرادّ علیّ لدهشتی برؤیة النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم وجلست بین أیدیهما فالتفت الی النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم من غیر ان اساله عن شئ أو أستفتحه بکلام أصلا، وقال لی: علیک بمذهب هذا الشیخ، علیک بمذهب هذا الشیخ، علیک بمذهب هذا الشیخ!!!(۱۰۷)

پس میں نے داخل ہو کر سلام عرض کیا تو مجھے سلام کا جواب دیا گیا۔ اور نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو دیکھنے کے سبب مجھ پر طاری ہونے والی دہشت کے سبب میں یقین نہ کر سکا کہ مجھ پر سلام کا جواب دینے والا کون ہے۔ اور میں آپ دونوں کے سامنے بیٹھ گیا۔ پس میرے آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے کسی بھی چیز سے متعلق سوال اور ابتداءاً کوئی بھی کلام کیے بغیر نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے میری جانب چہرہ کیا اور مجھ سے فرمایا:

اس شیخ کا مذہب لازم پکڑ لو!، اس شیخ کا مذہب لازم پکڑ لو!، اس شیخ کا مذہب لازم پکڑ لو!

تنبیہ :واضح رہے کہ اس خواب کا حکم دیگر خوابوں کا سا نہیں، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ

---

(۱۰۷): التوابین لموفق الدین بن قدامة المقدسی ص۶۴، ذیل طبقات الحنابلة لابن رجب ص۳۹، ۴۰

تعالی علیہ وسلم کاارشادگرامی ہے:

من رآنی فقد رآی الحق.(۱۰۸)

جس نے مجھے دیکھاتو تحقیق اس نے حق دیکھا۔

علاوہ ازیں نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھوں سے حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ کوسفید عمامہ پہنایا۔(۹۶): جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ایک طویل حدیث میں ہے:

ثم أمر عبد الرحمن بن عوف يتجهز لسرية بعثه عليها ، واصبح عبدالرحمن قد اعتم بعمامة من كرابيس سوداء ، فأدناه النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم نقضها وعممه بعمامة بيضاء ، وأرسل من خلفه أربع أصابع أو نحو ذلك وقال: هكذا يا ابن عوف اعتم فانه أعرب وأحسن.(۱۰۹)

پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کوایک سریہ......جس پرآپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ تعالی عنہ کوروانہ فرمایا...... کی تیاری کاحکم دیا۔اور جناب عبدالرحمٰن صبح کوسیاہ اونی عمامہ پہنے ہوئے تھے تو نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے انہیں اپنے قریب فرمایا......پھراس عمامہ کوکھولا اور جناب عبدالرحمٰن کو سفید عمامہ باندھا۔اور آپ کے پیچھے چارانگشت یااس کے قریب چھوڑدیااورفرمایا:

اے ابن عوف!

یوں عمامہ باندھ! کیونکہ یہ زیادہ خوبصورت اورزیادہ حسین ہے۔

سیدنا جبریل علیہ السلام کاسفید عمامہ

حضرت سیدناجبریل علی نبیناوعلیہ الصلوۃ والسلام کا سفید عمامہ پہننا بھی منقول

---

(۱۰۸):صحیح البخاری رقم الحدیث ۶۴۸۱ .

(۱۰۹):المستدرک علی الصحیحین للحاکم رقم الحدیث ۸۷۷۲، مسند الشامیین للطبرانی ج۵ص۱۵۱ ، قال الحاکم هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاه وأقره الذهبی فی التلخیص

ہے......(۹۷): جیسا کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے......فرمایا:

وثب رسول اللّٰہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم وثبة فنظرت فاذا معه رجل واقف علی برذون وعلیه عمامة بیضاء قد سدل طرفها بین کتفیه، ورسول اللّٰہ واضع یده علی معرفة برذونه قالت: یا رسول اللّٰہ: لقد راعنی وثبتک، من هذا؟ قال: ورأیتیه قلت: نعم، ومن رأیتیه؟، قالت: دحیة الکلبی، قال: ذاک جبریل.(۱۱۰)

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جلدی سے اٹھ کھڑے ہوئے تو میں نے کیا دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ساتھ ایک شخص غیر عربی گھوڑے پر کھڑا ہے اور اس پر سفید عمامہ ہے جس کا کنارہ اس نے اپنے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اپنا دست اقدس اس کے گھوڑے کی گردن (ایال کے بال اگنے کی جگہ) پر رکھے ہوئے ہیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کے جلدی سے کھڑے ہونے نے مجھے ڈرا دیا۔ یہ کون ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: اور تم نے اسے دیکھا؟، میں نے عرض کی: ہاں۔ (آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا:) اور تو نے کسے دیکھا؟، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے عرض کی: دحیہ کلبی کو، آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جبریل تھے۔

(۹۸): جناب سعید بن میتب رحمہ اللہ تعالی سے مروی ہے......فرمایا:

قال لقمان لابنه: لا ینزلن بک أمر رضیته أو کرهته الا جعلت فی الضمیر منک أن ذلک خیر لک. قال: اما هذه فلا أقدر أن أعطیکها دون أن أعلم ما قلت أنه کما قلت، قال: یا بنی فان اللّٰہ قد بعث نبیا، هلم حتی نأتیه فعنده بیان ما قلت لک، قال: اذهب بنا الیه.

جناب لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا: جو امر بھی تجھ پر نازل ہو......تو اس سے راضی ہو یا تو اسے ناپسند کرے......مگر اپنے خیال میں تو اسے تیرے لیے بہتر سمجھ۔ آپ کے بیٹے نے عرض کی: یہ

(۱۱۰): الفوئد الشہیر بالغیلانیات لأبی بکر الشافعی رقم الحدیث ۵۲۰، الطبقات الکبری لابن سعد ج۴ص۲۵۰، تاریخ مدینة دمشق ج۱۷ص۲۱۱

جانے بغیر کہ جو آپ نے فرمایا وہ ایسا ہی ہے جیسا آپ نے فرمایا...... میں آپ کی یہ بات نہیں مان سکتا۔

جناب لقمان علیہ السلام نے فرمایا: اے بیٹے! پس بے شک اللہ تعالٰی نے ایک نبی مبعوث فرمائے ہیں، آؤ ان کے پاس چلیں کیونکہ ان کے پاس...... جو بات میں نے تم سے کہی...... اس کا بیان موجود ہے۔ آپ کے بیٹے نے عرض کی: مجھے ان کے پاس لے چلیئے۔

قال: فخرج وهو على حمار وابنه على حمار وتزودوا ما يصلحهم من زاد ثم ساروا أياما وليالي حتى تلقتهما مفازة فاخذا أُهْبَتَهما * لها فدخلاها فسارا ما شاء الله ان يسيرا حتى ظهرا ** وقد تعالى النهار واشتد الحر ونفد الماء والزاد واستبطآ حماريهما فنزل لقمان ونزل ابنه فجعلا يشتدان على سوقهما فبينما هما كذلك اذ نظر لقمان أمامه فاذا هو بسواد ودخان فقال في نفسه :السواد شجر والدخان عمران وناس.

جناب سعید بن مسیب نے فرمایا: پس جناب لقمان علیہ السلام نکل پڑے جبکہ آپ دراز گوش پر تھے اور آپ کا بیٹا دوسرے دراز گوش پر تھا اور دونوں نے اتنا زادراہ لے لیا جو انہیں کفایت کرتا۔ پھر کئی دن اور کئی راتیں سفر کیا یہاں تک کہ انہیں ایک بے آب بیابان کا سامنا کرنا پڑا...... پس وہ اس کے لیے اپنا سامان لے کر اس میں داخل ہو گئے۔ پس انہوں نے جس قدر اللہ نے ان کی سیر چاہی سیر کی یہاں تک کہ (سفر کر کر کے) ان کی پیٹھ میں تکلیف ہو گئی، جبکہ دن بلند ہو چکا تھا اور گرمی شدت پکڑ چکی تھی اور پانی اور زادِراہ ختم ہو چکا تھا اور ان دونوں کے دراز گوش سست ہو چکے تھے۔ پس جناب لقمان علیہ السلام اترے اور آپ کا بیٹا بھی اترا پس وہ دونوں انہیں چلانے کی کوشش کرنے لگ گئے۔ پس وہ اسی حالت میں تھے کہ جناب لقمان علیہ السلام نے اپنے سامنے دیکھا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ سیاہی اور دھوئیں کے قریب ہیں تو جناب لقمان نے اپنے دل میں کہا کہ سیاہی درخت ہیں اور دھواں آبادی اور لوگ ہیں۔

فبينما هما كذلك يشتدان اذ وطى ابن لقمان على عظم ناتيء على الطريق

---

*الأُهبة بالضم: العُدّة كالهبة بالضم ايضا واخذ لذلك الامر أُهبتَه اى هبته وعدته۔ (تاج العروس ص٢٩١)

**ظَهِرَ الرجل كفرح فهو ظهير اشتكى ظهره و كذلك مظهور: به ظهار وهو وجع الظهر قاله الازهرى۔ (تاج العروس ص٣١٣٤)

فدخل فی باطن القدم حتی ظهر من أعلاها فخرابن لقمان مغشیا علیه فوثب الیه لقمان علیه السلام فضمه الی صدره واستخرج العظم بأسنانه ثم نظر الیه فذرفت عیناه فقال: یاأبت انت تبکی وانت تقول:هذا خیر لی!کیف یکون هذا خیر لی وقد نفد الطعام والماء وبقیت أنا وأنت فی هذا المکان فان ذهبت وترکتنی علی حالی ذهبت بهم وغم مابقیت وان أقمت معی متنا جمیعا ؟

پس جبکہ وہ یوں کوشش کررہے تھے کہ ابن لقمان نے رستے پر ابھری ہوئی ایک ہڈی پر پاؤں رکھا تو وہ ہڈی پاؤں کے نچلے حصے میں داخل ہوگئی یہاں تک کہ پاؤں کے اوپر سے باہر آگئی تو ابن لقمان بے ہوش ہوکر گر پڑے۔پس جناب لقمان علیہ السلام نے جلدی سے اس کی جانب آکر اسے اپنے سینے سے لگالیا اور ہڈی کو اپنے دانتوں کے ذریعے باہر نکالا۔پھر جب اس کی جانب دیکھا تو آپ علیہ السلام کی آنکھیں بہنے لگ گئیں۔آپ کے بیٹے نے عرض کی:اباجان!آپ رو رہے ہیں حالانکہ آپ تو کہتے تھے کہ یہ میرے لیے بہتر ہے!یہ میرے لیے کیسے بہتر ہے جبکہ کھانا اور پانی ختم ہو چکا ہے اور میں اور آپ اس جگہ رہ گئے ہیں، پس اگر آپ چلے جائیں اور مجھے میرے اس حال پر چھوڑ جائیں تو اپنے ساتھ اپنی زندگی بھر کی پریشانی اور غم لے کر جائیں گے اور اگر آپ میرے ساتھ رکیں تو ہم اکٹھے مریں گے؟؟؟؟

فقال:یا بنی!أما بکائی فرقة الوالدین وأما ما قلت: کیف یکون هذا خیر الی؟ فلعل ماصرف عنک أعظم مما ابتلیت به ولعل ما ابتلیت به أیسر مما صرف عنک، ثم نظر لقمان أمامه فلم یر ذلک الدخان والسواد.

توجناب لقمان علیہ السلام نے فرمایا:اے بیٹے!میرا رونا تو والدین کی مہربانی کے سبب ہے اور جو تو نے کہا کہ یہ میرے لیے کیسے بہتر ہوگا؟تو شاید جو تجھ سے پھیرا گیا ہے وہ اس سے بڑا ہو جس میں تم مبتلا کیے گئے ہو اور شاید جس میں تم مبتلا کیے گئے ہو وہ اس سے آسان ہو جو تم سے ہٹایا گیا ہے۔پھر جناب لقمان علیہ السلام نے اپنے سامنے دیکھا تو اس دھواں اور سیاہی کو نہ دیکھا۔

اذابشخص قد أقبل علی فرس أبلق علیه ثیاب بیاض و عمامة بیضاء یمسح الهواء مسحا فلم یزل یرمقه بعینه حتی کان منه قریبا فتواری عنه.ثم صاح به:أنت لقمان ؟قال:نعم. قال:أنت الحکیم ؟قال: کذلک.قال:ما قال لک ابنک؟ قال:یا

عبد اللّٰه من أنت ؟أسمع كلامك ولا أری وجهک؟ ، قال:أنا جبریل أمرنی ربی بخسف هذه المدینة ومن فیها فأخبرت أنکما تریدانها فدعوت ربی أن یحبسکما عنها بما شاء فحبسکمابما ابتلی به ابنک ولو لا ذلک لخسف بکما مع من خسفت.

اچانک آپ نے ایک شخص کو چتکبرے گھوڑے پر، جس پر سفید کپڑے اور سفید عمامہ ہے، ہوا کو چیرتا ہوا آگے بڑھتا دیکھا۔ پس آپ لگا تار اس کو دیکھتے رہے یہاں تک کہ وہ ان سے قریب ہوا تو ان سے چھپ گیا۔ پھر اس نے آپ کو پکارا: تم لقمان ہو؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اس نے کہا: تم حکیم ہو؟ آپ نے فرمایا: یوں ہی ہے۔ اس نے کہا: تمہارے بیٹے نے تم سے کیا کہا؟ آپ نے فرمایا: اے بندۂ خدا! تو کون ہے؟ میں تمہاری بات سن رہا ہوں اور تمہارا چہرہ نہیں دیکھتا۔ اس نے کہا: میں جبریل ہوں، میرے رب نے مجھے اس شہر کو اور جو اس میں ہیں انہیں زمین میں دھنسنے کا حکم دیا۔ پس مجھے خبر دی گئی کہ تم دونوں اس کا ارادہ رکھتے ہو تو میں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ وہ تمہیں اس شہر سے جیسے چاہے روک لے۔ پس جس میں تمہارا بیٹا مبتلا کیا گیا...... اس کے سبب اللہ نے تم دونوں کو روک لیا۔ اور اگر یہ نہ ہوتا تو تم دونوں ان لوگوں کے ساتھ دھنس جاتے جنہیں میں نے دھنسا دیا۔

قال: ثم مسح جبریل یده علی قدم الغلام فاستوی قائما ومسح یده علی الذی کان فیه الطعام فامتلأ طعاما ومسح یده علی الذی کان فیه الماء فامتلأ ماء ثم حملهما وحمار یهما فزجل بهما کما یزجل الطیر فاذا هما فی الدار التی خرجا منها بعد أیام ولیال.(۱۱۱)

جناب سعید بن میسب نے فرمایا: پھر جناب جبریل علیہ السلام نے لڑکے کے پاؤں پر ہاتھ پھیرا تو وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اور جس میں کھانا تھا، اس پر اپنا ہاتھ پھیرا تو وہ کھانے سے بھر گیا اور جس میں پانی تھا، اس پر اپنا ہاتھ پھیرا تو وہ پانی سے بھر گیا۔ پھر ان دونوں اور آپ کے دراز گوشوں کو اٹھا کر یوں پھینکا جیسے پرندہ پھینکا جاتا ہے تو اچانک وہ دونوں کئی دنوں بعد اسی گھر میں موجود ہوتے ہیں جہاں سے وہ نکلے تھے۔

---

(۱۱۱): الرضا عن اللّٰه بقضائه لابن أبی الدنیا ص٤٤، الدر المنثور فی التأویل بالمأثور ج٨ص٨٥،٨٦، السراج المنیر للخطیب الشربینی ص٣٢٦٠

فرشتوں کے سفید عمامے

جناب جبریل علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے علاوہ دیگر فرشتوں کا سفید عمامے پہننا بھی مروی ہے۔(۹۹): جیسا کہ مقسم، حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

کان سیماء الملائکۃ یوم بدر عمائم بیض قد أرسلوھا الی ظھورھم، ویوم حنین عمائم حمر، ولم یقاتل الملائکۃ فی یوم الا یوم بدر انما کانوا یکونون عددا ومددا لا یضربون.(۱۱۲)

بدر کے دن فرشتوں کی علامت سفید عمامے تھے جنہیں وہ اپنی پشتوں کی جانب چھوڑے ہوئے تھے اور حنین کے دن سرخ عمامے۔اور فرشتوں نے یوم بدر کے علاوہ کسی دن قتال نہ کیا، وہ تو محض عدد (بڑھانے کے لیے) اور مدد ہوتے تھے...... مارتے نہ تھے۔

(۱۰۰): ھیثم، جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

کانت سیما الملائکۃ یوم بدر عمائم بیض قد ارسلوھا الی ظھورھم ویوم حنین عمائم خضر ولم تقاتل الملائکۃ یوما الا یوم بدر، انما کانوا یکثرون عددا ومددا لا یضربون.(۱۱۳)

بدر کے روز فرشتوں کی علامت سفید عمامے تھے جنہیں وہ اپنے پشتوں پر چھوڑے ہوئے تھے اور حنین کے روز سبز عمامے۔اور فرشتوں نے روز بدر کے علاوہ کسی دن قتال نہ کیا، وہ تو محض تعداد بڑھاتے

---

(۱۱۲): المعجم الکبیر للطبرانی ج۱۰ ص۸۲، دلائل النبوۃ للبیہقی ج۳ص۴۵، تاریخ الرسل والملوک للطبری ج۱ص۴۵۰

(۱۱۳): دلائل النبوۃ لأبی نعیم الأصبہانی رقم الحدیث ۳۹۴ وقد ذکر فی معالم التنزیل للبغوی ج۳ص۳۳۳ ولباب التأویل فی معانی التنزیل للخازن ج۳ص۱۶۷ والتفسیر الوسیط للطنطاوی ص۱۷۸۹

اور مدد ہوتے...... مارتے نہ تھے۔

(۱۰۱): اور جناب حسن فرماتے ہیں:

أن موسى لما ودع أهله وولده وأمه أرسل الى يوشع فاستخلفه على الناس وخرج الى ملك الموت فقال له ملك الموت يا موسى ما بد من الموت. قال له موسى فامض أمر الله في. قال فخرجا من القرية فاذا هما بجبريل وميكائيل واسرافيل قيام ينتظرونهما فمشوا جميعا حتى مروا بقبر عنده قوم عليهم العمائم البيض فلما كانوا منهم قريبا نفحت عليهم رائحة المسك فقال موسى لمن تحفرون هذا القبر قالوا لعبد يحبه الله ويحب الله فقال هل أنتم تاركي أنزل هذا القبر فأنظر اليه قالوا نعم فلما نزل فرجتُ له من القبر فرجة الى الجنة فجاءه من روحها وريحانها فاضطجع موسى في القبر ثم قال اللّهم اجعلني ذلك العبد الذى تحبه ويحبك فقبض ملك الموت روحه ثم تقدم جبريل فصلى عليه ثم أهالوا عليه ما أخرج من القبر. (١١٤)

جب حضرت سیدنا موسی علیہ السلام نے اپنے گھر والوں، اپنی اولاد اور اپنی والدہ کو چھوڑا تو جناب یوشع کی طرف پیغام بھیج کر انہیں لوگوں پر خلیفہ مقرر فرمایا اور جناب ملک الموت علیہ السلام کی طرف باہر تشریف لائے تو جناب ملک الموت علیہ السلام نے ان سے کہا: اے موسی! موت سے کوئی چارہ نہیں۔ جناب موسی علی نبینا وعلیه الصلوة والسلام نے ان سے فرمایا: پس مجھ میں اللہ کا حکم جاری کر۔ جناب حسن نے فرمایا: پس آپ دونوں بستی سے باہر آئے تو آگے جناب جبریل و جناب میکائیل و جناب اسرافیل علی نبینا وعلیهم السلام کھڑے آپ دونوں کا انتظار کر رہے تھے۔ پس وہ سب اکٹھے چل دیئے یہاں تک کہ ایک قبر کے پاس سے گزرے جس کے پاس ایک قوم تھی جن پر سفید عمامے تھے۔ پس جب وہ قبر ان کے قریب تھی کہ ان پر مشک کی خوشبو مہکی۔ پس جناب موسی علیہ السلام نے فرمایا: یہ قبر تم کس کے لیے کھود رہے ہو؟ انہوں نے عرض کی: ایک ایسے بندے کے لیے جس سے اللہ محبت فرماتا ہے اور وہ اللہ سے محبت کرتا ہے۔ جناب موسی علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم مجھے چھوڑنے والے ہو کہ میں اس میں اتر کر اس کو دیکھوں۔ انہوں نے عرض کی: ہاں۔ پس جب موسی علیہ السلام اترے تو آپ کے لیے قبر سے جنت کی طرف ایک کھڑکی کھول دی گئی

(١١٤): تاريخ مدينة دمشق ج٦١ص١٧٥، مختصر تاريخ دمشق ج٧ص٤٧٠

تو آپ کو جنت کی ہوا اوراس کی خوشبو آئی۔پس جناب موسیٰ علیہ السلام قبر میں لیٹ گئے۔پھر کہا: اے اللہ! مجھے وہ بندہ کردے جس سے تو محبت فرماتا ہے اور وہ تجھ سے محبت کرتا ہے۔پس جناب ملک الموت علیہ السلام نے آپ کی روح قبض کرلی۔پھر جناب جبریل علیہ السلام نے آگے ہوکر آپ علیہ السلام پر نماز اداء کی۔پھر انہوں نے قبر سے جو کچھ نکالا گیا تھا، آپ پر ڈال دیا۔

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے سفید عمامے

مہاجرین اوّلین رضی اللہ عنہم

صحابۂ کرام......جن کی اتباع میں ہدایت ہے......نے بھی سفید عمامے اپنے سروں پر سجائے۔ مہاجرین اولین رضی اللہ تعالی عنہم جس طرح دیگر رنگوں کے عمامے پہنتے تھے یوں ہی سفید عمامے بھی باندھتے تھے......(۱۰۲): جیسا کہ سلیمان بن ابی عبداللہ فرماتے ہیں:

أدركت المهاجرين الاولين يعتمون بعمائم كرابيس سود و بيض وحمر وخضر وصفر ، يضع أحدهم العمامة على رأسه ويضع القلنسوة فوقها ثم يدير العمامة هكذا۔ يعني على كوره۔ لا يخرجها من تحت ذقنه.(۱۱۵)

میں نے مہاجرین اوّلین کو سیاہ، سفید، سرخ، سبز، اور زرد اونی عمامے پہنتے پایا۔ان میں کا ایک شخص عمامہ کو اپنے سر پر رکھتا اور ٹوپی کو عمامہ کے اوپر رکھتا، پھر عمامہ کو یوں گھماتا، یعنی اس کے پیچ پر، اسے اپنی ٹھوڑی کے نیچے سے نہ نکالتا۔

(۲) سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم

صحابۂ کرام میں سے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالی عنہ نے بھی سفید عمامہ باندھا۔(۱۰۳): حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما......حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالی عنہ سے متعلق فرماتے ہیں:

عقم النساء ان يأتين بمثل امير المؤمنين علي بن ابي طالب ، والله مارأيت ولاسمعت رئيسا يوزن به لرأيته يوم صفين وعلى رأسه عمامة بيضاء قد ارخى

(۱۱۵): أخرجه ابن أبي شيبه الكوفي في المصنف ج٦ص٤٨ بسند رجاله ثقات

طرفيها .(١١٦)

امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ کی مثل جننے سے عورتیں بانجھ ہو چکیں ہیں ۔خدا کی قسم نہ میں نے کوئی ایسا سردار دیکھا اور نہ سنا جسے ان سے مقابلہ دیا جاسکے۔ میں نے آپ کو یوم صفین کو دیکھا جبکہ آپ کے سر پر سفید عمامہ تھا، جس کے دونوں کنارے آپ چھوڑے ہوئے تھے۔

(**۱۰٤**): حضرت عمرو بن العاص سے مروی ہے کہ انہوں نے جناب عبداللہ بن عمرو سے فرمایا:

يا بني انظر أين ترى عليا؟قال: أراه في تلك الكتيبة القتماء ذات الرماح عليه عمامة بيضاء .(١١٧)

اے بیٹے !تم نے جناب علی کو کہاں دیکھا؟

جناب عبداللہ نے عرض کی: میں نے انہیں لشکر کے اس غبار والے، نیزوں والے حصے میں دیکھا......آپ پر سفید عمامہ ہے۔

(۳)حضرت سيدنا أبوهريره ﷺ

(**۱۰۵**): حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے متعلق منصور بن عبدالحمید بن راشد......جو اھلِ مرو سے پرانی عمر کے شخص تھے......فرماتے ہیں:

رأيت أبا هريرة صاحب رسول الله صلي الله عليه وسلم بقزوين عليه عمامة بيضاء قد خضب بالصفرة.(١١٨)

میں نے صحابیِ رسول (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کو قزوین میں دیکھا......آپ پر سفید عمامہ تھا جبکہ آپ زرد خضاب کیے ہوئے تھے۔

(٤)حضرت سيدنا أبوعطية البكري ﷺ

(**۱۰٦**): مسکین بن عبداللہ ابو فاطمۃ الأزدی کہتے ہیں:

سمعت أبا عطيه البكري - بكر بن وائل - يقول : انطلق بي أبي الى النبي

(١١٦): تاريخ مدينة دمشق ج٤٢ ص٤٦٠، مختصر تاريخ دمشق ج٥ص٤٢٥

(١١٧): العزلة للخطابي رقم الحديث ٢٠

(١١٨): التدوين في أخبار قزوين ج١ص٣٠

صلى الله عليه وسلم وأنا غلام ساب. قال: ورايت ابا عطية يجمع بمدينة سجستان، وكان ينزل خارجا من المدينة على نحو من ميل، ورايت ابا عطية ابيض الراس واللحية، ورايته يعتم بعمامة بيضاء. (١١٩)

میں نے ابوعطیہ بکری بکر بن وائل کوفرماتے سنا: میرے والد مجھے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے پاس لے گئے جبکہ میں جوان لڑکا تھا۔ مسکین بن عبداللہ نے کہا: میں نے جناب ابوعطیہ کو شہر بجستان میں جمعہ کو حاضر ہوتے دیکھا اور آپ شہر سے باہر قریبا ایک میل کے فاصلے پر اترتے تھے۔ اور میں نے جناب ابوعطیہ کو سفید سر اور سفید داڑھی والا دیکھا اور میں نے آپ رضی اللہ تعالی عنہ کو سفید عمامہ پہنتے دیکھا۔

(۵) سیدنا أبوأمامة ﷺ

(**۱۰۷**): امام ابن ابی حاتم رازی (المتوفی ۳۲۷ھ) فرماتے ہیں کہ حکم بن ولید الوحاظی الحمصی الکلاعی، جناب ابوامامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے متعلق روایت کرتے ہیں:

انه رأى عليه عمامة بيضاء. (١٢٠)

یعنی انہوں نے حضرت ابوامامہ پر سفید عمامہ دیکھا۔

(٦) سیدنا جابر ﷺ

(**۱۰۸**): حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے متعلق ابوبکر المدنی سے مروی ہے...... کہا:

كان جابر لا يبلغ ازاره كعبه، وعليه عمامة البيضاء، رأيته قد أرسلها من ورائه. (١٢١)

جابر رضی اللہ تعالی عنہ کا تہبند آپ کے ٹخنوں تک نہ پہنچتا تھا اور آپ پر سفید عمامہ ہوتا، میں نے آپ کو دیکھا: آپ اسے اپنے پیچھے چھوڑے ہوئے تھے۔

---

(١١٩): معرفة الصحابة لأبى نعيم الأصبهانى رقم الحديث ٦٣٠٨

(١٢٠): الجرح والتعديل للرازى ج٣ ص١٣٠

(١٢١): ذكره الذهبى فى سير أعلام النبلاء ج٣ ص١٩٤

(۷)سیدنا نعمان بن مقرن ﷺ

(**۱۰۹**): حضرت سیدنا نعمان بن مقرن سے بھی سفید عمامہ پہننا منقول ہے......جیسا کہ جناب حسن نے فتح نھاوند کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

ثم غدوا یوم الجمعة فرکب النعمان بن مقرن وکان رجلا قصیرا آدم فرسا أبیض، وعلیه قباء أبیض وعمامة بیضاء .(۱۲۲)

پھر لشکر اسلام نے جمعہ کے دن کی صبح کو تو جناب نعمان بن مقرن سفید گھوڑے پر سوار ہوئے......اور وہ چھوٹے قد کے تھے......جبکہ آپ پر سفید قباء اور سفید عمامہ تھا۔

تابعین کرام کے سفید عمامے

تابعین کرام میں سے حضرت **سعید بن مسیب ، سالم ، قاسم بن محمد ، ابورافع مدینی ، امام زین العابدین ، امام ابن سیرین ، شعبی ، سعید بن جبیر ، عکرمة ، نافع بن جبیر ، خارجة بن یزید ، مکحول ، ابوبکر بن حزم** وغیرھم جیسی شخصیات کے سفید عمامے پہننا منقول ہے۔

(۱)حضرت سعید بن مسیب

(**۱۱۰**): محمد بن ہلال سے مروی ہے:

أنه رأى سعيد بن المسيب يعتم وعليه قلنسوة لطيفة بعمامة بيضاء لها علم أحمر يرخيها وراءه شبرا.(۱۲۳)

یعنی آپ نے جناب سعید بن میسّب کو سفید عمامہ پہنتے دیکھا......جبکہ آپ پر باریک سی ٹوپی تھی......اس عمامہ کا نقش سرخ تھا، اسے آپ اپنے پیچھے بالشت بھر لٹکائے ہوئے تھے۔

(۲)جناب سالم

(**۱۱۱**): خالد بن ابی بکر کہتے ہیں:

رأيت على سالم قلنسوة بيضاء ورأيت عليه عمامة بيضاء يسدل خلفه منها

(۱۲۲): المنتظم لابن الجوزی ج۲ص۲۳

(۱۲۳): الطبقات الکبری لابن سعد ج۵ ص۱۳۸

أكثر من شبر.(١٢٤)

میں نے جناب سالم پر سفید ٹوپی دیکھی اور میں نے آپ پر سفید عمامہ دیکھا۔ جس سے ایک بالشت سے زیادہ اپنے پیچھے لٹکا دیا کرتے۔

(۳)جناب قاسم بن محمد

(**۱۱۲**):انہی خالد بن ابی بکر سے مروی ہے......کہا:

رايت على القاسم بن محمد عمامة بيضاء وقد سدل خلفه منها أكثر من شبر.(١٢٥)

میں نے جناب قاسم بن محمد پر سفید عمامہ دیکھا جبکہ آپ اس سے ایک بالشت سے زیادہ اپنے پیچھے لٹکائے ہوئے تھے۔

(٤)جناب أبورافع مدينی

(**۱۱۳**):ابوغاضرہ محمد بن ابی بکر العنزی کہتے ہیں:

مر بنا شيخ في المسجد معتما بعمامة بيضاء متوكئا على عصا أراهامن عروق القنى فقيل :هذا أبو رافع المديني ،فقمت اليه فقلت له: حدثنا يا أبا رافع ببعض حديثك فقال:قالت عائشة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان الله عز وجل تصدق على مرضى أمتي ومسافريها بفطر رمضان.(١٢٦)

مسجد میں ایک بزرگ ہمارے پاس سے...... سفید عمامہ باندھے، چھڑی...... جسے میں کھجور کی جڑوں سے گمان کرتا ہوں...... پر سہارا لیے...... گزرے تو کہا گیا: یہ ابورافع مدینی ہیں۔ پس میں نے آپ کے لیے اٹھ کر آپ سے عرض کی: اے ابورافع! اپنی کوئی حدیث ہمیں بتائیے! پس آپ نے فرمایا: سیدہ عائشہ رضی الله تعالی عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی الله تعالی علیه وسلم نے فرمایا: بے شک

---

(١٢٤):الطبقات الكبرى لابن سعد ج٥ ص١٩٧

(١٢٥):الطبقات الكبرى لابن سعد ج٥ص١٩٢

(١٢٦):الكنى والأسماء للدولابي رقم الحديث ١١٤٧ ، الطبقات الكبرى لابن سعد ج٧ص١٣٢

ﷺ نے میری امت کے مریضوں اور اس کے مسافروں پر رمضان کے افطار سے صدقہ فرمایا۔

(۵)امام زین العابدین

(**۱۱۴**): محمد بن ہلال کہتے ہیں:

رأيت علي بن الحسين رضى الله عنهما يعتم بعمامة بيضاء فيرخى عمامته من وراء ظهره.(۱۲۷)

میں نے جناب علی بن حسین رضی اللہ تعالی عنہما کو سفید عمامہ باندھتے دیکھا......پس آپ اپنے عمامہ (کے کنارہ) کو اپنی پیٹھ پیچھے لٹکا دیتے۔

(٦)امام ابن سیرین

(**۱۱۵**): مہدی بن میمون سے مروی ہے کہ آپ نے کہا:

رأيت ابن سيرين يلبس طيلسانا ، وكان يلبس كساء أبيض في الشتاء وعمامة بيضاء وفروة.(۱۲۸)

میں نے جناب ابن سیرین کو چادر پہنتے دیکھا، اور آپ سردی میں سفید کمبل اور سفید عمامہ اور پوستین پہنتے تھے۔

(**۱۱٦**): اور ابوخلدہ کہتے ہیں:

رأيت محمد بن سيرين يتعمم بعمامة بيضاء .(۱۲۹)

میں نے جناب محمد بن سیرین کو سفید عمامہ پہنتے دیکھا۔

(۷)جناب شعبی

(**۱۱۷**): حسن بن صالح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا:

رأيت على الشَعبي عمامة بيضاء .(۱۳۰)

میں نے جناب شعبی پر سفید عمامہ دیکھا۔

---

(۱۲۷): الفوائد الشهير بالغيلانيات لأبي بكر الشافعي رقم الحديث ۸۲ ، تاريخ مدينة دمشق ج۴۱ ص۳٦۵ ، الطبقات الكبرى لابن سعد ج۵ ص۲۱۸ وذكر تعممه بها ابن كثير في البداية والنهاية ج۹ ص۱۲۲ ==

(۸)جناب سعید بن جبیر

(**۱۱۸**): اسماعیل بن عبدالملک کہتے ہیں:

رأیت علی سعید بن جبیر عمامة بیضاء .(۱۳۱)

میں نے جناب سعید بن جبیر پر سفید عمامہ دیکھا۔

(۹)جناب عکرمة

(**۱۱۹**): عبدالحمید بن بہرام سے مروی ہے:

رأیت عکرمة أبیض اللحیة علیه عمامة بیضاء طرفها بین کتفیه.(۱۳۲)

میں نے جناب عکرمہ کو سفید ریش دیکھا......آپ پر سفید عمامہ تھا جس کا کنارہ آپ کے دونوں شانوں کے درمیان تھا۔

(۱۰)جناب نافع بن جبیر

(**۱۲۰**): ابوغصن سے مروی ہے:

انه رأی نافع بن جبیر یلبس قلنسوة أسماطا وعمامة بیضاء .(۱۳۳)

یعنی آپ نے جناب نافع بن جبیر کو بغیر پیوند کے ٹوپی اور سفید عمامہ پہنتے دیکھا۔

(۱۱)خارجة بن زید

(**۱۲۱**): زید بن سائب کہتے ہیں:

رأیت خارجة یعتم بعمامة بیضاء .(۱۳٤)

میں نے جناب خارجہ کو سفید عمامہ باندھتے دیکھا۔

= (۱۲۸):الطبقات الکبری لابن سعد ج۷ص۲۰٤

(۱۲۹):الطبقات الکبری لابن سعد ج۷ص۲۰٤

(۱۳۰):المصنف لابن أبی شیبة الکوفی ج٦ص٤٦ ، الطبقات الکبری لابن سعد ج٦ص۲٥۲

(۱۳۱):المصنف لابن أبی شیبة الکوفی ج٦ ص٤٦ ، الطبقات الکبری لابن سعد ج٦ص۲٦۷

(۱۳۲):تاریخ مدینة دمشق ج٤۱ص۸۱ ، ۱۱۹ ، تاریخ بغداد ج٥ص٤۹

(۱۳۳):الطبقات الکبری لابن سعد ج٥ص۲۰٦==

(۱۲)جناب مکحول

(**۱۲۲**): یزید بن مرثد کے بھانجے، ابوفروہ حاتم بن شفی بن مرثد سے مروی ہے:

رأیت مکحولا یعتم علی قلنسوة ویرخی من خلفه شبرا أو أقل من الشبر بعمامة بیضاء .(۱۳۵)

میں نے جناب مکحول کو ٹوپی پر سفید عمامہ باندھتے دیکھا اور آپ اپنے پیچھے بالشت یا بالشت سے کم لٹکا دیا کرتے۔

(۱۳)أبوبکر بن حزم

(**۱۲۳**): ابوغصن کہتے ہیں:

لم أر علی أبی بکر بن حزم علی المنبر سیفا قط ورأیته یعتم یوم العید ویوم الجمعة بعمامة بیضاء .(۱۳۶)

میں نے ابوبکر بن حزم پر کبھی بھی منبر کے اوپر تلوار نہ دیکھی اور میں نے آپ کو عید کے دن اور جمعہ کے دن سفید عمامہ باندھتے دیکھا۔

یہ **انتیس(۲۹) احادیث** ہیں۔ جن میں سے بعض رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے سفید عمامہ باندھنے پر دلالت کرتی ہیں، بعض اس بات میں صریح ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے خود اپنے دست مبارک سے اپنے بعض صحابہ کو سفید عمامہ پہنایا، اور دیگر احادیث جناب جبریل وملائکہ ومہاجرین اوّلین، سات صحابۂ کرام: **سیدنا عبدالرحمن بن عوف، سیدنا علی المرتضی، سیدنا ابوہریرہ، سیدنا ابوعطیہ بکری، جناب ابوامامہ، حضرت جابر بن عبداللہ، جناب نعمان بن مقرن** رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین، اور تیرہ (۱۳) تابعین کرام کے اپنے سروں پر سفید عمامے سجانے میں نص صریح ہیں۔ وکفی بھم قدوة!!!

= (۱۳۴): الطبقات الکبری لابن سعد ج۵ص۳۶۲

(۱۳۵): تاریخ مدینة دمشق ج۱۱ص۳۵۶

(۱۳۶): تاریخ مدینة دمشق ج۶۶ص۴۸

سفید عمامے والوں کے لیے خوشخبری

سفید عمامہ بارگاہ رسالت علی صاحبہا الصلوۃ والسلام میں اس قدر مقبول تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے سفید عمامے پہننے والوں کو بشارت بھی دی۔

(۱۲۴): حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا:

ان للّٰہ ملائکۃ موکلین بأبواب الجوامع یوم الجمعۃ یستغفرون لأصحاب العمائم البیض .***(۱۳۷)

بے شک اللہ ﷻ کے کچھ فرشتے جمعہ کے روز جامع مساجد کے دروازوں پر مقرر ہیں، جو سفید عمامے والوں کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

اس حدیث کو گذشتہ احادیث کے ساتھ ملانے سے سفید عمامہ سے متعلق **تیس احادیث** بن جاتی ہیں، اور مطلق سفید لباس کی فضیلت میں جو احادیث مذکور ہوئیں، اور جو نصوصِ ائمہ ذکر کی گئیں وہ ان کے علاوہ ہیں۔ والحمدللہ علی ذلک .

حاصل کلام

حاصل یہ ہے کہ سفید عمامہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے خود پہنا، جیسا کہ ماقبل میں حدیث ونصوص ائمہ مذکور ہوئیں، اور آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنے دستہائے مبارکہ سے جناب عبدالرحمٰن بن عوف کو سفید عمامہ پہنایا۔ اور راقم کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا کسی کو سفید عمامہ پہنانا، باب اقتداء میں، خود پہننے کی نسبت ابلغ ہے۔ کیونکہ اس میں اختصاص کا شبہ نہیں۔ نیز صحابہ وتابعین کے جم غفیر نے سفید عمامہ پہنا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے بروز جمعہ سفید عمامہ پہننے والوں کو فرشتوں کے استغفار کی بشارت بھی سنائی۔ ولعمری انہ لانفع من الکبریت الاحمر.

---

(۱۳۷) تاریخ بغداد ج۶ ص۲۶۲

***ان قلت: قال الخطیب فی ترجمۃ یحیی بن شبیب الیمانی قبل ذکرالحدیث المذکور=

زرد عمامہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے عمامہ شریفہ میں جو رنگ منقول ہیں ان میں سے ایک رنگ زرد بھی ہے۔رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا زرد عمامہ باندھنا متعدد احادیث سے ثابت ہے۔نیز حضرت سیدنا جبریل علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام ،صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی

= ما نصه:"روى عنه محمد بن السرى بن سهل بن الدورى وعلي بن محمد بن الفتح العسكرى وغيرهما أحاديث باطلة "ثم أورد الحديث المذكور بطريق فيه محمد بن السرى بن سهل بن عبد الرحمن الدورى عن يحيى المذكور والنص كالتالى:أخبرنا أبو القاسم عبد العزيز بن بندار بن علي الشيرازى ـ بمكة ـ أخبرنا أحمد بن محمد بن عمرو الجيزى ـ بمصر ـ حدثنا أبو الحسين عثمان بن محمد الذهبى حدثنا محمد بن السرى بن سهل بن عبد الرحمن الدورى حدثنا يحيى بن شبيب اليمانى حدثنا حميد الطويل عن أنس بن مالك قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم :"ان لله ملائكة موكلين بأبواب الجوامع يوم الجمعة يستغفرون لأصحاب العمائم البيض" ـ اهـ(تاريخ بغداد ج٦ص٣٦٢)

وقال ابن الجوزى فى" الموضوعات "بعد ذكر هذا الحديث من طريق الخطيب ما نصه:قال الخطيب: يحيى بن شبيب يحدث عن حميد وغيره أحاديث باطلة ، قال ابن حبان:يحدث عن الثورى بمالم يحدث به قط ، لا يجوز الاحتجاج به ـ اهـ(الموضوعات لابن الجوزى ج٢ص١٠٦)

وقال الذهبى فى ميزان الاعتدال فى ترجمة يحيى المذكور:ومما وضع على حميد الطويل باسناد رفعه: ان لله ملائكة يوم الجمعة يستغفرون لاصحاب العمائم البيض. قال الخطيب:روى أحاديث باطلة ـ اهـ(ميزان الاعتدال للذهبي ج٤ص٣٨٥)

فالحديث باطل لا اصل له فكيف الاحتجاج به؟؟؟

قلت :له طريق آخر ، ذكره الألبانى فى السلسلة الضعيفة بعد ذكر هذا الحديث والنص كالتالى:رواها أبو علي القشيرى الحراني فى"تاريخ الرقة" (ق٣٨ /٢)عن أبى =

عنهم اجمعین ،ملائکۂ عظام کا زرد عمامے پہننا بھی منقول ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا زرد عمامہ

(۱۲۵): حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے......فرمایا:

خرج علینا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم وعلیہ قمیص أصفر ورداء

= یوسف محمد بن أحمد الصید لانی ، حدثنا العباس بن کثیرأبو مخلد الرقی ، حدثنا یزید بن أبی حبیب عن میمون بن مهران ، عن سالم بن عبد اللّٰه بن عمر ، عن أبیه مرفوعا ، ذکره فی ترجمة العباس هذا ولم یذکر فیه جرحا ولا تعدیلا ، وأبو یوسف الصید لانی لم أجد من ترجمه ، فهوأو شیخه آفة هذه الطریق فان من فوقهما ثقات اهـ (**السلسلة الضعیفة للألبانی ج۱ص۴۷۲**)

ثم أقول: عجبامن الألبانی ، لم یجد ترجمة أبی یوسف الصید لانی وانه من شیوخ الامامین النسائی وابن ماجه وذکره جم من الأیمة مثل أبی حاتم وابن حبان والمزی وابن حجر۔قال الامام ابن حجر فی التقریب:محمد بن أحمد بن محمد بن الحجاج بن میسرة الکریزی بتقدیم الراء مصغر أبو یوسف الصید لانی الرقی ثقة حافظ من العاشرة مات سنة ست وأربعین ومأتین۔اهـ (**تقریب التهذیب لابن حجر ج۲ص۵۳**)

وفی التهذیب: محمد بن أحمدبن محمد بن الحجاج بن میسرة القرشی الکریزی مولاهم أبویوسف الحافظ الصیدلانی الجزری الرقی:روی عن محمد بن سلمة الحرانی وعیسی بن یونس وسفیان بن عیینة وخالد بن حیان ومطرف بن مازن وغیرهم۔وعنه النسائی وابن ماجه وأبو حاتم والحسین بن جمعة واسحاق بن أحمد بن اسحاق الرقی ومحمد بن علي بن حبیب الطرائفی ومحمد بن علي المري وأبو عروبة وآخرون۔ قال أبو حاتم صدوق وقال أبو علي النیسابوری أبو یوسف الرقی هذا من حفاظ أهل الجزیرة ومتقنیهم وذکره ابن حبان فی الثقات وقال مات سنة ست وأربعین ومأتین۔ قلت:وقال النسائی لا بأس به ویقال فیه الصید نانی بنون بدل اللام نبهت علیه لئلا یظن آخر۔اهـ (**تهذیب التهذیب لابن حجر ج۹ص۲۱**)==

أصفر وعمامة صفراء .(١٣٨)

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہماری طرف باہر تشریف لائے جبکہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر زرد قمیص، زرد چادر اور زرد عمامہ تھا۔

= قال المزی فی تهذیب الکمال:محمد بن أحمد بن محمد بن الحجاج ابن میسرة القرشی الکریزی،أبو یوسف الصیدلانی الجزری الرقی، وقیل:الحرانی۔ روی عن: خالد بن حیان الرقی ، وأبی أسامة زید بن علي النخعی الرقی ، وسفیان بن عیینة ، وعباد بن یوسف الکندی ، وعثمان بن جمیل ، وعمر بن یزید القتات الرقی ، وعیسی بن یونس(س) ، وفیاض بن محمد الرقی ، ومحمد بن سلمة الحراني(س ق) ، ومطرف بن مازن قاضی صنعاء ، ویحیی بن زیاد الرقی ولقبه فهیر ، وجدته عمارة .روی عنه النسائی ، وابن ماجة ، واسحاق بن أحمد بن اسحاق الرقی ، والحسین بن جمعة ، وأبو عروبة الحسین بن محمد الحراني ، وأبو حاتم محمد بن ادریس الرازی ، ومحمد بن علي ابن حبیب الطرائفی الرقی ، ومحمد بن علي المری.قال أبو حاتم:صدوق.وقال أبو علی الحسین بن علي النیسابوری الحافظ:أبو یوسف الرقی هذا من حفاظ أهل الجزیرة ومتقنیهم .ذکره ابن حبان فی کتاب "الثقات" وقال: مات سنة ست وأربعین ومئتین بالرقة۔ وکذلك قال أبو علي محمد بن سعید بن عبد الرحمان الحراني الحافظ۔اھـ(**تهذیب الکمال للمزی ج٢٤ص٣٥٠**)

ذکره ابن حبان فی الثقات وقال:محمد بن أحمد بن محمد بن الحجاج القرشي الکریزی أبو یوسف بن الصیدلانی من أهل الرقة یروی عن ابن عیینه حدثنا عنه شیوخنا أبو عروبة وغیرهم مات بالرقة لخمس بقین من المحرم سنة ست وأربعین ومأتین وکان جده مولی عبد الله بن عامر بن کریز۔اھـ(**الثقات لابن حبان ج٩ص١٠٤**)

وأما العباس ابن کثیر فقد ذکره ابن حجر فی لسان المیزان والنص کالتالی:العباس بن کثیر الرقی:عن یزید بن أبی حبیب وعنه أبو بشر بن سیار الرقی وأورد له ابن النجارفی ترجمة العباس بن الحسن بن محمد بن دلشاد حدیثا منکرا بل موضوعا من روایة أبی سعد المالیني عنه عن محمد بن مهدی المروزي عن أبی بشر بن سیار عن العباس بن کثیر عن یزید بن أبی حبیب =

(۱۲٦): جناب عبداللہ بن جعفر فرماتے ہیں:

رايت على النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ثوبين مصبوغين بزعفران رداء وعمامة.(۱۳۹)

میں نے نبی صلى الله تعالى عليه وسلم پر زعفران سے رنگے ہوئے دو کپڑے......چادر

= قال:قال لى مهدى بن ميمون:دخلت على سالم بن عبد الله بن عمررضى الله عنهم وهو يعتم فقال يا أبا أيوب ألا أحدثك بحديث؟ قلت: بلى ، قال دخلت على عبد الله بن عمر رضى الله عنه وهو يعتم فقال لى يا بنى أحب العمامة يا بنى اعتم تجل وتكرم وتوقر ولا يراك الشيطان الا ولى هاربا انى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول"ان صلاة بعمامة تعدل خمسا وعشرين صلاة بغير عمامة وجمعة بعمامة تعدل سبعين جمعة بغيرعمامة ان الملائكة لتشهد الجمعة معتمين ولا يزالون يصلون على أصحاب العمائم حتى تغرب الشمس "ولم أر العباس بن كثير فى الغرباء لابن يونس ولا فى ذيله لابن الطحان ذكرا وأما أبو بشر بن سيار فلم يذكره أبو أحمد الحاكم فى الكنى وما عرفت محمد بن مهدى المروزي ولا مهدي بن ميمون الراوى للحديث المذكور عن سالم وليس هو البصرى المخرج له فى الصحيحين وذاك يكنى أبا يحيى ولا أدرى ممن الآفة وبالله المستعان۔اھ (**لسان الميزان لابن حجر العسقلانى ج٣ص٢٠١٩**)

اقول:اورد له الحديث المذكورآنفاابنُ عساكر فى ترجمة عبد ان بن زرين بن محمد والنص هكذا:أخبرنا أبو محمد بن رزين بن محمد الدويني نا نصر بن ابراهيم أنا أبو الفرج عبد الوهاب بن الحسين بن عمر بن برهان أنا أبو عبد الله الحسين بن محمد بن عبيد العسكرى أنا ابراهيم بن أيوب المخرمى نا أحمد بن محمد الرقى نا عيسى بن يونس نا العباس بن كثير نا يزيد بن أبى حبيب عن ميمون بن مهران قال دخلت على سالم بن عبد الله بن عمرفحدثنى وحدثته مليا ثم التفت الي فقال يا أبا أيوب ألا أخبرك بحديث تحبه وتحمله عني وتحدث به قال قلت بلى قال دخلت علي ابى عبد الله بن عمر بن الخطاب وهو يتعمم فلما فرغ التفت الي فقال أتحب العمامة قلت بلى قال فأحبها وأعربها تجل وتوقر وتكرم ==

اور عمامہ ......دیکھے۔

(۱۲۷): عباد بن حمزۃ بن عبداللہ بن زبیر کہتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث پہنچی:

ان الملائکۃ نزلت یوم بدر، وهم طير بيض، عليهم عمائم صفر، وكانت على الزبير يومئذ عمامة صفراء من بين الناس، فقال النبی صلى الله تعالى عليه وسلم: نزلت الملائكة على سيما أبی عبد الله. وجاء النبی صلى الله عليه وسلم وعليه عمامة

= ولا يراك الشيطان الا ولي سمعت رسول الله (صلى الله عليه وسلم) يقول صلاة تطوع أو فريضة بعمامة تعدل خمسا وعشرين صلاة بلا عمامة وجمعة بعمامة تعدل سبعين جمعة بلا عمامة اي بني اعتم فان الملائكة يشهدون يوم الجمعة معتمين فيسلمون على أهل العمائم حتى تغيب الشمس۔اھ (تاریخ مدینة دمشق ۳۷ ص۳۵٤)

غاية الأمر: أن العباس بن كثير لم يذكر فيه جرح ولا تعديل فهو مجهول، والمجهول، على ما ذكره ابن حجر فی شرح النخبة، مجهولان: مجهول العين ومجهول الحال، نصه كالتالی: فان سمی راو وانفرد راو واحد بالرواية عنه فهو مجهول العين كالمبهم الا أن يوثقه غيرمن يتفرد عنه على الأصح وكذا من يتفرد عنه اذا متأهلا لذلك أو ان روى عنه اثنان فصاعدا ولم يوثق فهو مجهول الحال وهو المستور وقد قبل روايته جماعة بغير قيد وردها الجمهور والتحقيق أن رواية المستور ونحوه مما فيه الاحتمال، لا يطلق القول بردها ولا بقبولها بل هی موقوفة الى استبانة حاله كماجزم به امام الحرمين، ونحوه قول ابن الصلاح فيمن جرح بجرح غير مفسر۔اھ (شرح نخبة الفكر لابن حجر العسقلانی ص)

قال الامام علي القاری فی شرح شرح نخبة الفكر تحت قول المصنف "وقد قبل روايته جماعة" ما نصه: منهم أبو حنيفة رضی الله تعالى عنه اھ (شرح شرح نخبة الفكر للامام علي القاری ص۵۱۸)

قال الحافظ العراقی فی ألفيته: واختلفوا هل يقبل المجهول ❖ وهو على ثلاثة مجعول ❖ مجهول عين من له راو فقط ❖ ورده الأكثر والقسم الوسط ❖ مجهول حال باطن وظاهر ❖ وحكمه الرد لدى الجماهر. ❖ =

صفراء.(١٤٠)

یعنی بدر والے دن فرشتے اس حال میں اترے کہ وہ سفید پرندوں کی طرح تھے، ان پر زرد عمامے تھے۔ اور اس دن لوگوں میں سے جناب زبیر پر زرد عمامہ تھا تو نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے ابوعبداللہ (یعنی جناب زبیر) کی علامت پر اترے ہیں۔ اور نبی صلی اللہ تعالی علیہ

= ثم قال: والقسم الثانی مجهول الحال فی العدالة فی الظاهر والباطن مع كونه معروف العين برواية عدلين عنه وفيه أقوال (أحدها): وهو قول الجماهر كما حكاه ابن الصلاح أن روايته غير مقبولة (الثانی): تقبل مطلقا وان لم تقبل رواية القسم الأول، قال ابن الصلاح: وقد يقبل رواية مجهول العدالة من لا يقبل رواية مجهول العين (والثالث): ان كان الروايان أو الرواة عنه فيهم من لا يروی عن غير عدل قبل والا فلا۔اھ (فتح المغيث للحافظ العراقی ص١٦٩)

وقال السخاوی فی فتح المغيث: وقيل تقبل مطلقا وهو لازم من جعل مجرد رواية العدل عن الروای تعديلا له كما تقدم مثله فی القسم الأول، وأولی بل نسبه ابن المواق لأكثر أهل الحديث كالبزار والدارقطنی .وعبارة الدارقطنی: من روی عنه ثقتان فقد ارتفعت جهالته وثبتت عدالته وقال أيضا فی الديات نحوه، وكذا اكتفی بمجرد روايتهما ابن حبان بل توسع كما تقدم فی مجهول العين.اھ (فتح المغيث للسخاوی ج١ص٣٥١، ٣٥٢)

وبالجملة: أن العلماء اختلفوا فی رواية المجهول وجعلوها ثلاثة أقسام، والقسم الوسط منها رواية مجهول الحال فی العدالة فی الظاهر والباطن مع كونه معروف العين برواية عدلين عنه .وبرواية ثقتين عنه ترتفع جهالته وتثبت عدالته كما قال الدارقطنی .فتقبل روايته عند جماعة مطلقا، منهم سراج الأمة المحمدية الامام أبو حنيفة رضی الله جل وعلا عنه، بل عند أكثر أهل الحديث كما نسبه ابن المواق لهم.

اذا تمهد هذا قلنا: ان العباس بن كثير قد روی عنه أبو يوسف الصيدلانی وعيسی بن يونس بن أبی اسحاق السبيعی وأبوبشر بن سيار الرقی كما مضی والأولان ثقتان كما فی التقريب فخرج العباس بروايتهما عنه من جهالة العين وصار مجهول الحال فروايته مقبولة =

وسلم تشریف لائے اور آپ پر زرد عمامہ تھا۔

(۱۲۸): یحییٰ بن عبداللہ بن مالک کہتے ہیں:

ان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم کان یصبغ ثیابه بالزعفران حتی العمامة(۱٤۱)

یعنی نبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم عمامہ سمیت اپنے کپڑے زعفران سے رنگ لیا کرتے تھے۔

=عند أکثر أهل الحدیث ، لاسیما عند الامام الأعظم أبی حنیفة رضی اللّٰه تعالی عنه ومتبعیه۔واللّٰه عزاسمه أعلم وعلمه أتم وأحکم. **واما** یزید بن أبی حبیب فهو یزید بن أبی حبیب المصری أبورجاء واسم أبیه سوید واختلف فی ولائة ثقة فقیه وکان یرسل من الخامسة۔(تقریب التهذیب لابن حجر ج۲ص۳۲۲) **واما** میمون بن مهران فهومیمون بن مهران الجزری أبوأیوب أصله کوفي نزل الرقة ثقة فقیه ولی الجزیرة لعمربن عبد العزیزوکان یرسل من الرابعة۔(تقریب التهذیب لابن حجر ج۲ص۲۳٤) **واما** سالم بن عبد اللّٰه بن عمر فهوسالم بن عبد اللّٰه بن عمر بن الخطاب القرشی العدوی أبوعمروأوأبوعبد اللّٰه المدنی أحد الفقهاء السبعة وکان ثبتا عابدا فاضلا کان یشبه بأبیه فی الهدی واسکت من کبار الثالثة۔(تقریب التهذیب لابن حجر ج۱ص۳۳۵) **والحاصل**: أن رجال الطریق الأخری المنقولة عن "تاریخ الرقة" ثقات سوی العباس بن کثیر وهو مجهول، لکن روی عن ثقتان ، فروایته مقبولة عند أکثر أهل الحدیث مثل البزار والدار القطنی وابن حبان لا سیما عند امام الائمة الامام الأعظم أبی حنیفة رضی اللّٰه تعالی عنه.

فالحدیث "**ان للّٰه ملائکة موکلین بأبواب الجوامع یوم الجمعة یستغفرون لأصحاب العمائم البیض**" ثابت مقبول من هذه الطریق وان لم یکن بالأولی کذلك وللّٰه الحمد علی ذلك۔

ثم اقول: انی اظن ان له طریقا ثالثا ـــ وان لم اظفر به الی الآن ـــ فان الحافظ السخاوی ذکر هذاالمتن عن ابی هریرة ایضا(المقاصد الحسنة ص١٥٦)فلیتتبع ولیحذر من القول علی العمامة البیضاء والله جل مجده أعلم وعلمه جل وعلا أتم وأحکم۱۲ **نجم القادری** غفرله.=

6

(۱۲۹): زید بن اسلم کہتے ہیں:

كان رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يصبغ ثيابه كلها بالزعفران حتى العمامة.(١٤٢)

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اپنے تمام کپڑے زعفران سے رنگ لیا کرتے، یہاں تک کہ عمامہ بھی۔

حضرت جبریل علیہ السلام کا زرد عمامہ

(۱۳۰): حضرت عبداللہ بن عباس اور جناب حکیم بن حزام سے مروی ہے......فرمایا:

لما حضر القتال ورسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالى عليه وسلم رافع يديه يسأل اللّٰه النصر وماوعده ويقول: اللهم ان ظهروا على هذه العصابة ظهر الشرك ولا يقوم لك دين وأبو بكر يقول: واللّٰه لينصرنك اللّٰه و ليبيضن وجهك، فانزل اللّٰه عز وجل ألفا من الملائكة مردفين عند أكتاف العدو، وقال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: ابشر يا أبا بكر، هذا جبريل معتجر * بعمامة صفراء آخذ بعنان فرسه بين السماء

= (١٣٨) تاريخ مدينة دمشق ج٢٤ص٣٨٥

(١٣٩): المستدرك على الصحيحين للحاكم رقم الحديث ٦٤٨٧، ٧٥٠١، قال الحاكم هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه، مسند أبي يعلى الموصلي رقم الحديث ٦٦٤٢، معرفة الصحابة لأبي نعيم الأصبهاني رقم الحديث ١٣٥٨٦، الأحاديث المختارة للضياء المقدسي ج٣ص٤٢١، أخلاق النبي لأبي الشيخ الأصبهاني رقم الحديث ٢٦٩، ٤٥٩، ناسخ الحديث ومنسوخه لابن شاهين رقم الحديث ٦٠١، ٦٠٢، تاريخ مدينة دمشق ج٤ص٢٠٢

(١٤٠): شرح مذاهب أهل السنة لابن شاهين رقم الحديث ١٦٢، فضائل الخلفاء الراشدين لأبي نعيم الأصبهاني رقم الحديث ١١٣، تاريخ مدينة دمشق ج١٨ ص٣٥٤

(١٤١): المصنف لابن أبي شيبة الكوفي ج٦ص١٨، الطبقات الكبرى لابن سعد ج١ص٤٥٢

(١٤٢): الطبقات الكبرى لابن سعد ج١ ص٤٥٢

والأرض .(١٤٣)

جب لڑائی کا وقت ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اپنے ہاتھوں کو اٹھائے، اللہ تعالیٰ سے "مدد اور جو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے وعدہ فرمایا تھا" کا سوال کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے: اے اللہ! اگر مشرکین اس جماعت پر غالب آ گئے تو شرک غالب ہو جائے گا اور تیرے لیے دین ثابت نہ رہے گا۔ جبکہ ابو بکر صدیق کہہ رہے تھے: اللہ کی قسم! اللہ ضرور آپ کی مدد فرمائے گا اور ضرور آپ کے چہرہ کو اونچا فرمائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کے کندھوں کے پاس ہزار فرشتے قطار باندھے ہوئے اتارے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو بکر! خوش ہو جا...... یہ جبریل...... ٹھوڑی کے نیچے سے گھمائے بغیر...... زرد عمامہ پہنے ہوئے، آسمان و زمین کے درمیان اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے ہیں۔

(**۱۳۱**): جناب عروۃ کہتے ہیں:

نزل جبريل يوم بدر على سيماء الزبير بن العوام وهو معتجر بعمامة صفراء.(١٤٤)

حضرت جبریل علیہ السلام بدر کے دن جناب زبیر بن عوام کی علامت پر نازل ہوئے اور آپ...... ٹھوڑی کے نیچے سے نکالے بغیر...... زرد عمامہ باندھے ہوئے تھے۔

فرشتوں کے زرد عمامے

(**۱۳۲**): جناب عبد اللہ بن زبیر سے مروی ہے...... فرمایا:

ان الزبير كانت عليه ملاءة صفراء يوم بدر ، فاعتم بها ، فنزلت الملائكة يوم

*الاعتجار: ليُّ الثوب على الرأس من غير ادارة تحت الحنك وفى بعض العبارات هو لف العمامة دون التلحى.(تاج العروس ص٣١٥٨)

(١٤٣): دلائل النبوة للبيهقي ج٣ص٣٨

(١٤٤): المعجم الكبير للطبراني ج١ص١٠٥ ، فضائل الخلفاء الراشدين لأبي نعيم الأصبهاني رقم الحديث ١١٢ ، قال الهيثمي في مجمع الزوائد رواه الطبراني وهو مرسل صحيح الاسناد .ج٦ص٨٤

بدرعلى نبى الله صلى الله تعالى عليه وسلم معمّمين بعمائم صفر .(١٤٥)

بدر کے دن جناب زبیر پر زرد چادر تھی تو آپ نے اس کا عمامہ باندھ لیا۔ پس فرشتے بدر کے دن اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر زرد عمامے باندھے نازل ہوئے۔

(۱۳۳): عبداللہ بن زبیر کے پوتے جناب عباد بن حمزہ فرماتے ہیں:

ان الزبير بن العوام كانت عليه عمامة صفراء معتجرا بها ، فنزلت الملائكة وعليهم عمائم صفر .(١٤٦)

جناب زبیر بن عوام پر زرد عمامہ تھا جسے آپ ٹھوڑی کے نیچے سے نکالے بغیر لپیٹے ہوئے تھے پس فرشتے اس حال میں نازل ہوئے کہ ان پر زرد عمامے تھے۔

(۱۳۴): انہی عباد بن حمزہ سے مروی ہے:

ان الملائكة نزلت يوم بدر، وهم طير بيض ، عليهم عمائم صفر ، وكانت على الزبير يومئذ عمامة صفراء من بين الناس، فقال النبى صلى الله تعالى عليه وسلم:نزلت الملائكة على سيما أبى عبد الله.وجاء النبى صلى الله عليه وسلم وعليه عمامة صفراء.(١٤٧)

یعنی بدر والے دن فرشتے اس حال میں اترے کہ وہ سفید پرندوں کی طرح تھے، ان پر زرد عمامے تھے۔ اور اس دن لوگوں میں سے جناب زبیر پر زرد عمامہ تھا تو نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے ابوعبداللہ (یعنی جناب زبیر) کی علامت پر اترے ہیں۔ اور نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ پر زرد عمامہ تھا۔

---

(١٤٥): تفسير الطبرى ج٧ص١٨٨ ، تاريخ مدينة دمشق ج١٨ص٣٥٣

(١٤٦): المصنف لابن أبى شيبة الكوفى ج٦ص١٩ ، ج٧ص٥٩٣ ، ج٨ص٤٧٩ ، المستدرك على الصحيحين للحاكم رقم الحديث ٥٥٦٦ ، تفسير الطبرى ج٧ص١٨٨ ، تفسير ابن أبى حاتم ج١٤ ص٤٨٣ ، الطبقات الكبرى لابن سعد ج٣ ص١٠٣

(١٤٧): شرح مذاهب أهل السنة لابن شاهين رقم الحديث ١٦٢ ، فضائل الخلفاء الراشدين لأبى نعيم الأصبهانى رقم الحديث ١١٣ ، تاريخ مدينة دمشق ج١٨ ص٣٥٤

(۱۳۵): یحیی بن عباد سے مروی ہے:

ان الزبير كان عليه يوم بدر عمامة صفراء معتجرا بها فنزلت الملائكة عليهم عمائم صفر .(۱۴۸)

جناب زبیر پر بدر کے دن زرد عمامہ تھا جسے آپ ٹھوڑی کے نیچے سے نکالے بغیر لپیٹے ہوئے تھے۔ پس فرشتے نازل ہوئے توان پر زرد عمامے تھے۔

(۱۳۶): ہشام اپنے والد سے راوی ...... فرمایا:

ان الزبير كانت عليه عمامة صفراء يوم بدر ، فنزلت الملائكة عليها عمائم صفر .(۱۴۹)

جناب زبیر پر بدر کے روز زرد عمامہ تھا...... پس فرشتے نازل ہوئے توان پر بھی زرد عمامے تھے۔

(۱۳۷): ہشام بن عروۃ کہتے ہیں:

نزلت الملائكة يوم بدر على خيل بلق، عليهم عمائم صفر . وكان على الزبير يومئذ عمامة صفراء.(۱۵۰)

بدر کے روز فرشتے چتکبرے گھوڑوں پر اترے...... ان پر زرد عمامے تھے۔ اور جناب زبیر پر اس دن زرد عمامہ تھا۔

(۱۳۸): امام باقر رضی الله تعالی عنه سے مروی ہے...... فرمایا:

كانت على الزبير بن العوام يوم بدر عمامة صفراء ، قال: فنزلت الملائكة وعليهم عمائم صفر .(۱۵۱)

جناب زبیر بن عوام پر بدر کے روز زرد عمامہ تھا۔ فرمایا: پس فرشتے اس حال میں اترے کہ ان پر

(۱۴۸): تفسیر ابن أبی حاتم الرازی ج۳ ص۱۶۵

(۱۴۹): فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل رقم الحديث ۱۲۴۹ ، تاريخ مدينة دمشق ج۱۸ ص۳۵۴

(۱۵۰): تفسير الطبری ج۷ ص۱۸۸ ورواه عبد الرزاق فی التفسير عن هشام بن عروة عن أبيه ج۱ ص۴۵۱

(۱۵۱): تاريخ مدينة دمشق ج۱۸ ص۳۵۴

زرد عمامے تھے۔

(۱۳۹): ابوالملیح اپنے والد سے راوی...... فرمایا:

نزلت الملائكة يوم بدر على سيماء الزبير عليها عمائم صفر .(١٥٢)

بدر کے روز فرشتے جناب زبیر کی علامت پر اترے...... ان پر زرد عمامے تھے۔

(۱٤٠): بدری صحابی جناب ابواسید الساعدی رضی الله تعالى عنه سے متعلق مروی ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے:

لو أن بصرى فرج منه ، ثم ذهبتم معى الى أحد ، لأخبرتكم بالشعب الذى خرجت منه الملائكة فى عمائم صفر قد طرحوها بين أكتافهم.(١٥٣)

اگر میری نگاہ کھول دی جائے ، پھر تم میرے ساتھ احد چلو تو میں تمہیں وہ گھاٹی بتاؤں جس سے فرشتے زرد عماموں میں باہر آئے تھے جنہیں وہ اپنے کندھوں کے درمیان ڈالے ہوئے تھے۔

(۱٤۱): جناب خیر بن عبداللہ النساج فرماتے ہیں کہ مجھ سے جناب ابراہیم خواص نے فرمایا:

عطشت عطشا شديدا بالحاجز فسقطت من شدة العطش ، فاذا أنا بماء قد سقط على وجهي وجدت برده على فؤادى ففتحت عينى فاذا أنا برجل ما رأيت أحسن منه قط على فرس أشهب عليه ثياب خضر و عمامة صفراء وبيده قدح۔ أظنه قال من ذهب أو من جوهر۔ فسقانى منه شربة وقال لى :ارتدف خلفى ، فارتدفت ، فلم يبرح من مكانه حتى قال لى:ما ترى؟قلت:المدينة. قال:انزل واقرأ على رسول الله صلى الله عليه وسلم السلام وقل له:أخوك رضوان يقرأ عليك السلام.(١٥٤)

"حاجز" میں مجھے شدید پیاس لگی تو میں پیاس کی شدت سے گر گیا۔ پس اچانک میرے چہرے پر پانی پڑا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے دل پر پائی۔ پس میں نے آنکھ کھولی تو کیا دیکھتا ہوں کہ میں ایک شخص کے قریب ہوں ، جس سے زیادہ حسین میں نے کبھی نہ دیکھا...... سیاہی مائل سفید گھوڑے پر ، اس

(١٥٢):البحر الزخار مسند البزار ج٦ص٣٤٢

(١٥٣):تفسير الطبرى ج٧ص١٨٦

(١٥٤):حلية الأولياء ج٤ص٤١٣

پر سبز کپڑے اور زرد عمامہ ہے اور اس کے ہاتھ میں پیالہ ہے ۔ راوی نے کہا مجھے لگتا ہے کہ آپ نے فرمایا: سونے یا کسی پتھر کا ۔ پس مجھے اس سے ایک بار پلایا اور مجھ سے کہا: میرے پیچھے سوار ہو۔ پس میں ان کے پیچھے سوار ہو گیا۔ پس وہ اپنی جگہ سے ہٹے ہی نہیں کہ مجھ سے کہا: تم کیا دیکھتے ہو؟ میں نے کہا: مدینۂ طیبہ۔ فرمایا: اترو اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہ سلام عرض کرو اور آپ سے عرض کرو: آپ کا بھائی رضوان آپ پہ سلام عرض کر رہا ہے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کے زرد عمامے

صحابۂ کرام میں سے **مہاجرین اوّلین ، حضرت سیدنا زبیر بن عوام ، جناب عبداللہ بن عمر ، حضرت سیدنا عمرو بن العاص ، حضرت سیدنا عبداللہ بن بسر المازنی** رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا زرد عمامے باندھنا مروی ہے۔

مہاجرین اوّلین رضی اللہ عنہم

(۱۴۲): جناب سلیمان بن ابی عبداللہ فرماتے ہیں:

أدركت المهاجرين الاولين يعتمون بعمائم كرابيس سود وبيض وحمر وخضر وصفر ، يضع أحدهم العمامة على رأسه ويضع القلنسوة فوقها ثم يدير العمامة هكذا يعني على كوره۔ لا يخرجها من تحت ذقنه.(۱۵۵)

میں نے مہاجرین اوّلین کو سیاہ، سفید، سرخ، سبز، اور زرد اونی عمامے پہنتے پایا۔ ان میں کا ایک شخص عمامہ کو اپنے سر پر رکھتا اور ٹوپی کو عمامہ کے اوپر رکھتا، پھر عمامہ کو یوں گھماتا، یعنی اس کے پیچ پر، اسے اپنی ٹھوڑی کے نیچے سے نہ نکالتا۔

حضرت سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ

(۱۴۳): جناب عبداللہ بن زبیر سے مروی ہے...... فرمایا:

ان الزبير كانت عليه ملاءة صفراء يوم بدر فاعتم بها ، فنزلت الملائكة يوم بدر على نبي الله صلى الله تعالى عليه وسلم معمّمين بعمائم صفر.(۱۵٦)

---

(۱۵۵): أخرجه ابن أبي شيبة الكوفي المصنف ج٤ ص٤٨ بسند رجاله ثقات وابن راهويه في المسند ج٣ص٨٨٢ ، ٨٨٣

(۱۵٦): تفسير طبري ج٧ص١٨٨ ، تاريخ مدينة دمشق ج١٨ص٣٥٣

بدر کے دن جناب زبیر پر زرد چادر تھی تو آپ نے اس کا عمامہ باندھ لیا۔ پس فرشتے بدر کے دن اللہ عزوجل کے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر زرد عمامے باندھے نازل ہوئے۔

(۱۴۴): حضرت عبداللہ بن زبیر کے پوتے جناب عباد بن حمزہ فرماتے ہیں:

ان الزبير بن العوام كانت عليه عمامة صفراء معتجرا بها ، فنزلت الملائكة وعليهم عمائم صفر.(۱۵۷)

جناب زبیر بن عوام پر زرد عمامہ تھا جسے آپ ٹھوڑی کے نیچے سے نکالے بغیر لپیٹے ہوئے تھے پس فرشتے اس حال میں نازل ہوئے کہ ان پر زرد عمامے تھے۔

(۱۴۵): انہی عباد بن حمزہ سے مروی ہے:

ان الملائكة نزلت يوم بدر ، وهم طير بيض ، عليهم عمائم صفر ، وكانت على الزبير يومئذ عمامة صفراء من بين الناس ، فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم: نزلت الملائكة على سيما أبی عبد اللہ. وجاء النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم وعليه عمامة صفراء.(۱۵۸)

یعنی بدر والے دن فرشتے اس حال میں اترے کہ وہ سفید پرندوں کی طرح تھے، ان پر زرد عمامے تھے۔ اور اس دن لوگوں میں سے جناب زبیر پر زرد عمامہ تھا تو نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے ابوعبداللہ (یعنی جناب زبیر) کی علامت پر اترے ہیں۔ اور نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ پر زرد عمامہ تھا۔

(۱۴۶): یحیی بن عباد سے مروی ہے:

ان الزبير كان عليه يوم بدر عمامة صفراء معتجرا بها فنزلت الملائكة عليهم

(۱۵۷): المصنف لابن أبی شيبة الكوفی ج٦ص١٩ ، ج٧ص٥٩٣ ، ج٨ص٤٧٩ ، المستدرك على الصحيحين للحاكم رقم الحديث ٥٥٦٦ ، تفسير الطبری ج٧ص١٨٨ ، تفسير ابن أبی حاتم ج١٤ ص٤٨٣ ، الطبقات الكبرى لابن سعد ج٣ ص١٠٣

(۱۵۸): شرح مذاهب أهل السنة لابن شاهين رقم الحديث ١٦٢ ، فضائل الخلفاء الراشدين لأبی نعيم الأصبهانی رقم الحديث ١١٣ ، تاريخ مدينة دمشق ج١٨ ص٣٥٤

عمائم صفر .(١٥٩)

جناب زبیر پر بدر کے دن زرد عمامہ تھا جسے آپ ٹھوڑی کے نیچے سے نکالے بغیر لپیٹے ہوئے تھے۔پس فرشتے نازل ہوئے تو ان پر زرد عمامے تھے۔

(١٤٧): جناب عروۃ کہتے ہیں:

نزل جبريل يوم بدر على سيماء الزبير بن العوام وهو معتجر بعمامة صفراء .(١٦٠)

حضرت جبریل علیہ السلام بدر کے دن جناب زبیر بن عوام کی علامت پر نازل ہوئے اور آپ...... ٹھوڑی کے نیچے سے نکالے بغیر......زرد عمامہ باندھے ہوئے تھے۔

(١٤٨): ہشام اپنے والد سے راوی......فرمایا:

ان الزبير كانت عليه عمامة صفراء يوم بدر ، فنزلت الملائكة عليها عمائم صفر .(١٦١)

جناب زبیر پر بدر کے روز زرد عمامہ تھا۔پس فرشتے نازل ہوئے تو ان پر بھی زرد عمامے تھے۔

(١٤٩): ہشام بن عروۃ کہتے ہیں:

نزلت الملائكة يوم بدر على خيل بلق ، عليهم عمائم صفر. وكان على الزبير يومئذ عمامة صفراء .(١٦٢)

بدر کے روز فرشتے چتکبرے گھوڑوں پر اترے......ان پر زرد عمامے تھے۔اور جناب زبیر پر

---

(١٥٩): تفسير ابن أبي حاتم الرازي ج٣ ص١٦٥

(١٦٠): المعجم الكبير للطبراني ج١ص١٠٥ ، فضائل الخلفاء الراشدين لأبي نعيم الأصبهاني رقم الحديث ١١٢ قال الهيثمي في مجمع الزوائد رواه الطبراني وهو مرسل صحيح الاسناد. ج٦ص٨٤

(١٦١): فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل رقم الحديث ١٢٢٩ ، تاريخ مدينة دمشق ج١٨ ص٣٥٤

(١٦٢): تفسير الطبري ج٧ص١٨٨ ورواه عبد الرزاق في التفسير عن هشام بن عروة عن أبيه ج١ص٤٥١

اس دن زرد عمامہ تھا۔

(**۱۵۰**): امام باقر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے...... فرمایا:

كانت على الزبير بن العوام يوم بدر عمامة صفراء ، قال: فنزلت الملائكة وعليهم عمائم صفر. (١٦٣)

جناب زبیر بن عوام پر بدر کے روز زرد عمامہ تھا۔ فرمایا: پس فرشتے اس حال میں اترے کہ ان پر زرد عمامے تھے۔

(**۱۵۱**): ابوالملیح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں...... فرمایا:

نزلت الملائكة يوم بدر على سيماء الزبير عليها عمائم صفر. (١٦٤)

بدر کے روز فرشتے جناب زبیر کی علامت پر اترے...... ان پر زرد عمامے تھے۔

(**۱۵۲**): انہی ابوالملیح کے والد سے دوسری روایت میں ہے:

نزلت الملائكة يوم بدر وعليها العمائم ، وكانت على الزبير يومئذ عمامة صفراء. (١٦٥)

بدر کے روز فرشتے اس حال میں نازل ہوئے کہ ان پر عمامے تھے اور جناب زبیر پر اس دن زرد عمامہ تھا۔

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

(**۱۵۳**): جناب زید بن اسلم سے، جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے متعلق مروی ہے:

انه كان يستحب الصفرة حتى في العمامة ، وزعم أن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان يستحب الصفرة. (١٦٦)

---

(١٦٣): تاريخ مدينة دمشق ج١٨ص٣٥٤

(١٦٤): البحر الزخار مسند البزار ج٦ص٣٤٢

(١٦٥): المعجم الكبير للطبراني ج١ص٢١٩ ، تاريخ مدينة دمشق ج١٨ص٣٥٤

(١٦٦): مسند عبد بن حميد ج٢ص٤٥٩

یعنی آپ زردی کو پسند کیا کرتے تھے یہاں تک کہ عمامہ میں۔اور سمجھتے تھے کہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم زردی کو پسند فرمایا کرتے تھے۔

سیدنا عمرو بن العاص ﷛

(۱۵٤): واقدی نے معارکِ فلسطین کے بیان میں ذکر کیا:

وخرج عمرو نحو القوم وعليه درعه ومن فوقه جبة صوف وعلى رأسه عمامة من صنع اليمن مصبوغة صفراء قد أدراها على رأسه كورا وأرخى لها عذبة.(۱٦۷)

اور جناب عمرو (دشمن) قوم کی جانب نکلے جبکہ آپ پر آپ کی زرہ اور اس سے اوپر اون کا جبہ تھا۔جبکہ آپ کے سر پر یمن کا بنا ہوا، رنگا ہوا زرد عمامہ تھا جسے آپ پیچ کی صورت میں لپیٹے ہوئے اور اس کا شملہ چھوڑے ہوئے تھے۔

سیدنا عبد اللہ بن بسر ﷛

(۱۵۵): عمران بن بشر الحضرمی کہتے ہیں:

رأيت عبد الله بن بسر المازني صاحب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وعليه عمامة صفراء او رداء أصفر.(۱٦۸)

میں نے صحابیِ رسول (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) حضرت عبداللہ بن بسر المازنی کو دیکھا جبکہ آپ پر زرد عمامہ یا زرد چادر تھی۔

خلاصۂ کلام

یہ مع التکرار اکتیس (۳۱) احادیث ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم، جناب جبرئیل علیہ السلام، ملائکہ عظام اور صحابۂ کرام کے زرد عمامے پہننے پر دلالت کرتی ہیں۔

---

(۱٦۷): فتوح الشام للواقدی ص۲٦۷

(۱٦۸): مسند الحارث رقم الحدیث ۵٦٦

دھاری دار سرخ عمامہ

نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے سرخ دھاری دار عمامہ بھی باندھا۔(**۱۵٦**): جناب انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے......فرمایا:

رایت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم یتوضا وعلیہ عمامۃ قطریۃ * فادخل یدہ من تحت العمامۃ فمسح مقدّم راسہ ولم ینقض العمامۃ.(١٦٩)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو وضوء کرتے دیکھا جبکہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر قطری عمامہ تھا۔پس آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک عمامہ کے نیچے سے داخل کر کے اپنے سر کے اگلے حصے کا مسح فرمایا اور عمامہ کو کھولا نہیں۔

اور قطری کپڑا سرخی والے دھاری دار کپڑے کو کہا جاتا ہے......ابن الاثیر"ثوب قطری" کے تحت رقمطراز ہیں:

ھو ضرب من البرود فیہ حمرۃ ولھا اعلام فیھا بعض الخشونۃ.(١٧٠)

وہ دھاری دار کپڑوں کی ایک قسم ہے جس میں سرخی ہوتی ہے اور ان پر نقوش اور قدرے کھردرا پن ہوتا ہے۔

---

*قال الزبیدی فی تاج العروس (ص٣٤١٠) ما نصہ:وقال شمر عن البکراوی: البرود القطریۃ حمر لھا أعلام فیھا بعض الخشونۃ۔وقال خالد بن جنبۃ:ھی حلل تعمل بمکان لا أدری أین ھو۔قال: وھی جیاد وقد رأیتھا وھی حمر تأتی من قبل البحرین۔اھ ومثلہ فی لسان العرب لابن منظور(ج٥ص١٠٥)

(١٦٩):سنن أبی دواد رقم الحدیث ١٢٦، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث ٥٥٧، السنن الکبری للبیہقی ج١ص٦١، المستدرک علی الصحیحین للحاکم ج٢ص٥٦١، معرفۃ السنن والآثار للبیہقی ج١ص١٩٧، الأحادیث المختارۃ للضیاء المقدسی ج٢ص٤٩٩، أخلاق النبی لأبی الشیخ الأصبہانی رقم الحدیث ٢٩٥

(١٧٠):النہایۃ فی غریب الأثر ج٤ص١٢٩

تنبیہ هام: ملحوظ رہے کہ قطری عمامہ، جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے پہنا، اس کپڑے سے عبارت ہے جس میں سرخ خطوط ہوں نہ کہ خالص سرخ...... جیسا کہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عید کے دن سرخ حلہ زیب تن فرماتے تھے......اور اس حلہ سے مراد وہ دو یمنی کپڑے ہیں جن میں سرخ و سبز خطوط ہوں نہ کہ خالص سرخ، جیسا کہ امام ابن الھمام نے فتح القدیر (ج ۲ ص ۲۴۹) میں اس امر کی تصریح فرمائی ہے۔ اور عمامہ شریفہ سے متعلق ہمارے دعوی کی دلیل یہ ہے کہ "قطری کپڑا"، "برود" کی ایک قسم ہے اور "بُرد" سے متعلق القاموس (ج ۱ ص ۲۶۰) پھر تاج العروس (ص ۱۸۸٤) میں ہے کہ وہ "ثوب مخطَّط" یعنی لائنوں والا کپڑا ہے۔ واللہ تعالی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم.

جناب جبرئیل کا سرخ عمامہ

(**۱۵۷**): سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے......فرمایا:

رأیت جبریل علیہ السلام علیہ عمامة حمراء ، یرخیھا بین کتفیہ.(۱۷۱)

میں نے جناب جبریل علیہ السلام پر سرخ عمامہ دیکھا جسے آپ اپنے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکائے ہوئے تھے۔

ملائکۂ کرام کے سرخ عمامے

(**۱۵۸**): عطاء بن ابی رباح، حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا:

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی قولہ "مسوّمین" ، قال: معلمین ، وکانت سیماء الملائکة یوم بدر عمائم سود ، ویوم أحد عمائم حمر .(۱۷۲)

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمان باری تعالی "مسوّمین" سے متعلق فرمایا: "معلمین" یعنی نشان لگے ہوئے۔ اور بدر کے دن فرشتوں کی علامت سیاہ عمامے تھے اور اُحد کے دن سرخ عمامے۔

---

(۱۷۱): المعجم الأوسط للطبرانی رقم الحدیث ۵۷۷۸

(۱۷۲): المعجم الکبیر للطبرانی ج ۹ ص ۳۹۵

(۱۵۹):اور مقسم، جناب عبداللہ بن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

كان سيماء الملائكة يوم بدر عمائم بيض قد ارسلوها الى ظهورهم، ويوم حنين عمائم حمر، ولم يقاتل الملائكة في يوم الا يوم بدر انّما كانوا يكونون عددا ومددا لا يضربون.(۱۷۳)

بدر کے روز فرشتوں کی علامت سفید عمامے تھی جنہیں وہ اپنی پشتوں کی جانب چھوڑے ہوئے تھے اور حنین کے روز سرخ عمامے۔ اور فرشتوں نے یوم بدر کے علاوہ کسی دن قتال نہ فرمایا۔ وہ تو محض عدد (بڑھانے کے لیے) اور مدد ہوتے تھے، وار نہ کرتے۔

صحابہ کرام ﷺ کے سرخ عمامے

مہاجرین اوّلین ﷺ

(۱۶۰):سلیمان بن ابی عبداللہ فرماتے ہیں:

أدركت المهاجرين الاولين يعتمون بعمائم كرابيس سود وبيض و حمر وصفر، يضع أحدهم العمامة على رأسه ويضع القلنسوة فوقها ثم يدير العمامة هكذا۔ يعني على كوره۔لا يخرجها من تحت ذقنه.(۱۷٤)

میں نے مہاجرین اوّلین کو سیاہ، سفید، سرخ، سبز، اور زرداونی عمامے پہنتے پایا۔ ان میں کا ایک شخص عمامہ کو اپنے سر پر رکھتا اور ٹوپی کو عمامہ کے اوپر رکھتا، پھر عمامہ کو یوں گھماتا، یعنی اس کے پیچ پر، اسے اپنی ٹھوڑی کے نیچے سے نہ نکالتا۔

حضرت سیدنا ابودجانہ

(۱۶۱):واقدی رحمہ اللہ تعالی، غزوۂ احد کے بیان میں رقمطراز ہیں:

جعل أبو دجانة يليح اليهم بعمامة حمراء على رأسه فعرفوه فرجعوا، أو

---

(۱۷۳):المعجم الكبير للطبراني ج۱۰ ص۸۲، دلائل النبوة للبيهقي ج۳ص۵٤، تاريخ الرسل والملوك للطبري ج۱ص۴۵۰

(۱۷٤):أخرجه ابن أبي شيبة الكوفي في المصنف ج۶ص۴۸ بسند رجاله ثقات وابن راهويه في المسند ج۳ص۸۸۲، ۸۸۳

بعضهم.(١٧٥)

حضرت ابودجانہ رضی اللہ تعالی عنہ مسلمانوں کی طرف سرخ عمامہ ......جوان کے سر پر تھا......سے اشارہ کرنے لگ گئے تو مسلمانوں نے انہیں پہچان لیا۔پس وہ سب یا ان کے بعض لوٹ آئے۔

(١٦٢): خالد بن رباح، بنی ساعدہ کے کچھ بزرگوں سے راوی......فرمایا:

قتل أبو دجانة الحارث أبا زينب و كان يومئذ معلما بعمامة حمراء .(١٧٦)

حضرت ابودجانہ رضی اللہ تعالی عنہ نے ابوزینب الحارث کو قتل فرمایا جبکہ اس دن آپ کی علامت سرخ عمامہ تھی۔

حضرت سیدنا خالد بن ولید

(١٦٣): واقدی رحمه الله تعالی نے فتح رستن کے بیان میں ذکر فرمایا:

و كان خالد بن الوليد رضى الله عنه قدعمم نفسه بعمامة حمراء و كانت تلك العمامة عمامته في الحرب.(١٧٧)

اور جناب خالد بن ولید سرخ عمامہ باندھے ہوئے تھے اور (بالعموم) جنگ میں آپ کا وہی عمامہ ہوا کرتا تھا۔

تابعین کرام کے سرخ عمامے

جناب شعبی

(١٦٤): اسود بن شیبان کہتے ہیں:

رأيت الشعبي بالكوفة عليه دراعة حمراء ، ليس عليه رداء ، و عمامة حمراء.(١٧٨)

میں نے جناب شعبی کو کوفہ میں دیکھا، آپ پر سرخ جبہ......آپ پر چادر نہ تھی......اور سرخ

(١٧٥): المغازی للواقدی ص٢٩٤

(١٧٦): المغازی للواقدی ص٦٥٣

(١٧٧): فتوح الشام للواقدی ص١١٨

(١٧٨): الطبقات الكبرى لابن سعد ج٦ص٢٥٢

عمامہ تھا۔

الحاصل

حاصل کلام یہ ہے کہ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے دیگر کئی رنگوں کے عمامے پہننا منقول ہے یوں ہی سرخ دھاری دار عمامہ پہننا بھی مروی ہے۔اور یوں ہی حضرت سیدنا جبریل علیہ السلام، ملائکہ کرام، صحابۂ کرام اور تابعین میں سے جناب شعبی رضی اللہ تعالی عنہم کا سرخ عمامہ پہننا منقول ہے۔لیکن واضح رہے کہ ہم پہلے بھی تصریح کر چکے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے جو سرخ عمامہ منقول ہے اس سے مراد سرخ دھاری دار ہے نہ کہ خالص سرخ۔واللہ جل مجدہ اعلم.

سبز عمامہ

فرشتوں کے سبز عمامے

(**۱۶۵**): ہشیم، حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

کانت سیما الملائکۃ یوم بدر عمائم بیض قد أرسلوھا الی ظھورھم ویوم حنین عمائم خضر ولم تقاتل الملائکۃ یوما الا یوم بدر، انما کانوا یکثرون عددا ومددا لا یضربون.(۱۷۹)

بدر کے روز فرشتوں کی علامت سفید عمامے تھے جنہیں وہ اپنی پشتوں کی جانب چھوڑے ہوئے تھے اور حنین کے روز سبز عمامے۔روز بدر کے علاوہ کسی دن بھی فرشتوں نے قتال نہ کیا۔وہ تو محض تعداد

(۱۷۹): دلائل النبوۃ لأبی نعیم الأصبھانی رقم الحدیث ۳۹۴ وقد ذکر فی معالم التنزیل للبغوی ج۳ص۳۳۳ ولباب التأویل فی معانی التنزیل للخازن ج۳ص۱۶۷ والتفسیر الوسیط للطنطاوی ص۱۷۸۹

بڑھانے اور مدد کے لیے ہوتے، وار نہ کرتے۔

مہاجرین اوّلین کے سبز عمامے

(۱٦٦): سلیمان بن ابی عبداللہ فرماتے ہیں:

أدركت المهاجرين الاولين يعتمون بعمائم كرابيس سود وبيض وحمر وخضر وصفر، يضع أحدهم العمامة على رأسه ويضع القلنسوة فوقها ثم يدير العمامة هكذا - يعني على كوره - لايخرجها من تحت ذقنه. (۱۸۰)

میں نے مہاجرین اوّلین کو سیاہ، سفید، سرخ، سبز، اور زرد اونی عمامے پہنتے پایا۔ ان میں کا ایک شخص عمامہ کو اپنے سر پر رکھتا اور ٹوپی کو عمامہ کے اوپر رکھتا، پھر عمامہ کو یوں گھماتا، یعنی اس کے پیچ پر، اسے اپنی ٹھوڑی کے نیچے سے نہ نکالتا۔

تنبیه: راقم کی نظر قاصر سے کوئی ایسی حدیث نہیں گزری جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم کا سبز عمامہ پہننا مذکور ہو۔ سوائے ایک حدیث کے...... لیکن وہ حدیث جہاں کتاب غیر معتبر میں ہے وہاں اس میں ایسے کلمات بھی موجود ہیں جن کے موضوع ہونے کی محدثین کرام نے تصریح کی ہے۔ لہٰذا اس کا ذکر مناسب نہیں۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ بعض علمائے اسلام نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم کے عمامۂ مبارکہ کے الوان میں سبز رنگ بھی شمار کیا ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمه الله تعالی رقمطراز ہیں:

مسئله: در بستن دستار سنت آنست که سفید باشد بے آمیزش رنگ دیگر ودستار مبارك آنحضرت صلی الله تعالى عليه وسلم اكثر اوقات سفید بود و گاهی دستار سیاه واحیانا سبز۔ (۱۸۱)

یعنی پگڑی باندھنے میں سنت یہ ہے کہ سفید ہو کسی دوسرے رنگ کی آمیزش نہ ہو۔ اور آنحضرت صلی الله تعالى عليه وسلم کی دستار مبارک اکثر اوقات سفید ہوا کرتی تھی اور کبھی سیاہ پگڑی اور بعض

(۱۸۰): أخرجه ابن أبي شيبة الكوفي في المصنف ج٦ ص٤٨ بسند رجاله ثقات وابن راهويه في المسند ج٣ ص٨٨٢، ٨٨٣

(۱۸۱): ضياء القلوب في لباس المحبوب ص١

اوقات سبز۔

علاوہ ازیں رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے نزدیک رنگوں میں سے سبز رنگ نہایت درجہ محبوب تھا۔(۱۶۶): حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

كان أحب الألوان الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الخضرة.(۱۸۲)

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو تمام رنگوں میں سے زیادہ محبوب سبز رنگ تھا۔

اور خاص لباس میں بھی سبز رنگ کا محبوب ہونا مروی ہے۔(۱۶۷): یہی جناب انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

كان أعجب اللباس الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الثياب الخضر.(۱۸۳)

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ لباس سبز کپڑے تھے۔

اور ماقبل میں ہم بیان کر چکے کہ کپڑوں کے عموم میں عمامہ بھی داخل ہو جاتا ہے۔لہذا ان احادیث سے استدلال کرتے ہوئے کوئی شخص اگر یہ کہے کہ: **رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو عمامہ شریفہ کے تمام رنگوں میں سے زیادہ محبوب سبز رنگ تھا تو شاید اس کی بات بعید نہ ہو۔** واللہ عز اسمہ اعلم۔

حضرت عیسی علیہ السلام کا سبز عمامہ

علاوہ ازیں حضرت سیدنا عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام جب قیامت کے قریب زمین پہ نزول فرمائیں گے تو آپ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے سر اقدس پر جو عمامہ ہوگا اس

(۱۸۲): شعب الأيمان للبيهقي رقم الحديث ٦٠٦١، المعجم الأوسط للطبراني رقم الحديث ٥٨٩٢، ٨٢٥٨، مسند الشاميين للطبراني رقم الحديث ٢٥٣٢، ناسخ الحديث ومنسوخه لابن شاهين رقم الحديث ٦٠٠ وأورده الهيثمي في مجمع الزوائد ثم قال: رواه البزار والطبراني في الأوسط ورجال الطبراني ثقات ج٢ص٣٠٨

(۱۸۳): ناسخ الحديث ومنسوخه لابن شاهين رقم الحديث ٥٩٩

کا رنگ سبز کا ہوگا۔ شیخ مورخ یوسف بن یحیی بن علی المقدسی الشافعی السلمی (المتوفی ۶۸۵ھ) ''عقد الدرر فی اخبار المنتظر'' میں رقمطراز ہیں:

ثم یامر اللہ عزوجل جبریل أن یھبط بعیسی علیھما السلام الی الارض، وھو فی السماء الثانیة، فیأتیه فیقول: یاروح اللّٰہ وکلمته اربک یامرک بالنزول الی الأرض. فینزل ومعه سبعون الفا من الملائکة، وھو بعمامة خضراء. (۱۸۴)

پھر اللہ ﷻ جناب جبریل علیہ السلام کو، حضرت سیدنا عیسی علی نبینا وعلیه الصلوۃ والسلام کو زمین کی طرف اتارنے کا حکم فرمائے گا، اور آپ دوسرے آسمان پہ ہیں۔ پس جناب جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آکر عرض کریں گے: اے روح اللہ اور کلمۃ اللہ! آپ کا پروردگار آپ کو زمین کی طرف اترنے کا حکم فرماتا ہے۔ پس حضرت عیسی علی نبینا وعلیه الصلوۃ والسلام اس حال میں نزول فرمائیں گے کہ آپ کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہونگے اور آپ سبز عمامہ (پہنے) ہونگے۔

علامہ مناوی ''فیض القدیر شرح الجامع الصغیر'' میں رقمطراز ہیں:

ثم یھبط عیسی الی الأرض وھو متعمم بعمامة خضراء متقلد بسیف راکب علی فرسه وبیدہ حربة فیأتی الیه فیطعنه بھا فیقتله اھ(۱۸۵)

پھر جناب عیسی علی نبینا وعلیه الصلوۃ والسلام زمین کی جانب اتریں گے جبکہ آپ سبز عمامہ پہنے، گلے میں تلوار لٹکائے، اپنے گھوڑے پر سوار ہونگے اور آپ کے دست اقدس میں برچھی ہوگی۔ پس آپ دجال کے پاس آکر اسے اس برچھی سے مار کر قتل فرمادیں گے۔

اور اسی کی مثل عبارات "حاشیة البجیرمی علی الخطیب" (ج۳ص۳۹۲) اور "بریقة محمودیة فی شرح طریقة محمدیة وشریعة نبویة" (ج۱ص۴۴۴) میں بھی مذکور ہیں۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ صحابۂ کرام، ملائکۂ عظام علیھم الصلوۃ والسلام کا سبز عمامہ پہننا احادیث طیبہ میں وارد ہوا ہے۔ اور سبز رنگ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم کا محبوب ترین رنگ ہے، نیز بعض علماء نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم کے عمامہ مبارکہ کے رنگوں میں

(۱۸۴): عقد الدرر فی أخبار المنتظر (ص۶۰)

(۱۸۵): فیض القدیر شرح الجامع الصغیر للمناوی ج۳ص۷۱۸

سبز رنگ شمار کیا ہے۔اور حضرت سیدنا عیسی علی نبینا وعلیه الصلوۃ والسلام بھی قیامت کے قریب سبز عمامہ مبارکہ پہنے زمین کی جانب نزول فرمائیں گے اور کسی رنگ کی فضلیت کے لیے اسقدر کافی ہے۔واللہ تعالی اعلم.

حاصلِ کلام

اس مختصر کتاب میں ہم نے جو کچھ ذکر کیا اس کا حاصل یہ ہے کہ: رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کرام نے سیاہ، سفید، زرد، سرخ دھاری دار اور سبز عمامے پہنے۔ اور یوں ہی ملائکہ عظام سے متعلق بھی یہ پانچ رنگ منقول ہیں۔اور ان میں سے بعض تابعین باحسان سے متعلق بھی مروی ہیں۔اور رسول اللہ ﷺ کا سیاہ، سفید، زرد اور دھاری دار سرخ عمامہ پہننا منقول ہے اور یہی چار رنگ جناب جبرئیل علیہ السلام کے عمامہ سے متعلق مروی ہیں۔اور سبز رنگ رسول اللہ ﷺ کو سب رنگوں سے زیادہ محبوب تھا، اور بعض علماء نے آپ ﷺ کے لیے سبز رنگ کے عمامہ کا بھی ذکر کیا ہے۔اور حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام قربِ قیامت میں سبز عمامہ شریفہ پہنے جلوہ فرما ہونگے۔

راقم نے سبز عمامہ کے ذکر کو اس لیے مؤخر کیا کہ اللہ ﷻ آخرت میں اپنے اس گناہگار بندے کے سر پر سبز عمامہ رکھے اور اسے سبز لباس پہنائے۔وماذلک علی اللہ بعزیز وھو علی مایشاء قدیر.

وھذا آخر مایسرہ اللہ سبحانہ وتعالی لی من نقل الأحادیث والآثار، المتعلقة بلون العمامة المأثور المختار، وقد فرغت من تسوید ھذہ العجالة النافعة فی سبعة أیام، بعون الملک العلام، وکنت حینئذ ابن سبع وعشرین سنة۔

فان ظفرت أیھا الأخ بفائدة شاردة، فادع لی بحسن الخاتمة، وان ظفرت بعثرة قلم فادع لی بالتجاوز والمغفرة، فان صوحبکم قلیل البضاعة، فی تلک الصناعة، والعذر عند خیار الناس مقبول، واللطف من شیم السادات مأمول. وأنا أسال اللہ جل وعلا أن یجعله لوجھه خالصا، وأن ینفعنی به حین یکون الظل فی الآخرة قالصا، بحرمة

النبی الأمی، الهاشمی العربی، صلی اللّٰه جل وعلا علیه وعلی أبویه وآله وصحبه وأولاده وأزواجه وبارك وكرم وسلم عدد ما كان عدد ما يكون وعدد ما هو كائن فی علم اللّٰه جل وعلا.

بسم الله الرحمن الرحيم

عُجَالہ درفضائل ومسائل عمامہ

فضائل عمامہ

عمامہ کی اہمیت اور فضیلت کے لیے اس قدر کافی ہے کہ سرورِ عالم جنابِ رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ عالیہ نے اس کے پہننے کا نہایت درجہ اہتمام کیا۔ حتی کہ بعض اوقات جمعہ کے روز عمامہ میسر نہ ہوتا تو آقائے دوجہاں ﷺ کپڑے کے کچھ ٹکڑوں کو ملا کر عمامہ بنالیا کرتے تھے۔ جیسا کہ (۱) حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے، فرمایا:

ماخرج رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يوم الجمعة قط الا وهو معتم. وان كان فى ازار ورداء وان لم يكن عنده عمامة وصل الخرق بعضها الى بعض واعتم بها.

رسول اللہ ﷺ ہمیشہ جمعہ کے روز باعمامہ تشریف لائے اگرچہ آپ ﷺ تہبند و چادر میں ہی کیوں نہ ہوں۔ اور اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس عمامہ نہ ہوتا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کپڑے کے چند ٹکڑوں کو آپس میں ملا کر ان سے عمامہ باندھ لیتے۔ (الکامل لابن عدی ج۶ ص۳۳۹)

اور پھر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ان کے بعد تابعین باحسان اور آئمۂ عظام سے بھی عمامہ کا التزام ثابت ہے اور کسی فعل کی اہمیت کے لیے اس قدر کافی ہے۔ لیکن پھر بھی ہم عمامہ باندھنے کی اہمیت اور فضیلت میں چند احادیث ذکر کرتے ہیں تاکہ عمامہ کی اہمیت اور فضیلت مسلمانوں کی نظروں میں مزید اجاگر ہو۔

تنبیہ: واضح رہے کہ عمامہ کی فضیلت میں مروی احادیث میں اگرچہ ضعف ہے لیکن فضائل میں ضعاف مقبول ہیں۔ اور بعض پر جو وضع کا حکم ہے وہ ہمارے نزدیک محلِ کلام ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

عمامے لازم کرلو!

(۲): حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حبیبِ خدا ﷺ نے فرمایا:

علیکم بالعمائم فانھاسیماء الملائکۃ وارخوالھاخلف ظھورکم.

عمامے لازم کرلو کیونکہ یہ فرشتوں کی علامت ہیں اور اپنے پیٹھ پیچھے اس کا شملہ چھوڑو۔

(معجم کبیر للطبرانی ج۱۱ص۱۵)

(۳): اسی کے ہم لفظ حدیث جنابِ عبادہ سے بھی مروی ہے۔ (شعب الایمان للبیہقی رقم الحدیث۵۹۹۴)

ہمارے اور مشرکین کے درمیان فرق

(٤): حضرت رکانہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

فرق مابینناوبین المشرکین العمائم علی القلانس.

ٹوپیوں پر عمامے ہمارے اور مشرکوں کے درمیان فرق ہیں۔

(سنن ابی داود رقم الحدیث۳۵۵٦، جامع الترمذی رقم الحدیث ١٧٠٦! قال: حدیث غریب۔، المستدرک علی الصحیحین ۵۹۳۷، معجم کبیر للبطرانی ج٤ص٤٦٢، شعب الایمان للبیہقی رقم الحدیث۵۹۹۰)

عمامہ کفر اور اسلام کے درمیان روک

(۵): حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان العمامۃ حاجزۃ بین الکفروالایمان.

بے شک عمامہ ایمان اور کفر کے درمیان روک ہے۔

(السنن الکبری للبیہقی ج۱۰ص۱٤، مسند الطیالسی رقم الحدیث۱٤۷)

عمامہ اسلام کی علامت

(٦): عبدالاعلیٰ بن عدی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان العمامۃ سیماالاسلام وھی حاجزۃ بین المسلمین والمشرکین۔

بلاشبہ عمامہ اسلام کی علامت ہے اور یہ مسلمانوں اور مشرکوں کے درمیان روک ہے (کنز العمال ج۱۵ص٤۸۳)

دوسری امتوں کا خلاف کرو!

(۷): خالد بن معدان سے مروی ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اعتموا خالفوا علی الامم قبلکم.

عمامے باندھو، تم سے پہلی امتوں کا خلاف کرو! (شعب الایمان للبیہقی رقم الحدیث ۵۹۹۲)

عمامہ مسلمان کی علامت

(۸): حضرت علی المرتضیٰ ﷺ سے مروی ہے کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایتوا المساجد حسرا و مقنعین فان ذلک من سیماء المسلمین.

مسجدوں کو ننگے سر اور عمامہ پہنے آؤ کیونکہ یہ عمامہ مسلمانوں کی علامات سے ہے۔

(الکامل لابن عدی ج۶ص۴۱۹، ۴۲۰ قال نجم القاسمی: اشیر ب "ذلک" الی التقنع کما یشیر الیہ الروایۃ المذکورۃ فی الکامل قبل ھذہ وسیأتی ان شاء اللہ جل وعلا واللہ عزاسمہ اعلم)

امت کے لیے بشارت

(۹): جنابِ رُکانہ سے مروی ہے کہ حبیبِ پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

لاتزال امتی علی الفطرۃ مالبسوا العمائم علی القلانس۔

جب تک میری امت ٹوپیوں پر عمامے پہنتی رہے گی دینِ حق پر رہے گی۔

(الجامع الکبیر للسیوطی ص۱۷۹۹۷)

اللہ اور اس کے فرشتوں کا درود

(۱۰): حضرت ابوالدرداء ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

ان اللہ عزوجل وملئکتہ یصلون علی اصحاب العمائم یوم الجمعۃ.

بے شک اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے فرشتے جمعہ کے دن عمامہ پہننے والوں پہ درود بھیجتے ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء ج۲ص۳۴۹، الکامل لابن عدی ج۱ص۳۴۷، ضعفاء العقیلی ج۱ ص۱۱۵، مجمع الزوائد ج۲ص۱۷۲)

عبادتوں کے ثواب میں اضافہ

(۱۱): جنابِ سالم کہتے ہیں کہ میں اپنے والدِ گرامی جنابِ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

خدمت میں حاضر ہوا تو وہ عمامہ باندھ رہے تھے۔ جب فارغ ہوئے تو میری جانب متوجہ ہو کر فرمایا:

اتحب العمامة؟ کیا تم عمامہ سے محبت کرتے ہو؟

میں نے عرض کی: بلی!!! کیوں نہیں!!!

آپ نے فرمایا: اس سے محبت کرو اور اسے احسن انداز میں باندھو تم معزز و مکرم ہو جاؤ گے اور شیطان جب بھی تجھے دیکھے گا پلٹ جائے گا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

صلاة تطوع أو فريضة بعمامة تعدل خمسا وعشرين صلاة بلا عمامة وجمعة بعمامة تعدل سبعين جمعة بلا عمامة.

عمامہ کے ساتھ ایک نماز..... نفلی ہو یا فرضی ...... بغیر عمامہ کی پچیس نمازوں کے برابر ہے اور عمامہ کے ساتھ ایک جمعہ بغیر عمامہ کے ستر جمعہ کے برابر ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر فرمایا:

اي بني اعتم فان الملائكة يشهدون يوم الجمعة معتمين فيسلمون على أهل العمائم حتى تغيب الشمس.

اے بیٹے! عمامہ باندھ! کیونکہ فرشتے جمعہ کے روز عمامہ باندھے حاضر ہوتے ہیں، پس غروبِ آفتاب تک عمامے والوں پر سلام پیش کرتے رہتے ہیں۔ (تاریخ مدینۃ دمشق ۳۷ ص۳۵۴، ۳۵۵)

(**۱۲**): حضرت جابر ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

ركعتان بعمامة خير من سبعين ركعة بلاعمامة.

عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں بلا عمامہ ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔

(الجامع الصغير للسيوطي رقم الحديث ٦٨٧٤)

عمامہ پہنتے اتارتے ثواب

(**۱۳**): حضرت معاذ بن جبل ﷺ سے مروی ہے کہ حضورِ سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا:

العمائم تيجان العرب فاعتموا تزدادوا احلما ومن اعتم فله بكل كور حسنة فاذاحط فله بكل حطة حط خطيئة.

عمامے اہلِ عرب کا تاج ہیں۔ پس عمامہ پہنو تمہاری بردباری بڑھے گی۔ اور جو شخص عمامہ پہنے تو اس کے لیے ہر پیچ کے بدلے ایک نیکی ہے اور جب (دوبارہ پہننے کے لیے) اتارے تو اس کے لیے

ہر اتار پہ ایک خطا کی گئی ہے۔ (الامثال للرامهرمزی رقم الحدیث ۱۱۹)

امت کا امتیازی نشان

(۱۴): خالد بن معدان سے مروی ہے کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان الله اکرم هذه الامة بالعصائب و الالوية.

بے شک اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے عماموں اور جھنڈوں کے ساتھ اس امت کو عزت عطا فرمائی ہے۔

(جامع کبیر للسیوطی ص۸۳۵۷)

عمامہ سے بردباری

(۱۵): ابوالملیح الھذلی سے مروی ہے وہ اپنے والد سے راوی کہ جنابِ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اعتموا تزدادو حلما.

عمامہ پہنو بردباری بڑھے گی۔

(شعب الایمان للبیہقی رقم الحدیث۵۹۹۲ ، الکامل لابن عدی ج۶ص۶۱ ، معجم کبیر للطبرانی ج۱ص۲۱۸)

(۱۶): یہی الفاظ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی رسول اللہ ﷺ سے روایت کیے ہیں اور اس حدیث کو امام حاکم نے صحیح الاسناد قرار دیا ہے۔ (مستدرک علی الصحیحین رقم الحدیث۷۵۱۷)

عمامے فرشتوں کے تاج

(۱۷): حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو اپنے دستہائے مبارکہ سے عمامہ پہنانے کے بعد فرمایا:

هكذا تكون تيجان الملائكة.

فرشتوں کے تاج ایسے ہی ہوتے ہیں۔ (کنز العمال ج۱۵ص۴۸۴)

عمامے عرب کے تاج

(۱۸): حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

العمائم تيجان العرب.

عمامے عربوں کے تاج ہیں۔ (مسند الشہاب القضاعی رقم الحدیث ۶۷)

(۱۹): حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات ﷺ نے فرمایا:

العمائم تيجان العرب فاذاوضعواالعمائم وضع الله عزهم.

عمامے عربوں کے تاج ہیں، جب عرب عمامے اتار دیں گے تو اللہ ان کی عزت کم کر دے گا۔

(جامع کبیر للسیوطی ص١٤٢٦٦)

(٢٠): جنابِ مکحول سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

العمائم تيجان العرب فاذا نزعوهاذهب عزهم.

عمامے عربوں کے تاج ہیں، تو جب عرب عمامے اتار دیں گے تو ان کی عزت جاتی رہے گی۔

(جامع کبیر للسیوطی ص١٤٢٦٥)

(٢١): جنابِ زہری سے مروی ہے، فرمایا:

العمائم تيجان العرب.

عمامے عرب کے تاج ہیں۔ (شعب الایمان للبیہقی رقم الحدیث ٥٩٩٥)

عمامہ ہرمسلمان کا تاج

(٢٢): حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنابِ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ايتواالمساجد حسرا ومقنعين فان العمائم تيجان المسلمين.

برہنہ سر اور عمامے باندھے (بہرصورت) مسجدوں کو آؤ...... کیونکہ عمامے مسلمانوں کے تاج ہیں۔

(الکامل لابن عدی ج٦ص٤١٩)

عمامہ مومن کاوقار

(٢٣): حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آقائے دوجہاں ﷺ نے فرمایا:

العمائم وقار المؤمن وعزالعرب.

عمامے مومن کا وقار اور عرب کی عزت ہیں۔ (جامع کبیر للسیوطی ص١٤٢٦٧)

ہرپیچ پہ نور

(٢٤): جنابِ رکانہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

العمامة على القلنسوة فصل مابينناوبين المشركين يعطى يوم القيامة بكل كورة يدورهاعلى رأسه نور.

ٹوپی پر عمامہ ہمارے اور مشرکین کے درمیان فرق ہے۔ عمامہ باندھنے والا شخص جو پیچ بھی اپنے سر

پر گھماتا ہے، قیامت کے روز ہر پیچ کے بدلے اسے ایک نور عطا ہوگا۔ (جامع کبیر للسیوطی ص ۱٤٣٦٨)

بحمدہ تعالی یہ **چوبیس احادیث** ہیں جو عمامہ کی اہمیت وفضیلت سمجھنے کے لیے کافی ووافی ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالی اہلِ اسلام کو عمامہ کی سنت پہ کاربند فرمائے۔

مسائل عمامہ

عمامہ پہننا سنت ہے۔ فیض القدیر میں ہے: عمامہ انبیاء ومرسلین علی نبینا وعلیھم الصلوۃ والسلام کی سنت وعادت ہے۔ (فیض القدیر شرح جامع صغیر ج٤ ص٥٦٤)

تیسیر میں ہے: لبس العمامة سنة.

عمامہ پہننا سنت ہے۔ (تیسیر شرح جامع صغیر ج٢ ص١٦٩)

مرقات میں ہے: سنت یہ ہے کہ ٹوپی اور عمامہ دونوں پہنے۔ (مرقات ج١٣ ص٨٥)

فتاوی رضویہ میں ہے: عمامہ سنت لازمہ دائمہ ہے۔ (فتاوی رضویہ ج٦ ص٢٠٩)

نماز کے لیے عمامہ: نماز میں عمامہ نماز کی سنن سے نہیں بلکہ نماز کے مستحبات سے ہے۔ اعلیحضرت رضی اللہ تعالی رقمطراز ہیں: عمامہ مستحباتِ نماز سے ہے۔ (فتاوی رضویہ ج٧ ص٣٩٤)

مسئلہ: عمامہ کی موجودگی میں ننگے سر نماز پڑھنا جبکہ سستی اور کاہلی کی بنیاد پر ہو تو مکروہ ہے۔ (فتاوی عالمگیری ج٢ ص٣٦٩)

جمعہ کے روز عمامہ: عام حالات کی نسبت جمعہ کے لیے عمامہ کی زیادہ تاکید ہے۔ فیض القدیر میں ہے: سنت یہ ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جمعہ بغیر عمامہ کے نہ پڑھتے تھے۔ (فیض القدیر شرح جامع صغیر ج٤ ص٢٩٧)

تنبیہ: جمعہ کے روز عمامہ کی تاکید سے متعلق حدیث عمامہ کے فضائل میں مذکور ہو چکی ہے۔

مقتدی باعمامہ اور امام بلاعمامہ: مقتدی عمامہ پہنے ہوں اور امام صرف ٹوپی پہنے ہو تو نماز میں کوئی کراہیت نہیں۔ (مستفاد از فتاوی رضویہ ج٦ ص٦٣١)

عمامہ کا رنگ: عمامہ کے رنگوں سے متعلق تفصیلی بحث کتاب میں ہو چکی ہے لہذا کتاب کی طرف رجوع کی جائے۔

عمامہ کی لمبائی: آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے گھر میں پہننے والے عمامہ شریفہ کی لمبائی سات ذراع، یا، آٹھ ذراع بتائی گئی ہے۔ اور نمازِ پنج گانہ کے اوقات میں بارہ ذراع، جمعہ اور دونوں

عیدوں میں چودہ ذراع اور جنگ وغیرہ کے موقع پر پندرہ ذراع تک ہوتی تھی۔ (ضیاء القلوب ص۱)

مسئلہ: متاخرین کے نزدیک قاضی، مفتی، فقیہ، مشائخ اور غازی کا اکتیس ذراع تک دستار باندھنا جائز ہے۔ (ضیاء القلوب ص۱)

علماء کا عمامہ: علماء کے لیے لمبا عمامہ مستحسن ہے۔ (مجمع الانہر ج۸ ص۱۴۷۔ درمختار مع ردالمحتار ج۲۶ ص۳۴۷)

عمامہ کی چوڑائی: عمامہ کی چوڑائی نصف گز تک ہونی چاہیئے، یا اس سے کچھ کم یا اس سے کچھ زیادہ۔ (ضیاء القلوب ص۱)

فائدہ: ایک ذراع چوبیس انگلیوں کا ہے۔ (ضیاء القلوب ص۱)

ٹوپی پر عمامہ: افضل یہ ہے کہ عمامہ ٹوپی پر پہنے۔ جیسا کہ عمامہ کے فضائل میں جنابِ رکانہ والی حدیث (نمبر۴) مذکور ہوئی۔ لیکن اگر بغیر ٹوپی کے عمامہ باندھتا ہے تب بھی جائز ہے۔ علامہ علی قاری رحمہ اللہ تعالی نے مرقات میں مطلق عمامہ کی فضیلت کے بیان میں وارد ہونے والی احادیث ذکر کرنے کے بعد فرمایا: یہ احادیث عمامہ کی مطلقا فضیلت پر دلالت کرتی ہیں (یعنی بغیر ٹوپی کے ہو یا ٹوپی کے ساتھ) ہاں احادیث میں جمع بایں طور ہوگا کہ ٹوپی کے ساتھ عمامہ افضل ہے۔ (مرقات ج۱۳ ص۸۵۔۸۶)

عمامہ پہ نقش ونگار: عمامہ پہ چار انگشت برابر ریشم سے بیل بوٹے بنوانے کی رخصت ہے۔ یونہی عمامہ پر تین انگشت برابر چاندی سے نقش ونگار میں بھی امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کے نزدیک کچھ حرج نہیں۔ (درمختار مع ردالمحتار ج۲۶ ص۳۳۵)

عمامہ پہننے کا طریقہ: عمامہ دائیں ہاتھ سے پکڑے اور بسم اللہ بڑھے، اگر نیا عمامہ پہننے لگا ہے تو نیا کپڑا پہننے کی دعا بھی پڑھے۔ (سبل الھدی والرشاد ج۷ ص۲۸۱)

سنت یہ ہے کہ عمامہ کو پاکی کی حالت میں قبلہ رو ہو کر کھڑے ہو کر باندھے۔ (ضیاء القلوب ص۱)

عمامہ باندھنے میں پہلا پیچ دنی جانب لے جائے۔ (الفتاوی الرضویۃ ج۲۲ ص۱۹۹)

نیا عمامہ پہننے کی دعا: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جب نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے قمیص ہو یا عمامہ ہو، پھر فرماتے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْ ھٰذَا الثَّوْبَ فَلَکَ الْحَمْدُ اَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِہٖ وَخَیْرِ مَاصُنِعَ

لَهٗ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّمَاصُنِعَ لَهٗ.

(سنن ابی داود رقم الحدیث ۴۰۲۵، جامع الترمذی رقم الحدیث ۱۶۸۹، مسند احمد بن حنبل رقم الحدیث ۱۰۸۱۸، ۱۱۰۴۳)

بیٹھ کر عمامہ باندھنا: بلاعذر عمامہ بیٹھ کر نہ باندھےاور شلوار کھڑے ہو کر نہ پہنے۔(ضیاء القلوب ص۱)

تنبیہ: عمامہ بیٹھ کراور شلوار کھڑے ہو کر پہننے سے بھول اور محتاجی بڑھتی ہے۔(سبل الہدی والرشاد ج۷ص۲۸۲)

عمامہ کا شملہ: عمامہ کا شملہ چھوڑنا افضل ہےاور نہ بھی چھوڑے تب بھی جائز ہے۔ مرقات میں ہے کہ: نبی اکرم ﷺ کبھی عمامہ کا شملہ دونوں کاندھوں کے درمیان چھوڑتے اور بعض اوقات بغیر شملہ کے عمامہ پہنتے۔پس معلوم ہوا کہ ان امور میں سے ہر ایک کی بجا آوری سنت ہے۔(مرقات ج۱۳ص۸۴)

تحفۃ المحتاج میں ہے:شملہ چھوڑنا اور نہ چھوڑنا دونوں جائز ہیں لیکن شملہ چھوڑنا افضل ہے۔(تحفۃ المحتاج شرح المنہاج ج۱۰ص۱۲۰)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں:شملہ چھوڑنا مستحب اور سنن زوائدہ سے ہے،اس کے چھوڑنے پر ثواب وفضیلت ہےاور شملہ نہ چھوڑنے پر گناہ نہیں۔(ضیاء القلوب ص۱)

تنبیہ: سبل الہدی والرشاد میں ہے کہ:نماز کے لیے شملہ چھوڑنا مستحب اور اس کا ترک (یعنی نماز کی حالت میں بھی نہ چھوڑنا) مکروہ ہے۔(سبل الہدی والرشاد ج۷ص۲۸۰)

مسئلہ: اگر جاہلوں کے طعن وتمسخر کا اندیشہ ہو تو پنجگانہ نمازوں کے علاوہ شملہ نہ چھوڑے۔(مستفاد از ضیاء القلوب ص۱)

شملہ کی لمبائی: شملہ کی کم از کم مقدار چار انگلی کی برابر ہے۔(ضیاء القلوب ص۱)

عمامہ کے شملہ کو دونوں کندھوں کے بیچ پیٹھ کے درمیان تک چھوڑنا مستحب ہےاور ایک قول یہ ہے کہ بیٹھنے کے جگہ تک جائز ہےاور بعض نے بالشت بھر کہا ہے۔(مجمع الانہر ج۸ص۱۵۱،در مختار ج۲۹ص۳۳۸)

کون کتنا شملہ رکھے: شملہ کی چھ قسمیں ہیں: قاضی کے لیے پینتیس انگشت،خطیب کے لیے اکیس انگشت،عالم کے لیے ستائیس انگشت،متعلم کے لیے دس انگشت (فتاوی رضویہ میں ہے: متعلم کے لیے سترہ اور صوفی کے لیے سات انگشت ج۲۲ص۱۸۲)اور عام شخص کے لیے چار انگشت کے برابر

ہونا چاہیئے ۔(ضیاء القلوب ص۱)

دوشملے: دو شملے چھوڑنا بھی نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی سنتِ شریفہ سے ثابت ہے ،جیسا کہ عمرو بن حریث رضی اللہ تعالی عنہ کا ارشاد گرامی ہے:

کانی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم علی المنبر وعلیہ عمامۃ سوداء قدارخی طرفیھابین کتفیہ.(صحیح مسلم رقم الحدیث ۲۴۲۱)

گویا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو منبر پہ اس حال میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پہ سیاہ عمامہ ہے جس کے دونوں کنارے آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اپنے مبارک کندھوں کے درمیان چھوڑے ہوئے تھے۔

جنابِ ثوبان سے مروی ہے،فرمایا:

ان النبی صلی ﷺ کان اذااعتم ارخی عمامتہ بین یدیہ ومن خلفہ.

بے شک نبی ﷺ جب عمامہ پہنتے تو اپنے آگے اور اپنے پیچھے شملہ چھوڑتے۔

(معجم اوسط للطبرانی رقم الحدیث ۳۵۰)

شملہ کی جانب: شملہ کی جانب میں علماء کے کئی اقوال ہیں:(۱): آگے اور پیچھے دونوں جانب چھوڑے۔(۲): دائیں جانب چھوڑے۔(۳): بائیں جانب چھوڑے اور اس پہ کثیر صوفیاء کرام کا عمل رہا ہے۔(۴): پشت پہ دونوں کندھوں کے بیچ چھوڑے اور یہی زیادہ مشہور ہے۔(سبل الھدی والرشاد ج۷ص ۲۷۸ ، ۲۷۹)

طُرّہ رکھنا: طرہ کے طور پر سر سے اوپر چند انگل چھوڑنے کی ممانعت ثابت نہیں لہذا مباح ہے۔ہاں اگر کسی جگہ آوارہ وفساق کی عادت ہو تو اب اس سے بچنا چاہیئے۔(الفتاوی الرضویۃ ج۲۲ص ۲۰۰)

اعتجار: اعتجار یعنی عمامہ باندھنا اور سر کے بیچ کا حصہ کھلا چھوڑ دینا مکروہِ تحریمی ہے۔(فتاوی عالمگیری ج۳ص ۳۷۴ ، درمختار مع ردالمحتار ج۵ص ۶۲ ، ۶۳)

اعتجار نماز میں اور نماز کے علاوہ ہر حال میں مکروہ ہے۔(فتاوی عالمگیری ج۳ص ۳۷۴)

عمامہ کی صورت: آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا عمامہ شریفہ گنبد نما ہوا کرتا تھا۔(ضیاء القلوب ص ۲۰۱)

اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: عمامہ کی بندش گنبد نما ہو۔(الفتاوی الرضویۃ ج۲۲ص ۱۸۶)

عمامہ کھولنے کا طریقہ: جو شخص نئے سرے سے عمامہ باندھنا چاہے تو اسے چاہیئے کہ پیچ پیچ کر کے کھولے...... یکبارگی سر سے اٹھا کر زمین پر نہ ڈال دے۔(مجمع الانہر ج۸ص۱۶۱، ردالمحتار ج۲۹ص۳۴۰، ضیاء القلوب ص۱)

عمامہ پر مسح: دورانِ وضوء عمامہ پر مسح جائز نہیں۔(مجمع الانہر ج۱ص۱۱۲، ردالمحتاج ۲ص۳۱۵)

عمامہ پر سجدہ: عمامہ کا ایک آدھ پیچ اگر پیشانی پر بھی ہو تو اب عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرنا مکروہِ تنزیہی ہے لیکن سجدہ ہو جائے گا۔اور اگر عمامہ کا کوئی بھی پیچ نمازی کی پیشانی پر نہیں بلکہ سارا عمامہ سر پر ہے اور اب عمامہ کے پیچ پہ سجدہ کرتا ہے اور زمین کے ساتھ اس کی پیشانی اور ناک کا کوئی حصہ بھی نہیں لگتا تو اس کا سجدہ نہ ہوگا۔(رد مختار ج۴ص۵۳)

حالت احرام میں عمامہ: حالتِ احرام میں عمامہ نہ پہنے۔(رد مختار ج۸ص۲۱۶)

کفن میں عمامہ: کفن میں میت کے لیے عمامہ مکروہ ہے لیکن متاخرین نے علماء وسادات کرام کے لیے مستحسن قرار دیا ہے۔مگر عام شخص کو عمامہ نہ پہنا جائے۔(مجمع الانہر ج۲ص۹۰، رد مختار ج۶ص۲۵۷)

مسئلہ: میت کو عمامہ پہنایا جائے تو شملہ اس کے چہرے پہ ڈال دیا جائے۔(فتاوی عالمگیری ج۴ص۴۲۴)

قبروں پر عمامے: اولیاء کرام اور صالحین کی قبروں پہ اگر لوگوں کی نگاہوں میں تعظیم کی نیت سے عمامے وغیرہ رکھے جائیں تو جائز ہے۔(ردالمحتار ج۲۶ص۳۷۷)

عمامہ کو تکیہ بنانا: عمامہ کو تکیہ بنانا بھول پیدا کرتا ہے۔(ردالمحتار ج۲ص۱۶۶)

عمامہ کی تحقیر: عمامہ سے استخفاف کفر ہے۔(المستفاد من مجمع الانہر ج۴ص۴۳۳)

تنبیہ: کسی شخص نے عمامہ کا کچھ حصہ گلے کے نیچے سے گھمایا ہوا اور دوسرے شخص نے اس کے اس فعل کو برا کہا تو برا کہنا والا شخص کافر ہو جائے گا۔(سبل الهدی والرشاد ج۷ص۲۸۳)

ٹوپی پہننا: عمامہ کے بغیر صرف ٹوپی پہننا بھی جائز ہے۔امام غزالی رقمطراز ہیں: نبی اکرم ﷺ عمامہ کے نیچے بھی ٹوپی پہنتے تھے اور بغیر عمامہ کے محض ٹوپی بھی پہنتے تھے۔(احیاء العلوم ج۲ص۱۹۸)

رسول اللہ ﷺ کی ٹوپیاں: حضور سرورِ کائنات ﷺ سے مختلف طرح کی ٹوپیاں پہننا

مروی ہے۔حضرت عبد اللہ بن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ:رسول اللہ ﷺ کی تین قسم کی ٹوپیاں تھیں، سفید مصری ٹوپی، دھاری دار سبز کپڑے کی، یا دھاری دار یمنی چادر کی بنی ہوئی ٹوپی، اور ایک کانوں والی ٹوپی جسے آپ ﷺ سفر میں پہنتے تھے۔اور بعض اوقات جب نماز اداء فرماتے تو اسے اپنے سامنے رکھ لیتے۔

(اخلاق النبی لابی الشیخ الاصبہانی رقم الحدیث ۳۰۰)

حضرت عبداللہ بن بسر ﷺ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے دو کانوں والی لمبی ٹوپی اور ایک سر کے ساتھ چپک جانے والی ٹوپی دیکھی۔(اخلاق النبی لابی الشیخ الاصبہانی ۳۰۱)

حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سفید ٹوپی پہنا کرتے تھے۔

(شعب الایمان رقم الحدیث ۵۹۹۱ ، اخلاق النبی لابی الشیخ رقم الحدیث ۲۹۷)

حضرت ابوہریرہ ﷺ سے مروی ہے، فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو آپ ﷺ پر سفید شامی ٹوپی تھی۔(اخلاق النبی لابی الشیخ الاصبہانی رقم الحدیث ۲۹۸)

شیخ محقق فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے لاطیہ یعنی سر کے ساتھ متصل ٹوپی کو استعمال فرمایا ہے اور ناشرہ یعنی سر سے اٹھی رہنے والی کو بہت کم اپنے سرِ اقدس پہ رکھا۔(ضیاء القلوب فی لباس المحبوب ﷺ ص ۱)

الحمدللہ تقریباً بارہ گھنٹوں کے مختصر وقت میں عمامہ کے مسائل سے متعلقہ یہ عجالہ مکمل ہوا۔اور اس عجالہ کی تصنیف کا سبب درحقیقت **حاجی انیس احمد نوری** صاحب زید مجدہ ہیں کہ جن کے توجہ دلانے ، بلکہ اصرار کرنے پہ راقم نے یہ عجالہ تحریر کیا۔اللہ سبحانہ وتعالی سے یہ دعاء ہے کہ وہ حاجی صاحب کو دارین کی سعادتوں سے نوازے۔راقم کی سعی کو خالص اپنی ذات کے لیے کرے۔راقم سے بلاسبب راضی ہوجائے۔انما اردت وجہ اللہ ما ارید من احد جزاء ولا شکورا انی اخاف من ربی یوما عبوسا قمطریرا۔انما ارید ان یجعل اللہ ھذا التالیف خالصا لوجھہ الکریم موجبا لرضاہ العمیم انہ قریب مجیب۔

العبد الفقیر رضوان القدیر ابواریب محمد چمن زمان نجم القادری

خادم العلوم: جامعہ غوثیہ رضویہ ، جامعہ انیس المدارس(سکھر)